اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا

تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

https://www.zubinovelszone.com

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا

شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں

وہاٹسپپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

https://wa.me/923444499420

https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone

مکمل ناول

تیرے دل کی گلیوں میں

آر بی رائٹس

Zubi Novels Zone

"""ارے لڑکی اٹھ جاواور کتنی دیر سونا ہے دیکھو صبح کے دس بج رہے ہیں۔"""
اس کی والدہ(زیبا بیگم)اس کے کمرے میں آتے اس کو اٹھاتے بولی۔

"مما بس تھوڑا اور سونے دیں ابھی تو سکون کی نیند نصیب ہوئی ہے۔" وہ اپنے اوپر دوبارہ کنفرٹر صحیح کرتے ہوئے خمار آلود آواز میں بولی۔

تو اس کی امی اس کی بات سن کر ہنسنے لگی کیونکہ وہ ابھی امتحان دے کر فارغ ہوئی تھی۔

زیبا بیگم نے اپنی نٹ کھٹ اور شرارتی بیٹی کو دیکھا جو پوری کی پوری کنفرٹر میں چھپی ہوئی تھی۔

"ٹھیک ہے مت اٹھو۔۔۔۔۔ پھر بعد میں مجھے مت کہنا کہ تمہارے زید بھائی آئے اور میں نے تمہیں اٹھایا نہیں۔"

زیبا بیگم شرارت سے کہتے جانے لگی کہ وہ ایک چیخ مار کر اٹھتی بیڈ پہ کھڑی ہو گئی۔

" ماما جان۔۔۔۔۔کیا سچ میں بھائی جان آ رہے ہیں ؟" وہ بیڈ پہ کھڑی خوشی سے چیختی اپنی ماں سے پوچھنے لگی۔

" ہاں ہاں تمہارے بھائی جان آ رہے ہیں آج لاہور سے۔" اس کی ماما اس کے بال پیشانی سے ہٹاتے ہوئے پیار سے بولی۔

" واو ماما پھر تو بھائی جان میرے لئے گفٹس بھی لائیں گے میں جلدی سے تیار ہو جاتی ہوں جا کر۔"

وہ اپنی ماما کے گال چوم کر باتھ روم میں چلی گئی فریش ہونے کے لئے۔اس کی اس پھرتی پر اسکی امی مسکرائے بغیر نہ رہ سکی۔

" میری معصوم پری" زیبا بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس کے لئے ناشتہ بنانے چلی گئی۔

"ارے لڑکیوں میں ابھی یہاں کی صفائی کرواکے گئی تھی تم دونوں نے دوبارہ گندا کر دیا۔" یاسمین بیگم اپنی بیٹیوں پر غصہ کرتے بولی کیونکہ وہ دوبارہ کمرہ گندا کر چکی تھی۔

"امی یہاں سب بیا کی بچی نے کیا ہے ویسے کوئی آرہا ہے کیا جو آپ اتنی تیاریاں کر رہی ہیں۔" دیا نے سارا الزام بیا پر لگا یا تو بیا اسے گھورنے لگی۔

"ہاں اس گھر کا چراغ میری آنکھوں کی ٹھنڈک۔۔۔۔۔۔۔"

"امی ی ی ہادی بھائی آرہے ہیں۔" یاسمین بیگم کی بات بیچ میں ٹوکتی وہ دونوں چیخ کر بولی۔

"ہاں بھئی تمہارے ہادی بھائی آرہے ہیں لیکن دیکھو تم دونوں نے دوبارہ یہ سب گندا کر دیا۔" یاسمین بیگم انہیں شرم دلاتے بولی جو کہ شاید ان دونوں میں پائی نہیں جاتی تھی۔

"ارے پھر تو زید بھائی بھی آرہے ہونگے ہممم۔" بیا دیا کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے بولی جسے سن کر دیا لال ہو گئی۔

"یہ تم دونوں کیا کھسر پھسر کر رہے ہو۔" یاسمین بیگم نے بیان کو دیا کے کان میں سرگوشی کرتے دیکھا تو بولی۔

"کک کچھ نہیں امی ہم تو اپنے آنے والے گفٹس کے بارے میں بات کر رہے تھے اور آپ پریشان نہ ہوں ہم یہ جگہ صاف کر لیں گے آپ بے فکر

ہو جائیں۔" دیا جلدی سے بات سنبھالتے ہوئے بولی جسے سن یا سمین بیگم سر ہلا کر چلی گئی۔

" ارے بھئی آج تو اپنے جیجا جی آرہے ہیں ہمم۔" بیا یاسمین بیگم کے جاتے ہی دیا کو تنگ کرنے لگی جو زید کے نام سے شرما رہی تھی۔

بیا کو شروع سے پتہ تھا کہ اس کی بہن دیا زید کو پسند کرتی ہے اس لئے وہ ہمیشہ اسے زید کے نام سے تنگ کرتی۔

دونوں جڑواں تو تھیں ہی مگر سب سے زیادہ شرارتی بیا تھی جبکہ دیا معصوم تھی۔

" اچھا اب بس کرو اور اس کمرے کو صاف کرو ورنہ امی دوبارہ آجائیں گی۔" دیا بیا کے کندھے پر تھپڑ رسید کرتے ہوئے بولی اور پھر دونوں مل کر کمرہ صاف کرنے لگی۔

وہ بلیک کلر کی فراک میں نکھری نکھری سی تیار سی ناشتے کی ٹیبل پہ بیٹھی ناشتہ کر رہی تھی۔

"ماما صنم آپی کہاں ہے ؟" وہ اپنی امی کی جانب متوجہ ہوتے ہوئے بولی۔

"میری جان وہ کالج گئی ہوئی ہے۔" اس کی امی نے اس کی نظر اتارتے کہا کہ وہ لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی۔
گرین کلر کی آنکھیں، چھوٹی ناک، گلابی ہونٹ، اور نچلے ہونٹ کے نیچے ایک تل جو کہ اس کی خوبصورتی کو مزید نکھار دیتا تھا۔

وہ ابھی اپنی امی سے بات کر رہی تھی کہ اس کے والد اسمٰعیل صاحب اندر آئے۔

"ارے آج تو میری بیٹی جلدی نہیں اٹھ گئی۔" اسمٰعیل صاحب نے اس پر میٹھا سا طنز کیا جو کہ بیچاری سمجھ نہ پائی۔

"جی بابا میں نے ماما سے کہا بھی کہ اتنی جلدی نہ اٹھائیں مگر انہوں نے کہا کہ بھائی جان آ رہے ہیں تو میں یہ سن کر اٹھ گئی کہ کہیں میرے گفٹس نہ رہ جائیں۔" وہ ان کے طنز کو نہ سمجھتے معصومیت سے بولی تو اس کی بات سن کر اسمٰعیل صاحب اور زیبا بیگم ہنس دیے۔

"ارے میری معصوم گڑیا جب تک میری سحر گڑیا نہیں اٹھے گی تب تک صبح کیسے ہو گی۔ آپ کی ماما آپکو اس لئے اٹھا رہی تھی کہ جلدی سے صبح ہو جائے ورنہ باہر کافی اندھیرا تھا۔"

اسمٰعیل صاحب نے اسے اپنے پاس صوفے پہ بٹھاتے اس کا ماتھا چومتے ہوئے کہا تو انکی ہمیشہ کی بات سن کر وہ کھلکھلا کر ہنس دی۔

ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ دروازے سے دو نفوس اندر آتے ہوئے دکھائی دیے۔ جب سحر نے دیکھا تو ایک چیخ مارتے اٹھی اور بھاگ کر زید کے گلے لگ گئی۔

بھائی جان۔۔۔۔۔"سحر زید کے گلے لگے دوسرے شخص کو اگنور کئے " ہوئے تھی۔ کہ تبھی وہ دوسرا شخص اپنا سامان رکھ کر آگے بڑھ گیا تا کہ اسمٰعیل صاحب اور زیبا بیگم سے مل سکے۔

اسلام علیکم چاچا چاچی۔"وہ ان دونوں کو سلام کرتا ان کے گلے لگا۔ "

" وعلیکم اسلام ہادی بیٹا کیسے ہو۔" اسمٰعیل صاحب نے اس کے سلام کا جواب دیتے ہوئے اس کا حال چال پوچھا۔

" جی الحمد للہ چاچو میں ٹھیک ہوں آپ سنائیں۔" ہادی نے محبت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہم بھی ٹھیک بیٹا آو بیٹھو تم اور یہ زید۔۔۔۔" اسمٰعیل صاحب اسے کہتے زید کی تلاش میں نظریں داخلی دروازے کی جانب دوڑائے۔

" ارے ڑکی اس کو اندر تو آنے دو پہلے۔" اسمٰعیل صاحب نے سحر کو کہا جو زید سے کہہ رہی تھی کہ وہ اس کے لئے کیا کیا لایا ہے۔ تو اپنے بابا کی بات سنتے زید کا ہاتھ پکڑ کر اس کے ساتھ چل پڑی۔

"ارے ہادی بھائی آپ کب آئے۔اسلام علیکم۔" ہادی پر نظر پڑتے ہی وہ بولی جو کہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"تمہارے اس بھائی جان کے ساتھ ہی آیا ہوں مگر تمہیں اس سے فرصت ہو تو تم مجھے دیکھو نہ۔" ہادی نے لفظ بھائی جان پر زور دیتے اس پہ میٹھا طنز کیا۔

"سوری ہادی بھائی میں نے دیکھا نہیں۔" سحر سر جھکا کر معصومیت سے بولتی ہادی کا دل بڑے زور سے دھڑکا گئی۔

"چلو کوئی بات نہیں اب تو تم نے سوری بول دیا ہے نہ۔" ہادی اس کی معصومیت دیکھتا شرارتی انداز میں بولا تو سحر بھی اس کی بات سنتے مسکرا دی اور اس کی مسکراہٹ ہادی کو جیسے سکون بخش رہی تھی۔

کچھ ہی دیر بیٹھتا وہ پھر اپنے گھر کو روانہ ہو گیا۔

[10/23, 4:49 AM] S 💝💖💟💟💝💝: ❤❤

یاسمین بیگم لاونج میں بیٹھ کر اس کا انتظار کر رہی تھی کہ وہ داخلی دروازے سے اندر داخل ہوتا ہوا دکھائی دیا۔ یاسمین بیگم اس کو دیکھ کر فورا کھڑی ہو گئی۔

اسلام علیکم امی۔" وہ اپنا سامان رکھتا اپنی امی کے گلے لگتا بولا۔ "

وعلیکم اسلام کیسا ہے میرا بیٹا۔" یاسمین بیگم اس کا ماتھا چومتے ہوئے بولی۔ "

امی جیسا ہوں آپ کے سامنے ہوں۔" ہادی اپنی امی کو بولا اور پھر اپنی " نظریں ادھر ادھر دوڑانے لگا۔

"کیا ہوا بیٹا کسے ڈھونڈ رہے ہو؟" اس کی امی اس کو ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے بولی۔

"امی میری دو چھوٹی چوہیاں کہاں ہے؟" ہادی شرارتی لہجے میں بولا تو اس کی امی اس کی بات سنتے ہنسنے لگی۔

ابھی وہ کچھ بولتی کہ تبھی دونوں بھاگتے ہوئے اس کے گلے لگ گئیں۔

"لو آگئی تمہاری چوہیاں۔" یاسمین بیگم ہنس کر بولی۔

"بھائی آپ نے ہمیں پھر چوہیاں بولا؟" دونوں چیخ کر خفگی سے بولی۔

"ارے بھئی میں نے کب بولا وہ تو امی نے بولا۔" ہادی نے معصومیت سے کہا۔

"اچھا چلو دیا بیٹا جاؤ بھائی کے لئے کچھ ٹھنڈا لاؤ۔" یاسمین بیگم دیا کو بولی تو وہ جی امی کہہ کر کچن کی جانب بڑھ گئی۔

"بیٹا آج ذرا لیٹ نہیں آئے تم؟" یاسمین بیگم ہادی سے بولی جو دیا کے ہاتھوں سے جوس کا گلاس تھام رہا تھا۔ دیا ہادی کو جوس پکڑا کر بیا کے ساتھ بیٹھ گئی۔

"امی وہ آج میں ذرا زید کے ساتھ چاچو چاچی کو ملنے چلا گیا تھا اس لئے۔" ہادی گلاس ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولا۔ زید کے نام پر دیا کی دھڑکنیں بے ترتیب ہو گئی اپنی کیفیت چھپاتے وہ سر جھکا گئی۔

"ارے بھائی اگر آپ وہاں گئے تھے تو سحر کو بھی لے کر آتے ویسے بھی وہ اب فری ہو گئی ہے۔" بیا بولی جبکہ ہادی کے آنکھوں کے پردوں پہ چھم سے سحر کا نازک سراپا لہرایا لیکن پھر جلد ہی اپنا سر جھٹک گیا۔

"ارے وہ خود تھکا ہوا ہے اور ویسے بھی تم لوگ کل خود ملنے چلی جانا۔ ٹھیک ہے؟" یاسمین بیگم دونوں کو بولی۔

"ہاں یہ ٹھیک ہے کل ہم دونوں چلے جائیں گے۔" بیا چہکتے ہوئے بولی۔

"اچھا امی میں ذرا آرام کرنے جا رہا ہوں بہت تھکا ہوا ہوں۔" ہادی اپنی امی کو بولا اور پھر اپنی جگہ سے اٹھتا اپنے کمرے میں چلا گیا۔ پیچھے یاسمین بیگم بھی رات کے کھانے کا انتظام کرنے کچن کی جانب بڑھ گئی۔

تو پھر کیا خیال ہے سسٹر چلیں جیجو صاحب کے گھر۔" بیا دیا کے کندھے " پر اپنا کندھا مارتے ہوئے بولی تو دیا اس کے کندھے پر ایک تھپڑ رسید کرتی اپنے کمرے میں بھاگ گئی۔ پیچھے بیا اس کے بھاگنے پر قہقہہ لگا گئی۔

❤❤❤

بھائی جان چلیں صنم آپی کو سرپرائز دیتے ہیں۔" سحر زید کو بولی جو " صوفے پہ بیٹھا اپنے موبائل میں گھسا ہوا تھا۔

اس کی بات پر سر اٹھا کر اسے دیکھنے لگا۔

بھائی جان ہم آپی کو لینے چلے جاتے ہیں ساتھ میں راستے میں آئسکریم بھی " ہو جائے گی اور آپی کو سرپرائز بھی مل جائے گا کیسا؟" سحر زید کو اپنی طرف متوجہ دیکھ چہک کر بولی۔

" میری گڑیا کافی چالاک نہیں ہوتی جا رہی ہممممم۔" زید سمجھ گیا تھا کہ یہ سب سحر آئسکریم کھانے کے لئے کر رہی تھی تبھی بولا۔

" چلیں نہ بھائی جان پلیز۔" سحر معصوم شکل بناتے بولی تو زید اس کی شکل دیکھ مسکرانے لگا۔

" اچھا ٹھیک ہے چلو جاو چادر پہن کر آو۔" زید اٹھتے ہوئے بولا تو وہ خوشی سے بھاگتے چادر لینے چلی گئی۔

♥♥♥

صنم بور سی کھڑی تھی کیونکہ اس کی دوست +کزن آج یونی نہیں آئی تھی اس لیے وہ اکیلی بور ہو رہی تھی۔وہ ابھی کھڑی تھی کہ پیچھے سے کسی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

اس نے اپنی گردن موڑ کر دیکھا تو سحر چہرے پر مسکراہٹ سجائے کھڑی تھی۔

"سحر گڑیا تم یہاں کیسے۔سب خیریت ہے نہ؟"صنم اس کو یہاں دیکھ پریشان ہوتے بولی۔

"جی آپی وہ نہ ہم آپ کو لینے آئیں ہیں۔"سحر صنم کا ہاتھ پکڑتے اسے باہر لے جانے لگی کہ سامنے گاڑی کھڑی تھی۔

"سحر گڑیا بابا ساتھ آئی ہو۔"صنم سامنے گاڑی کو دیکھتے بولی۔

مزید اچھے ناولز پڑھنے کے لئے سامنے والے لنک پر کلک کریں https://www.zubinovelszone.com

آپی چلیں تو خود دیکھ لینا پھر۔" سحر صنم کو گاڑی کے قریب لے جاتے "
ہوئے بولی کہ سحر نے گاڑی میں بیٹھے نفوس کو ہاتھ کے اشارے سے کہا کہ
باہر آئے تو جیسے ہی وہ باہر آیا صنم خوشی سے بھاگ کر اس کے گلے لگ گئی۔

بھائی آپ کب آئے ؟" صنم زید سے الگ ہوتے ہوئے بولی۔ "
آج ہی آیا ہوں کہ اس چڑیل نے زبردستی پکڑ کر کہا کہ آئسکریم کھلاو "
ورنہ خون پی جاوگی۔" زید سحر کو دیکھتا شرارت سے بولا تو سحر نے زید کو
گھورا۔

بھائی جان میں آپ کو چڑیل دکھائی دیتی ہوں۔ جائیں میں نہیں بات کر "
رہی۔" سحر اپنا منہ پھلائے ناراضگی سے بولی۔

"ارے میری گڑیا میں نے تمہیں تھوڑی چڑیل بولا ہے میں نے تو پرنسس بولا۔اب چلو آئسکریم نہیں کھانی کیا۔"زید اس کو بازو کے گھیرے میں لیتے ہوئے بولا تو وہ دونوں ہنستے ہوئے گاڑی میں بیٹھ گئ۔

پھر آئسکریم کھانے کے بعد وہ لوگ گھر چلے گئے۔

♥♥♥

نئے دن کا سورج نکل چکا تھا۔جہاں باہر تیز گرمی زور پکڑ چکی تھی۔وہیں دیا کے اندرونی حالات بھی اس سے مختلف نہ تھے۔

وہ تیز ہوتی دھڑکنوں کے ساتھ تیار ہو رہی تھی۔

بیا اس کی حالت دیکھ مسکراہٹ روکے ہوئے تھی۔کہ تبھی ہادی کی آواز آئی جو کہ ان دونوں کو بلا رہا تھا۔

"آجاؤ چوہیوں دیر ہو رہی ہے۔" ہادی بغیر انہیں دیکھے بولا جو اسے گھور رہی تھی۔

"میرا مطلب ہے گڑیوں گڑیوں۔" ان کی جانب دیکھتا وہ گھبرانے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے بولا تو وہ دونوں نفی میں سر ہلا کر رہ گئی کہ بھائی آپ نہیں سدھرنے والے۔

پھر وہ لوگ زید لوگوں کے گھر کو نکل گئے۔ تقریبا آدھے گھنٹے کے بعد وہ لوگ ان کے گھر کے باہر موجود تھے۔

دیا کو جس بات کا ڈر تھا کہ کہیں زید سے اس کا سامنا نہ ہو جائے وہی ہوا۔ زید جو کہ باہر جا رہا تھا دونوں کو اندر داخل ہوتا دیکھ رکا۔ اور ان کے پاس آیا۔

دیا اس کو قریب آتے دیکھ اپنے ہاتھ مسلنے لگی۔۔۔۔

❤❤

[10/23, 4:50 AM] S 💝💖💗💗💝💝:

❤❤

ارے دیااور بیاتم دونوں یہاں۔۔۔۔۔ویسے تم میں سے دیا کون اور بیا کون ہے ؟"زید کنفیوز ہونے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے بولا حالانکہ وہ جانتا تھا کہ دیا کونسی ہے اور بیا کون سی۔

" بھائی پہچان کر بتائیں تو مانوں۔" بیا فخریہ انداز میں بولی کیوں کہ دیااور بیاں جڑواں تھی کہ مشکل سے ان میں سے دونوں کو پہچانا جاتا۔

"یہ دیا ہے اور تم بیا زید نے بیا کے پیچھے چھپی دیا کی طرف اشارہ کیا اور آخر میں بیا کی طرف دیکھا۔دیا کی تو اپنا نام زید کے منہ سے سن کر دھڑکنیں تیز ہو گئی۔

"ویسے کیسے پہچانا آپ نے ہمیں؟" بیا زید کو دیکھتے بولی۔
"سمپل ہے تم شیطانوں کی ملکہ اور دیا معصوموں کی۔۔۔"زید دیا کو گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا دیا پوری کی پوری بیا کے پیچھے چھپ گئی۔

"بھائی آپ نے مجھے شیطانوں کی ملکہ کہا جائیں میں نہیں بات کر رہی ہیں آپ سے میں سحر کے پاس جا رہی ہوں۔" بیا زید سے خفا ہوتے ہوئے بولی تو زید مسکرانے لگا۔اس کی مسکراہٹ بیا نے بڑے غور سے دیکھی کیوں کہ مسکرانے سے اس کے ڈمپل واضح ہو گئے تھے۔وہ بے خود سی اسے دیکھی جا رہی تھی۔

بیا کب کی جا چکی تھی دیا بھی جلدی ہوش میں آتی جانے لگیں کہ زید نے اسے روکا۔

دیا" دیا جو جانے والی تھی زید کی پکار پر آنکھیں میچے دھڑکتے دل سے " واپس مڑی۔

جی" دیا دھڑکتے دل سے نظر جھکائے بولی۔ "

کیسی ہو" زید دیا کو غور سے دیکھتے ہوئے بولا وہ دیا کو ہمیشہ اس کے گال " کے تل سے پہچانتا تھا جو صرف دیا تھا اس لیے وہ آسانی سے پہچانا جاتا تھا۔

مم۔ میں ٹھیک ہوں۔ آپ کیسے ہیں؟" دیا نے نظر جھکائے دھڑکتے دل " سے پوچھا۔

" ہمم شاید اب ٹھیک ہوا ہوں۔ "زید نے دیا کو گہری نظروں سے دیکھ کے معنی خیزی سے بولا اس کا خود کا دل بڑے زور و شور سے دھڑک رہا تھا اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا اسے ہادی اندر داخل ہوتا دکھائی دیا۔

دیا ہادی کو دیکھتے ہی اندر چلی گئی۔

" ہادی میں بھی تیرے پاس آنے والا تھا وہ پانچ نمونوں نے باہر ملنے کے لیے بلایا ہے۔ چل چلتے ہیں جلدی۔ "زید ہادی کو دیکھتے ہوئے بولا جو ادھر ادھر نظر دوڑا رہا تھا وہ شاید سحر کو ڈھونڈ رہا تھا۔

لاکھ دل کو سمجھانے کے بعد بھی دل نہیں مان رہا تھا وہ نہ چاہتے ہوئے بھی سحر کی طرف کھچا چلا جا رہا تھا اس کی نظریں مایوس ہو کر واپس زید پر ہی آ گئی۔ زید نے اسے دیکھا اور پھر اس کا ہاتھ پکڑتے باہر کی طرف لے گیا۔

♥♥♥

اس وقت وہ سات کے سات کزن ریسٹورینٹ میں ایک ٹیبل پر بیٹھے ہوئے تھے۔ان میں حدید،ارحم، معراج،سالک،ہادی زید،سارے تھے۔

کیا بات ہے حدید بھائی کیوں بلایا ہے ہم سب کو؟"ہادی جوس کا گلاس" لبوں سے لگاتے ہوئے بولا۔

میں نے سوچا تم سب بھوکوں کو آج کھانا کھلادو۔"حدید نے مسکراہٹ " رکتے ہوئے کہا تو سب نے گھور کر اسے دیکھا۔"ہاں تو آج میں نے تم لوگوں کو ایک ضروری بات بتانے کے لئے بلایا ہے"حدید بولا تو سب نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

یہ بات سب گھر کے چھوٹے سے چھپا کر رکھی تھی صرف بڑوں کو بتایا گیا " تھا مما کی فرینڈ کی بیٹی سے میری منگنی ہو چکی ہے اب شادی کی تاریخ پکی ہو رہی ہے اور شاید اسی مہینے کا آخری جمعہ طے پایا گیا ہے نکاح کے لیے۔"

حدید اپنی بات کب کی پوری کر چکا تھا مگر وہ چھ کے چھ منہ کھولے ابھی تک حدید کو دیکھ رہے تھے۔

کیا گھر کے کسی بھی فرد کو تیری منگنی کا نہیں پتا؟" راج نے صدمے سے " کہا۔

صرف تارا کو پتا تھا ینگ جنریشن میں باقی کسی کو نہیں بتایا کیونکہ تم سب اس" وقت لاہور میں پڑھنے میں مصروف تھے۔" حدید نے ان کے شوک چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"بھائی ہم لاہور میں تھے امریکہ میں تھوڑی تھے اور اتنے مصروف تو نہ تھے کہ آپ نے ہمیں نہ بتایا۔" ارحم نے خفگی سے اپنے بھائی کو دیکھا جو دانتوں کی نمائش کروا رہا تھا۔

لیکن تارا کے نام پر ان میں سے ایک انسان کا دل بڑے زور سے دھڑکا لیکن اپنی کیفیت چھپاتا ہنستے ہوئے ان سے بات کرنے لگا۔

حدید نے ان سب کو جس بات کے لئے بلایا تھا وہ بتا دیں وہ سب حدید کو گھورنے میں لگے ہوئے تھے۔

"صرف مجھے ہی گھورے جا رہے ہو یہاں کوئی اور بھی ہے جس کا مجھ سے پہلے نکاح ہوا ہے اس کو بھی تو گھورو" حدید ان کے گھورنے پر پہلے چڑھتا پھر

شرارت سے ان سب کا دھیان راج کی طرف کروا گیا تو سب کے سب افراد راج کو گھورنے لگے۔

""" مجھے کیوں گھور رہے ہو میرا تو بچپن میں ہوا تھا اس کا تو اب ہو رہا ہے۔ راج ان سب کے گھورنے پر ہڑبڑاتے ہوئے بولا۔

" ہوا تو ہے نہ ہماری طرح کنوارا تھوڑی ہے۔" ارحم شرارتی لہجے میں بولا۔ ویسے بھائی بھابھی کا نام کیا ہے؟" ارحم نے پوچھا تو سب حدید کی طرف دیکھنے لگے۔

تمہاری بھابھی کا نام آرزو ہے۔" حدید نے مسکراہٹ لبوں پر لاتے کہا۔ " ہماری تو آرزو آرزو ہی رہی کہ کبھی ہم بھی دولہا بنیں گے۔" ہادی نے مظلوم بنتے کہا تو سب ہنسنے لگے۔

♥♥♥

سحر اور صنم اپنے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی کہ دیا اور بیا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔ دروازہ کھلنے کی آواز پر دونوں نے سر اٹھا کر دیکھا تو خوشی سے بیٹھتے ان کے گلے لگی۔

"ارے دیا اور بیا تم دونوں کب آئی؟" سحر ان سے الگ ہوتے ہوئے بولی۔

"ابھی کچھ ہی دیر ہوئی ہے ہمیں آئے ہوئے۔" بیا دونوں کو دیکھ کر بولی۔

"ویسے سحر چاچا اور چاچی کہاں ہیں نظر نہیں آئے مجھے اوپر آتے ہوئے۔" دیا نے سحر کو گال سے کھینچتے ہوئے پوچھا۔

ماما اور بابا شاید اپنے کمرے میں آرام کر رہے ہونگے۔"سحر اپنے گال "سہلاتے ہوئے بولی۔اس طرح کافی وقت وہ سب باتیں کرتی رہی اور پھر نیچے چلی گئی۔

ان کو آئے ہوئے شام ہو گئی تھی کے زید اور ہادی اندر آئے دوسرے کمرے سے زیادہ قہقہوں کی آواز آرہی تھی تو دونوں اسی کمرے کی طرف چل پڑے۔

سامنے صوفے پر زیبا بیگم اور اسماعیل صاحب بیٹھے ان کی نوک جھوک دیکھ رہے تھے اور نیچے قالین پر بیا دیا سحر صنم بیٹھے ہوئے تھے۔

السلام علیکم ایوری ون "زید اور ہادی نے یک زبان سلام کیا۔ "

وعلیکم السلام "سب نے ان کے سلام کا جواب دیا تو دونوں جا کر صوفے پر" بیٹھ گئے۔ زید کی نظر دیا پر تھی جو صنم کے پیچھے چھپنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی اس کی اس حرکت پر زید اپنی مسکراہٹ روکے ہوئے تھا۔

جب کہ سحر کو بھی خود پر نظر محسوس ہوئی اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو کوئی بھی اس کو نہ دیکھ رہا تھا۔

ویسے اتنے قہقہے کس بات پر لگ رہے ہیں۔ "زید پلیٹ سے کا جو اٹھاتے " ہوئے بولا۔

"بھائی جان ہم دیا کی بات پر ہنس رہے تھے۔ "

ہم اچھا ایسی کیا بات تھی ہمیں بھی تو پتہ چلے نہ تا کہ ہم بھی تھوڑا بہت " ہنس لیں۔ "زید دیا کو نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے بولا کہ دیا اس کی نظر سے خود میں سمٹ سی گئی۔

نہیں بھائی آپ رہنے دیں۔" صنم زید کی طرف دیکھتے ہوئے بولی جو دیا کو" ہی دیکھ رہا تھا۔

اچھا گڑیا چلو جلدی دیر ہو رہی ہے اچھا چاچو ہم چلتے ہیں۔"ہادی بیا سے " بولا جو سحر سے باتیں کر رہی تھی پھر وہ سب سے اجازت لے کر کر سحر پر ایک نظر ڈال کر گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔

🖤🖤

[10/23, 4:50 AM] S 💝💖💗💗💝💝:

🖤🖤

Past 🖤🖤

شہباز خان اپنے چچا اور چاچی کے ساتھ رہتا تھا۔ شہباز کے والدین کا اس کے بچپن میں ہی ایکسیڈنٹ کی وجہ سے انتقال ہو گیا تھا۔ اس وقت شہباز کی عمر چھ سال تھی۔ تو اس کی پرورش اس کے چاچو اور چاچی نے کی۔ اس کی چاچی کافی نیک اور نرم دل خاتون تھی۔ شہباز اپنے چاچو کو بڑے پاپا کہہ کر پکارا کرتا تھا۔ شہباز کے والدین کو اس وقت گئے ہوئے ایک سال ہو گیا تھا کہ تبھی شہباز کے چاچو کے ہاں بیٹی کی پرورش ہوئی۔ جس کا نام انہوں نے زاہرہ رکھا تھا۔

زاہرہ وقت کے ساتھ بڑی ہوتی گئی۔ وہ صرف شہباز کے ساتھ کھیلتی تھی۔ اپنا ہر کام چاہے وہ سکول کا ہو، کھانا کھانا، کھیلنا، یہ سب وہ صرف شہباز کے ساتھ کرتی تھی۔ اور شہباز بھی کبھی اس سے بے زار نہ ہوتا تھا۔ کیونکہ وہ اس کو بے حد پسند کرتا تھا۔ وقت گزرتا گیا اور زاہرہ بڑی ہوتی گئی۔ اور ساتھ میں اس کے دل میں شہباز کی محبت بھی جنم لیتی گئی۔ شہباز بھی کچھ کچھ

محسوس کر گیا تھا کہ وہ اس سے محبت کرتی ہے۔ لیکن اس کو ڈر تھا کہ کہیں اس کے چاچا زاہرہ کو پسند کرنے پر اس سے ناراض ہو کر کہیں اس سے رشتہ نہ توڑ لیں۔

اس لئے وہ دھیرے دھیرے زاہرہ کو اگنور کرنے لگا۔ اس کا خود کا دل بھی پھٹا جا رہا تھا زاہرہ سے دور جانے پر۔ زاہرہ نے نوٹ کیا کہ شہباز اس کو اگنور اور دور جا رہا ہے۔ اس نے کافی بار شہباز سے بات کرنے کی کوشش کی مگر وہ ہمیشہ اسے ضروری کام کا کہہ کر ٹال جاتا۔ زاہرہ کو شہباز کے اگنور کرنے پر کافی رونا آ رہا تھا۔ کافی دن وہ روتی رہی اور اسی فکر و پریشانی کی وجہ سے وہ تین دن شدید بخار میں مبتلا رہی۔ اس کے چچا کو ظاہرہ کی بیمار ہونے کی وجہ سمجھ نہ آئی اور نہ انہوں نے کافی دنوں سے زہرہ اور شہباز کو ساتھ دیکھا لا ان کے دل میں جو بات چل رہی تھی اس کو کنفرم کرنے کے لیے انہوں نے شہباز کو اپنے سٹڈی روم میں بلایا۔

شہباز کو لگا سب سچ پتہ چلنے پر اس کے چاچا اس سے ناراض ہو جائیں گے وہ ڈرتا ہوا دل میں دعائیں کرتا اندر داخل ہوا۔

بڑے پاپا آپ نے مجھے بلایا۔" شہباز نے گلہ کھنکار کر اپنی موجودگی کا پتہ دیا جو کھڑکی سے باہر دیکھنے میں مصروف تھے۔ "

ہاں بیٹا آو بیٹھو مجھے کچھ بات کرنی تھی تم سے۔" معیز صاحب پیچھے مڑتے اس کو کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے کہا۔ تو شہباز ڈرتے کرسی پر بیٹھ گیا۔ "

شہباز کیا تم اور زاہرہ ایک دوسرے کو پسند کرتے ہو؟" سید حامد عے کی بات پر آتے انہوں نے اس سے پوچھا۔ شہباز نے ان کی بات پر صرف سر جھکا لیا۔ "

بولو شہباز میں نے کچھ پوچھا ہے تم سے۔"معیز صاحب اپنی رعب دار آواز میں بولے۔

"جج جی بڑے پاپا۔"شہباز ہلکی آواز میں بولا تو معیز صاحب مسکرائے مگر فوراً اپنی مسکراہٹ چھپا گئے۔

"تو ہمیں کیوں نہیں بتایا؟"معیز صاحب سنجیدگی سے بولے۔

"بڑے پاپا ہمیں ڈر تھا کہ کہیں آپ ہم سے زاہرہ سے محبت کرنے پر مجھ سے ناراض ہو کر رشتہ نہ توڑ دے۔ بڑے پاپا مجھے سب کچھ برداشت ہے لیکن آپ کی ناراضگی نہیں۔ میں خود زاہرہ سے دل پر پتھر رکھ کر دور ہوا میرے لئے یہ سب آسان نہ تھا۔"شہباز نے لہجے میں بولا۔

"شاہ کو نے کہا کہ میں تم سے محبت کرنے کی وجہ سے ناراض ہو جاوں گا بلکہ یہ تو ہماری پرانی خواہش ہے۔جب زاہرہ پیدا ہوئی تھی تب سے میں نے اور تمہاری بڑی ماں نے یہ طے کیا تھا کہ زاہرہ کا نکاح ہم تم سے کریں گے اب دیکھو وہ تمہاری وجہ سے بخار میں تپ رہی ہے اور ہم یہ بالکل برداشت نہیں کریں گے شاہ۔"معیز صاحب نے شہباز کو اپنا فیصلہ سناتے اس کا ڈر دور کیا شہباز ان کی بات سنتا خوش ہو گیا دل میں جیسے سکون سا گیا ہوں زہرہ کو کھونے کا ڈر ختم ہو گیا تھا۔

"آئی ایم سوری سوری بڑے پاپا مجھے ایک انجان اسے ڈر تھا کہ کہیں آپ مجھ سے ناراض نہ ہو جائیں اس لیے میں زاہرہ سے دور ہونے لگا۔"شہباز اپنے چچا کا ہاتھ تھامتے ہوئے نم لہجے میں بولا۔

"شاہ ہم تم سے کبھی ناراض نہیں ہو سکتے تم تو میری جان ہو میرے جگر کے ٹوٹے لیکن اب میں تمہیں معاف تب کروں گا جب تم زاہرہ سے شادی کرو گے اور میری خواہش پوری کرو گے۔" معیز صاحب شہباز کو کندھے سے پکڑ کر بولے تو شہباز خوشی سے نم آنکھوں سے سرہاں میں ہلا گیا۔

"اب جاؤ زہرہ کے پاس کب سے بخار میں مبتلا ہے تمہاری بیوقوفی کی وجہ سے۔" معیز صاحب شہباز کے سر پر چپت لگاتے ہوئے بولے تو شہباز مسکراتے ہوئے اسٹڈی روم سے نکل کر زہرہ کے روم کی طرف بڑھ گیا اس کے دل سے ایک بہت بڑا بوجھ کم ہوا تھا وہ زاہرہ کو کھونے سے ڈرتا تھا وہ تو تھی ہی اس کی آج بہت خوش تھا۔

❤❤❤

شراب نے کمرے میں بستر پر لیٹی چھت کو دیکھ رہی تھی اور شہباز کو یاد کرتے آنسو نکل کر تکیے میں جذب ہو رہے تھے ہوں تین دن سے بخار میں رہیں اور شہباز اسے ایک دفعہ بھی ملنے نہیں آیا اس کا دل پھٹنے کے قریب تھا ایک بار پھر اس شدت سے روانی سے بہنے لگے کہ اچانک دروازہ کھلا لیکن اس نے سر اٹھا کر نہ دیکھا کہ اسے لگا کہ اس کی امی ہو گی لیکن اس دفعہ غلط تھی.

شہباز دروازہ بند کر کے اسے دیکھنے لگا کیا ہو گئی تھی وہ تین دن میں گرین آنکھیں رونے سے لال اور سوجھی ہوئی سفید چہرہ زرد پڑ چکا تھا کے ہونٹ سوکھے تھے وہ کافی بیمار اور تکلیف میں لے رہی تھی اس کو اپنے کیے پر کافی دکھ ہوا تھا۔

وہ آہستہ آہستہ قدم لیتا اس کے بیڈ کے قریب گیا اور اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔

زہرہ "شہباز نے مدھم آواز میں اسے پکارا وہ کب سے چھت کو دیکھ رہی "
تھی اپنے نام کی پکار اس کے لبوں سے سن کر وہ فوراً اس نے دیکھا تو وہاں شاہ
تھا اس کو یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ سچ میں اس کے پاس ہے۔

شاہ آپ سچ میں ہے نہ کہیں میں خواب تو نہیں دیکھ رہی۔۔۔۔ نہیں "
نہیں یہ خواب ہی ہے آآپ تو۔۔ مم مجھ سے دور۔۔۔۔۔ بھ بھاگتے ہیں۔۔۔
آآپ کو تو میں پپ پسند ہی نہیں ہوں۔"زاہرہ ہچکیوں سے روتے ہوئے
بولی۔شہباز کو اس کی حالت دیکھ کافی تکلیف ہوئی۔اس کے خود کے آنسو
زاہرہ کو دیکھ کر بہنے لگے۔

نہیں زہرا میری جان یہ خواب نہیں سچ ہے میں آگیا ہوں اپنی جان کے پاس
ہمیشہ کے لئے پر کس نے کہا کہ تم مجھے پسند نہیں تم تو میری جان ہو چلو
شاباش اب رونا بند کرو شہباز زہرہ کے آنسو صاف کرتا ہوں اسے اپنے سینے

سے لگا گیا زہرہ شاہ کے بیچ میں ہونے سے اس کے سینے سے لگی اور زیادہ رونے لگی۔

"شاہ پلیز۔۔ مم۔۔ مجھ سے دور نا جائیں۔۔۔ مم میں مر جاوں گی۔ آآپ کیوں مج مجھ س سے دور جا رہے ہیں۔ شاہ مم مت جائیں پلیز۔" زہرہ شہباز کی شرٹ مٹھی میں جکڑے ہچکیوں سے روتے ہوئے بولی شہباز کے بھی اس وقت کی حالت دیکھ اور زیادہ بہنے لگے۔

"میری جان میں کہیں نہیں جا رہا کوئی اپنی جان کو چھوڑ کر جاتا ہے کیا اور خبردار اب تم نے مرنے کی بات کی تو خود اپنے ہاتھوں سے تمہارا گلا دبا دوں گا اب خاموش ہو جاؤ ورنہ میں واپس چلا جاؤں گا۔" شہباز اس کے گرد حصار مضبوط کرتا آخر میں سخت لہجے میں بولا اس کے دوبارہ دور جانے پر زہرا نے

اس کے سینے سے سر اٹھا کر آنسوؤں سے بھری آنکھوں سے شہباز کو دیکھا اور نفی میں گردن ہلانے لگی۔

میں نہیں رونگی آپ پلیز مجھ سے دور نہ جائیں۔"زہرا نا میں گردن ہلاتی " ہوئی اس کے شرٹ کو اور زیادہ مضبوطی سے اپنی مٹھی میں جکڑ گئی شہباز زہرہ کو سینے سے لگائے اس کے بالوں میں انگلیاں چلا رہا تھا کمرے میں گہری خاموشی تھی صرف زہرہ کی ھچکیاں سنائی دے رہی تھی۔

شاہ آپ مجھے کیوں اگنور کر رہے تھے"زہرہ اس کی سینے سے لگے آگے " بولیں تو شہباز نے ساری بات اس کے گوش گزار گی زہر خاموشی سے سنتے رہی۔

شاہ آپ مجھ سے دور تو نہیں جائیں گے نہ 'زہرہ نے چھوٹے بچے کی طرح '
سوال کیا۔

نہ میری جان اب تو زندگی بھر ساتھ رہنا ہے۔" شہباز ظاہرہ کا چہرہ "
ہاتھوں کے پیالوں میں لے کر اس کے ماتھے پر اپنا لمس چھوڑ گیا۔

تمہیں پتا ہے بڑے پاپا نے مجھ سے کہا کہ میری بیٹی سے محبت کرنے کے "
جرم میں سزا کے طور پر تمہیں اس سے شادی کرنی ہو گی تو میں نے بھی سب
کو بخوشی قبول کر لیا کیا تم مجھ سے شادی کرو گی۔" شاہ زاہرہ کے ہاتھوں کو
اپنے ہاتھوں میں لے کہا تو زہر نے اس کی بات سنتے ہیں شرم سے چہرہ جھکا گی
اور ہاں میں گردن ہلائی۔

شکریہ میری جان مجھے مکمل کرنے کے لئے۔" شہباز اس کو دوبارہ سینے "
سے لگاتا بولا تو زاہرہ شرم سے اس کے سینے میں چہرہ چھپا گئی۔

♥♥♥

زہرہ صحت یاب ہو گئی تھی اور آج ان کی شادی تھی زہرہ بہت خوش تھی آج اس کو اس کی محبت مل رہی تھی۔اس نے لال لہنگا پہنا ہوا تھا۔ برائیڈل میک اپ میں وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔لڑکیاں اس کو شاہ کے نام سے چھیڑ رہی تھی جس سے وہ شرم آجاتی۔یوں ہی نکاح کا وقت آپہنچا مولوی صاحب نے ظاہر سے رضامندی مانگئی تو اس نے دل سے شاہ کا ساتھ قبول کیا آج شاہ نے زاہرہ کو مکمل اپنا لیا تھا آج وہ مکمل ہو گئے تھے۔

وقت کا کام ہے گزرنا اور گزرتے چلے جانا۔اللہ تعالی نے شہباز کو پانچ اولادیں دی تھی۔ تین بیٹے اور دو بیٹیاں جس میں بڑے بیٹے کا نام انہوں نے ساجد رکھا دوسرے کا نام عارف پھر دو بیٹیاں جن کا نام انہوں نے

صوفیہ اور سائرہ رکھا پھر سب سے چھوٹے بیٹے کا نام انہوں نے اسماعیل رکھا۔ وہ وقت کے ساتھ بڑے ہوتے گئے تینوں بھائیوں کا آپس میں محبت سے رہنا تھا۔

ان کے سکول اور کالج میں ان تینوں کے صرف دو ہی دوست تھے آفاق اور واجد ان دونوں کا بھی ان کے گھر آنا جانا تھا۔ شہباز خان نے اپنے تینوں بیٹوں کی شادی اپنی پسند سے کی۔ بڑے بیٹے کی شادی پروین سے کی جس سے ان کی تین اولاد تھی حدید سب سے بڑا تھا اور پھر ارحم اور پھر تارا تھی۔

دوسرے بیٹے کی شادی انہوں نے یاسمین سے کی جس سے ان کی بھی تین اولاد تھی ہادی اور پھر دو جڑواں بیٹیاں دیا اور ریا۔ دیا اور ریا سحر کی ہم عمر تھی۔

پھر دونوں بیٹیوں کی شادی انہوں نے اپنے بیٹے کے دوست سے کی صوفیا کی شادی آفاق سے کی اس کے دو جڑواں بچے تھے۔اماں اور معراج۔ تھے تو دونوں جڑواں مگر ایک جیسے نہ تھے۔

اور سائرہ کی شادی ہونے واجد سے کی جس کی دو بچے تھے۔ بڑا بیٹا سالک اور پھر بیٹی آئینہ۔
آخر میں اسماعیل۔اسماعیل کے تین بچے تھے بڑا بیٹا زید پھر دو سال چھوٹی صنم اور پھر سب سے چھوٹی سحر سحر۔

حدید سب سے بڑا تھا تھاجبکہ زید سالک کا ارحم امان اور معراج سب ہم عمر تھے۔سب میں صرف کچھ مہینوں کا فرق تھاجبکہ لڑکیوں میں صنم تارا اور آئینہ ہم عمر تھی ہادی زید سے ایک سال چھوٹا ہے اور دیا اور بیا یہ سحر عمر کی ہم عمر تھی۔

اسماعیل صاحب نے صوفیا کی خواہش پر صنم کا نکاح جب وہ چھ سال کی تھی معراج سے کر دیا معراج اس وقت نو سال کا تھا بچوں میں حدید سب سے بڑا تھا اس لیے اس کو اس نکاح کی سب سمجھ آ رہی تھی۔اسماعیل صاحب کی بات کہ بعد میں صنم جتنا پڑھنا چاہتی ہے پڑھے پھر بعد میں دوبارہ اس کا نکاح معراج سے کریں گے۔اس شرط کو صوفیا نے مان لیا وقت گزرتا گیا اور سب بچے بڑے ہوتے گئے۔

Zubi Novels Zone

❤❤□

[10/23, 4:51 AM] S 💝💖💗💗💝💝:

❤❤❤

اس وقت سب ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ زید نے اپنے بابا کو مخاطب کیا۔

"بابا آپ نے ہمیں کیوں نہیں بتایا کہ حدید کی منگنی ہو چکی ہے بلکہ اب تو نکاح کی ڈیٹ فکس ہو رہی ہے۔" زید نے اسماعیل صاحب سے کہا جو کھانا کھا رہے تھے۔ اس کی بات پر سحر اور صنم نے سر اٹھا کر اسے اور پھر اپنے بابا کو دیکھا۔ زیبا بیگم مسکراہٹ روکے اسماعیل صاحب کو دیکھ رہی تھی۔

کہ انہوں نے پہلے ہی کہا تھا کہ بچوں کو بتا دیتے ہیں ایک ہی تو خوشی کا موقع ہوتا ہے سال بھر میں لیکن انہوں نے کہا کہ نہیں سحر کے بھی پیپرز ہیں اور زید بھی لاہور میں پڑھنے رہا ہے۔

وہ دھیان نہ دیتے دوبارہ کھانا کھانے لگے۔

"بابا آپ نے ہمیں کیوں نہیں بتایا میں کتنی آکسائیٹیڈ تھی حدید بھائی کی شادی کے لئے اور آپ نے ہمیں بتایا ہی نہیں۔" سحر رندھی ہوئی آواز میں اپنے بابا کو دیکھتے بولی۔

"سحر بیٹا تب آپ کے پیپرز ہو رہے تھے اور پھر پتہ ہے نہ کہ پھر آپ نے پڑھنا نہیں تھا۔" سحر کی آنکھوں میں آنسو دیکھ اسماعیل صاحب اسے نرمی سے سمجھاتے ہوئے بولے۔

"بابا کیا کسی کو نہیں بتایا۔؟" اب کی بار صنم بولی۔

"بڑوں کے علاوہ صرف تارا کو بتایا تھا گھر میں۔" اسماعیل صاحب صنم کی جانب دیکھ کر بولے۔

"بابامیں آپ سے بات نہیں کروں گی۔"سحر روہانسے لہجے میں بول کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔سب اس کو جاتا دیکھنے لگے۔

"صنم گڑیا آپ کے پیپرز کب تک ختم ہو رہے ہیں۔"زید نے صنم کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے کہا۔

"بھائی آخری جمعے سے پانچ دن۔لیکن کیوں؟"صنم نے اسے بتاتے ساتھ سوال بھی کیا۔

"گڑیا جس دن آپ کا آخری پیپر ہو گا تب مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔اب جاو مانو کو دیکھ کر آو یقینا رو رہی ہو گی۔"زید نے کہا تو وہ سر ہلا کر سحر کے کمرے کی جانب چل دی۔

"باباکیا پھپھو نے آپ سے صنم اور معراج کے نکاح کی بات کی ہے؟" زید اب اپنے بابا کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے بولا۔

"ہاں انہوں نے کہا ہے کہ صنم کے پیپرز ختم ہوتے ہی حدید کے ساتھ ان دونوں کی بھی شادی کر دیتے ہیں لیکن مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ کیسے صنم سے بات کروں۔" اسمٰعیل صاحب اپنی بات کے ساتھ اپنی پریشانی بھی بیان کر گئے۔

"باباصنم سے میں بات کرلوں گا آپ فکر مت کریں۔" زید نے انکے ہاتھ پہ ہاتھ رکھتے حوصلہ دیتے کہا جس پر اسمٰعیل صاحب سر ہلا گئے۔

♥♥♥

دیا، بیا اور ہادی اس وقت لاؤنج میں بیٹھے ہوئے تھے۔اور کرم بورڈ کھیل رہے تھے۔ کھانا وہ تینوں باہر سے کھا کر آئے تھے۔اور اب کھیلنے میں مصروف تھے۔

" بھائی یہ آپ نے غلط طریقے سے ماری ہے یہ چیٹنگ ہے۔" دیا ہادی کو چیٹنگ کرتے دیکھ کر فوراً سے بولی۔

" ارے گڑیا کچھ خدا کا خوف کرو کیوں جھوٹ بول رہی ہو کب کی ہے میں نے چیٹنگ؟"""" ہادی دیا کو گھورتے ہوئے بولا۔

" نہیں بھائی یہ یہاں تھی یہ چیٹنگ ہے۔" دیا اب بھی اپنی بات پہ قائم تھی۔

"جاو پھر میں نہیں کھیل رہا تم دو چوہیوں کے ساتھ۔" ہادی ان کی گیم خراب کرتے ہوئے بولا اور اٹھ کر کمرے میں بھاگ گیا پیچھے دونوں صدمے سے اپنی خراب گیم دیکھ رہی تھیں۔ تبھی گہرا سانس لیتے وہ لوگ چیزیں سمیٹنے لگی۔

"ویسے سسٹر آج کیسا فیل ہو رہا ہے۔" بیا دیا کو دیکھتے ہوئے شرارت سے بولی تو دیا نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔اس کی سوالیہ نظروں کو دیکھ بیا نے مسکراہٹ دبائی۔

"ارے زید بھائی سے مل کر کیسا لگا۔" بیا نے دیا کو اپنی بات کا مطلب سمجھایا تو دیا اس کی بات سن کر شرم سے چہرہ جھکا گئی۔

"اوہوں میری بہن شرمارہی ہے ہمم۔" بیانے دیا کو شرماتے دیکھا تو اسے چھیڑا۔

"ویسے سسٹر آپ زید بھائی کو بتا کیوں نہیں دیتی کہ آپ اس سے پیار کرتی ہے۔" بیانے دیا سے کہا جو چیزیں سمیٹ رہی تھی تو اس کی بات سن کر اس کے ہاتھ رکے۔

"ہمت ہی نہیں ہوتی۔۔۔۔" دیا گہرا سانس لے کر مسکرا کر بولی۔

"تو میں بتا دیتی ہوں نہ۔" بیا شرارت سے بولی۔

"نہیں بیا دیکھو ایسا نہیں کرنا۔" دیا نے بیا کو ایسا کرنے سے روکا تو بیا نا میں سر ہلا کر کمرے میں بھاگ گئی۔ تو دیا مسکراتے ہوئے چیزیں سمیٹنے لگی اسکو پتہ تھا کہ بیا ایسا نہیں کر سکتی۔

♥♥♥

دن تیزی سے گزر گئے تھے اور آج صنم کا آخری پیپر تھا۔وہ جلدی جلدی یونی سے باہر آ رہی تھی۔

صنم جب باہر آئی تو کوئی نہ تھا اسکو لگا زید آیا ہو گا لیکن وہاں کوئی نہ تھا۔تارا بھی جلدی چلی گئی تھی ورنہ اسکے ساتھ ہی چلی جاتی۔وی چھوٹے چھوٹے قدم لے رہی تھی۔کہ تبھی سامنے گاڑی آ کر رکی۔صنم ڈر کر پیچھے ہوئی کہ تبھی گاڑی کا شیشہ نیچے ہوا۔اور سامنے ہی وہ ڈرائیور کے سیٹ پر براجمان تھا۔

وہ آج اس کو کتنے وقت بعد دیکھ رہا تھا۔دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔گرین آنکھیں، گلابی ہونٹ، ناک میں پہنی لونگ جو ہمیشہ سے اسے اٹریکٹ کرتی

تھی۔ گرمی سے گال لال ہو رہے تھے۔ وہ بے خود سا اسے دیکھے جا رہا تھا۔ صنم کا دل خوف سے دھڑک رہا تھا۔

" کہاں جا رہی ہو؟" وہ جلدی سے ہوش میں آتا صنم سے سوال کرنے لگا اسکو سڑک پر اکیلا دیکھ اس کے ماتھے پر لکیر ابھر آئی تھی۔

" وہ بھائی نہیں لینے آئے تو اس لئے۔۔۔۔" صنم اس کی سخت نظروں سے گھبرا کر بولی کر جانے لگی کہ اسنے اسے روکا۔۔۔

" رکو آؤ میں ڈراپ کر دیتا ہوں تمہیں۔" اس کو جاتے دیکھ وہ فوراً اس کے سامنے آتے بولا۔

"نن۔ نہیں میں خود چلی جاوں گی۔" صنم بول کر جانے لگی۔ ابھی اس نے ایک دو قدم ہی لئے تھے کہ وہ غصے میں آگ بگولا ہوتے اس کو بازو سے پکڑ کر روکا۔

"جب میں نے کہا ہے کہ میں ڈراپ کر دوں گا تو کیوں جا رہی ہو اکیلی۔" اس نے صنم کو بازو سے پکڑ کر غصے سے کہا۔ صنم جو پہلے سے ڈری ہوئی تھی اس کے اسطرح سے غصہ کرنے پر اور زیادہ ڈر گئی۔

"مگر میں نہیں جانا چاہتی آپ کے ساتھ۔۔۔۔اور چھوڑیں میرا بازو۔" صنم بول کر اس کی گرفت سے اپنا بازو چھڑانے لگی۔ توراج نے اپنی گرفت اور زیادہ مضبوط کر لی۔

"اکیلے تو میں تمہیں جانے نہیں دوگا۔اب خود گاڑی میں بیٹھو گی کہ میں تمہیں اٹھا کر بٹھاوں۔"راج نے اس کی آنکھوں میں تکلیف دیکھتے ہوئے اسکے بازو پر اپنی گرفت ہلکی کی اور اسکو گاڑی میں بیٹھنے کے دو آپشنز دئے۔ صنم راج کی بات سن کر غصے اور شرم سے اسے گھورنے لگی۔

"یہ آپ کیسی بیہودہ باتیں کر رہے ہیں۔جب میں نے کہا کہ میں نہیں جانا چاہتی تو آپ زبردستی کیوں کر رہے ہیں میرے ساتھ۔"صنم نے غصے سے کہہ کر اسکی گرفت سے اپنا بازو چھڑایا۔

"کیونکہ میں زبردستی کرنے کا حق رکھتا ہوں۔اس لئے چلو شاباش آواور گاڑی میں بیٹھو کیونکہ تمہیں بھی دیر ہو رہی ہے اور مجھے بھی۔"راج صنم کی گرین آئیز میں دیکھتے ہوئے بولا۔ صنم غصے میں پیر پٹختے گاڑی میں بیٹھ گئ

کیونکہ اسکو پتہ تھا کہ راج اسکو اکیلے جانے نہیں دے گا۔راج بھی اپنی مسکراہٹ چھپاتا گاڑی میں بیٹھ گیا۔

🖤🖤

[10/23, 4:52 AM] S 💝💖💟💟💝💝:

🖤🖤🖤

صنم گھر جاتے ہی سو گئی تھی۔کیونکہ اس کے سر میں درد تھا۔وہ راج کی حق والی بات کو سوچ سوچ کر پاگل ہونے کو تھی۔مگر اسکو سمجھ نہ آئی اس لئے پین کلر لے کر سو گئی۔اب جا کر 5 بجے اسکی آنکھ کھلی۔وہ فریش ہو کر نیچے لاؤنج میں آئی جہاں سب گھر والے بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔

اٹھ گئی میری بچی اب کیسا ہے تمہارا سر درد۔"زیبا بیگم صنم کو آتے ہوئے" دیکھتے ہوئے بولی۔

جی ماما جان اب ٹھیک ہے میرا سر۔"صنم زید کے ساتھ صوفے کی " دوسری سائڈ بیٹھتے ہوئے اپنی امی سے بولی۔

کیا ہوا گڑیا آپ ٹھیک ہے۔"زید جو سحر کو تنگ کر رہا تھا اپنی امی اور صنم " کی بات سن کر وہ صنم کی طرف متوجہ ہوا اور پریشانی سے اس سے پوچھا۔

جی بھائی جان میں ٹھیک ہوں، وہ بس کالج سے آتے ہوئے تھوڑی دیر " کے لئے سو گئی، کیونکہ سر میں درد ہو رہا تھا لیکن ابھی ٹھیک ہے۔"صنم زید کی فکر مندی پر مسکراتے ہوئے بولی۔

"سوری گڑیا آج میں کام میں پھنس گیا تھا اس لیے لینے نہ آ سکا۔۔۔ ویسے گھر اکیلی آئی ہو کیا؟۔" زید پہلے سوری کرتا کہ کہیں کام میں پھنسنے سے وہ آج صنم کو لینے نہ آ سکا تھا۔ اور پھر ساتھ ہی دوسرا سوال بھی کیا۔

اسکے سوال پر صنم کی آنکھوں کے سامنے دوبارہ صبح کا سین چلنے لگا۔ مگر خود کو سنبھالتی زید کو جواب دینے لگی۔

"جی بھائی وہ آپ بھی لینے نہیں آئے اور تارا بھی جلدی چلی گئی تھی تو میں اکیلی ہی آ رہی تھی کہ وہ۔۔۔ وہ امان بھائی کے بھائی مطلب کہ مم۔۔۔ معراج بھائی نے مجھے ڈراپ کر دیا۔" صنم سر جھکائے زید کو بتانے لگی۔

یہاں پر کیسے اس نے راج کے اچھے سے ڈراپ کرنے کا بتایا۔ جبکہ وہاں پر وہ اسے زبردستی ڈراپ کر کے گیا تھا۔ وہ دل میں اسے کھوسنے لگی۔

صنم کی بات سن کر وہ مطمئن سا ہو گیا تھا۔

مانو اور صنم گڑیا جاؤں دونوں تیار ہو کر آوں۔ آج آپ دونوں کو میں باہر "
"ڈنر کرواوں گا۔ جاو جلدی تیار ہو جاو۔
زید نے سحر اور صنم کو کہا۔ جو آپس میں ایک دوسرے کو تنگ کر رہی تھی۔
زید کی بات سن کر وہ دونوں خوشی سے چیختی ہوئی اپنے کمرے میں بھاگ گئی۔

ان دونوں کے جاتے ہی زید اپنے بابا کی طرف متوجہ ہو گیا۔

بابا کیا میں صنم سے آج ہی بات کر لوں۔" زید نے اپنے بابا سے پوچھا۔ "

ہاں بیٹا! اب تو اسکے پیپرز بھی ختم ہو گئے اور آج صوفیہ کی دوبارہ کال آئی "
تھی مجھے تو تم بات کرو کہ کیا جواب ہے اسکا۔" اسمٰعیل صاحب نے زید کی بات پر اتفاق کرتے ہوئے کہا۔

مزید اچھے ناولز پڑھنے کے لئے سامنے والے لنک پر کلک کریں https://www.zubinovelszone.com

اچھا امی میں ایک کال کرنے باہر لان میں جا رہا ہوں۔ جب وہ دونوں تیار " ہو جائے تو ان کو باہر بھیج دیں۔۔ اچھا اللہ حافظ۔۔" زید صوفے سے اٹھتا امی سے بول کر باہر لان میں چلا گیا۔۔

♥♥❤❤

معراج اپنے بیڈ پر لیٹا صنم کے بارے میں سوچ رہا تھا اور ساتھ میں چہرے پر دلفریب مسکراہٹ تھی۔

" کچھ وقت بعد مائے سویٹ ڈارلنگ تم میری باہوں کی قید میں ہو گی۔" راج خیال میں ہی صنم سے مخاطب ہوا۔
کہ تبھی اس کا فون رنگ ہونے لگا۔ اسنے نمبر دیکھتے ہی کال پک کی اور فون کان سے لگایا۔

"تو نے میری بہن کو کیوں ڈراپ کیا؟" مقابل بغیر سلام دعا کے سیدھا پھٹ پڑا۔

"میں تیری کسی بہن کو نہیں جانتا اور نہ ہی میں نے کسی کو ڈراپ کیا ہے۔ ہاں البتہ میں نے اپنی بیوی کو ضرور ڈراپ کیا ہے کیوں تجھے کوئی مسئلہ ہے کیا؟" معراج نے زید کی باتوں کو ہوا میں اڑا کر اپنی سنائی۔

"ابے او و تیری بیوی میری بہن بھی ہے۔ ویسے تو نے میرا دل دکھا دیا۔" زید اسکی بات سن اسے تنگ کرنے لگا۔

کیا مطلب میں نے کیسے تیرا دل دکھا دیا۔" راج نا سمجھی سے بولا۔

"میں ابھی صنم سے تیرے بارے میں بات کرنے کا سوچ رہا تھا۔ سوچا اسکو مناو لیکن اب نہ میرا ارادہ بدل گیا ہے۔ اب تو میں اسے کہوں گا کہ وہ تجھ جیسے کمینے سے شادی نہیں کرے۔ اور اگر بابا نے بات کی بھی تو میں بولوں گا کہ کچھ وقت لیں لیں۔ مطلب کچھ سال مزید ویٹ کریں جیجو صاحب۔" زید اپنی مسکراہٹ روکتا راج کو تنگ کرنے لگا۔

معراج نے شروع میں کہ وہ صنم سے بات کرے گا یہ سن کر خوش ہو گیا مگر اس کے آگے کے الفاظ اسے غصے سے لال پیلے کر گئے۔ اور اس پر اس کا جیجو صاحب کہنا اسے سلگا گیا۔

"اگر اب نہ مانی تو اٹھا کر لے جاوں گا اسے ویسے بھی نکاح میں تو ویسے بھی ہے۔ اب اور نہیں انتظار ہوتا مجھ سے جتنا پڑھنا ہے اب میرے پاس آکر

پڑھ لے۔اور ویسے بھی میں نے تیری صبح کی غلطی ابھی معاف نہیں کی اور تو دوسری کرنے جارہا ہے۔"معراج غصے سے پھٹتا سرد لہجے میں بولا۔

"کیا مطلب کون سی غلطی مجھ جیسے شریف سے بندے سے غلطیاں نہیں ہوتی۔"زید نے مسکراتے ہوئے راج کو کہا۔

"آج وہ پھر اکیلی آرہی تھی۔سڑک ساری خالی تھی۔اور کیا تو بھول گیا پچھلا واقعہ۔اس لئے دوسری غلطی نہ کر کیونکہ ابھی تیری پہلی غلطی ناقابل معافی ہے۔"معراج نے سنجیدگی سے کہا۔

"ہمم ٹھیک پہلے والی غلطی کے لئے سوری کیونکہ آج میں کام میں بہت بڑی طرح پھنس گیا تھا۔اس لئے نہ آسکا۔لیکن دوسری کونسی۔"زید اپنی غلطی پر ندامت سے معافی مانگ کر بولا۔

"وہی جو تو کرنے والا ہے۔اب جاو اچھے بچوں کی طرح اسے مناو شادی کے لئے ہمم۔"راج زید کو ایسے کہہ رہا تھا جیسے وہ کوئی چھوٹا بچہ ہو۔

"اوئے میں تیرا غلام نہیں ہوں اب تو میں ضد میں آکر اس کو کہوں گا کہ انکار کرے۔"زید ابھی بھی اسے تنگ کرنے سے باز نہ آیا۔

"ایسی کی تیسی اس کے انکار کی کر کے تو دکھائے ذرا۔"معراج غصے سے بولا۔

"اچھا چل اب فون رکھ میں بزی ہوں اپنی سسٹرز کے ساتھ گڈ بائے۔" زید اپنی کہہ کر فون کٹ کر گیا۔ معراج نے غصے سے فون کو گھورا۔ جیسے کہ سامنے فون نہیں زید ہو۔ معراج نے غصے سے فون بیڈ پر پھینک دیا اب اسکو ٹینشن ہو رہی تھی کہ کہیں صنم سچ میں نہ انکار کر دے۔

🖤🖤

[10/23, 4:53 AM] S 💝💖💗💗💝💝:

🖤🖤🖤

رات کے گیارہ بج رہے تھے اور وہ چھت پر اکیلی بیٹھی ہوئی تھی۔آج موسم کافی اچھا تھا اس لئے چھت پر تیز ہوا بھی چل رہی تھی۔اس کو ہمیشہ جب بھی نیند نہیں آتی تو چھت پر ہی آتی اس لئے کوئی بھی اس کو ادھر نہیں ڈھونڈ سکتا کیونکہ ان کو پتہ ہوتا تھا کہ وہ کہاں پر ہو گی۔ معمول کے مطابق آج بھی اس کو نیند نہیں آرہی تھی اس لیے چھت پر آگئی۔

وہ کافی دیر سے بیٹھی ہوئی تھی کہ اس کو اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا اس نے جب گردن موڑ کر دیکھا تو اس کے پیچھے زید کھڑا تھا۔

بھائی آپ ؟"صنم زید کے لئے جگہ بناتے ہوئے بولی۔ "

گڑیا سوئی نہیں ابھی تک طبیعت تو ٹھیک ہے نا کہیں سر میں دوبارہ درد تو "نہیں ہو رہا۔"زید صنم کے پاس والی جگہ پر بیٹھتے ہوئے بولا اس کی اتنی فکر پر صنم کے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھل گئے۔

بھائی میں ٹھیک ہوں وہ بس نیند نہیں آرہی تھی کیونکہ شام کو ہی تو اٹھی " ہوں اس لیے۔"صنم نے زید کی فکر کو دور کرتے ہوئے اس سے کہا۔

ویسے بھائی آپ کیوں ابھی تک جاگ رہے ہیں خیریت ؟"صنم م نے زید " سے اس کے جاگنے کی وجہ پوچھی۔

ہاں وہ بس مجھے بھی نیند نہیں آرہی تھی تو سوچا تم سے بات کرلوں۔"زید "
نے صنم کو دیکھتے ہوئے کہا۔

کون سی بات بھائی ؟"صنم نا سمجھی سے پوچھا۔"
میں نے تم سے پیپر سے پہلے کہا تھا کہ جب تمہارا لاسٹ پیپر ہو گا تو مجھے تم"
"سے بات کرنی ہے۔
زید نے صنم کو دن کی بات یاد کروائیں تو صنم میں نے اثبات میں سر ہلایا۔

دیکھو گڑیا جو بات میں ابھی کرنے والا ہوں اس کو نہ صرف سننا ہے بلکہ "
سمجھنا بھی ہے اس کو سمجھنے کے بعد جو بھی فیصلہ ہو گا وہ تمہارا ہو گا اور وہ ہمیں
منظور ہو گا کیونکہ لائف آپ کی ہے۔: زید نے صنم کو کہا تو صنم نے سوالیہ
نظروں سے دیکھا۔

گڑیا بارہ سے تیرہ سال پہلے صوفیہ پھوپھو کی خواہش پر تمہارا نکاح جب تم " چھ سال کی تھی معراج سے کر دیا کیونکہ جب تم پیدا ہوئی تھی تب بھی پھوپھو نے بابا سے کہا تھا کہ صنم میرے معراج کی ہے تب تو بابا نے ہاں کہہ دی لیکن جب تم 6 سال کی ہوئی تب پھوپھو نے ضد کی کے ابھی نکاح کیا جائے تب معراج کی عمر 9 سال تھی تو بابا نے شرط رکھی کے صنم جتنا بھی پڑھنا چاہے گی پڑھے گی اس کے بعد دوبارہ ان دونوں کا نکاح ہو گا تو اب وہ اور معراج کہہ رہے ہیں کہ ان کا نکاح ہونا چاہیے اور وہ باقی وہ آکر پڑھ لے گی لیکن گڑیا جو بھی فیصلہ آپ کا ہو گا وہی ہم مانیں گے اگر آپ راضی نہیں ہے تو ہم انکار کر دیتے ہیں۔" زید نے صنم کو سچائی بتائیں صنم تو ہونک بنی زید کی بات سن رہی تھی۔

اس کو اب معراج کے ان الفاظ کو سمجھ آئی کہ میں زبردستی کا حق رکھتا ہوں اس کے کانوں میں معراج کے وہی الفاظ گونج تو اس کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا مطلب کے معراج اس کا شوہر تھا۔

بھائی میں وہ کچھ۔۔۔۔۔۔"صنم کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا بولے اس لئے " سر جھکا گئی۔

گڑیا میں بابا تو فورس نہیں کر رہے اگر تم ابھی تیار نہیں ہے تو ہم پھو پھو" سے بات کر لیں گے لیکن معراج نے دھمکی دی ہے کہ اس دفعہ انکار کیا تو اٹھا کر لے جائے گا اور انتظار نہیں کر رہا وہ لیکن ہم ہیں نہ اس کو بھی دیکھ لیں گے آپ ٹینشن مت لو۔"زید نے صنم کے جھکے ہوئے سر کو دیکھ کر کہا زید کی بات سن کر اس کا دل مزید تیزی سے دھڑکنے لگا اور شرم سے اور زیادہ سر جھکا لیا۔

"دیکھو گڑیا ایک نا ایک دن آپ نے شادی تو کرنی ہے اور ہم کبھی بھی آپ کے لئے غلط فیصلہ نہیں کریں گے معراج آپ کے لئے پرفیکٹ لائف پارٹنر ہے وہ جتنا آپ کے لیے پوزیسسو ہے آئی کانٹ ایکسپلین۔اس دن اس لڑکے کو مارنے والا تھا کہ اس سے ہم نہ پکڑتے تو وہ بالکل مار دیتا اسے۔ جس ڈرائیور کے ساتھ آپ جاتی ہیں نہ وہ بھی معراج کا ڈرائیور ہے اور جب کبھی لاہور سے آتا تھا کچھ دن کے لئے تو وہ کہتا تھا کہ میں تمہیں ڈراپ کروں۔وہ ڈرائیور کو بھی بہت مشکل سے تمہارے ساتھ برداشت کرتا ہے اس لئے آج جب میں نہ لینے آسکا تو وہ بہت غصے میں تھا وہ روز آپ کے چھٹی ٹائم یونی کے باہر کھڑا آپ کا ویٹ کرتا ہے جب تک آپ صحیح سلامت نہیں پہنچ جائیں۔وہ پل پل کی خبر رکھتا ہے اس لئے گڑیا آپ اس بارے میں سوچیں اور کل تک کہ میں فیصلہ بتائیں اپنا ٹھیک ہے شب بخیر۔"

زید نے صنم کو معراج کے بارے میں بتایا اور اس کے سر پر پیار کر کے نیچے چلا گیا اور وہ اس دن کا واقعہ سوچنے لگی۔

❤❤

Flash back ....😝

"تارہ یار چلو نہ آج پیدل چلتے ہیں کتنا موسم اچھا ہے دیکھو." صنم تارا سے بولی جو لیز کھانے میں مگن تھی۔

"نہیں یار مجھ سے بالکل نہیں چلا جاتا اتنا دور ابھی دیکھو تھوڑی دیر میں ہی حدید بھائی لینے آجائیں گے۔" تارا ہنوز لیز کھاتے ہوئے بولی۔

"حدید بھائی کو ہم منا کر دیں گے پلیز چلو نہ پیدل چلتے ہیں۔" صنم اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولی۔

"نہیں نہیں میں نہیں جا رہی پیدل۔"تارا اس سے اپنا ہاتھ چھوڑ آتے ہوئے بولی۔

"یار صحت کے لیے پیدل چلنا کتنا اچھا ہوتا ہے مگر نہیں تم نے تو بس کھا کر موٹی ہونا ہے موٹی نہ ہو تو۔"صنم اس سے چپس کا پیکٹ چھینتے ہوئے بولی۔

"کیا میں موٹی ہوں۔؟"تارا صدمے سے بولی۔

"ہاں نہ دیکھو کتنی موٹی ہوتی جا رہی ہوں چلو پیدل چل رہے ہیں تاکہ تمہاری واک ہو جائے۔"صنم اس کے چہرے کو دیکھ کے اپنی مسکراہٹ دباتے بولی۔

نہیں پھر بھی میں نہیں جاؤں گی پیدل۔"تارا ہنستے ہوئے اس سے دوبارہ " چپس چھینتے ہوئے بولی۔ابھی صنم کچھ کہتی کہ حدید کی گاڑی ان دونوں کے سامنے آ کے رکی۔

السلام علیکم حدید بھائی کیسے ہیں آپ ؟"صنم حدید کو دیکھتے ہوئے بولی۔ "

وعلیکم السلام سلام گڑیا میں ٹھیک ہوں تم کیسی ہو۔"حدید اس کے سلام " کا جواب دیتے مسکرا کر بولا۔

میں بھی ٹھیک ہوں بھائی۔"صنم مسکرا کے بولی۔ "

اچھا چلو جلدی بیٹھے ہو تم دونوں کو ڈراپ کرنے کے بعد مجھے کہیں پہ جانا" بھی ہے۔"حدید اپنی گھڑی میں وقت دیکھتا بولا۔

"نہیں حدید بھائی آج میں اور تارا پیدل جائیں گے کیوں تارا؟" صنم تارا کو دیکھتے مسکراہٹ دبائے بولی۔

تارا جو چپ کھا رہی تھی اس کے بات پر فورا سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"نہیں اوئے میں نہیں جا رہی پیدل میں بہت تھکی ہوئی ہوں۔" تارا جلدی سے بول کر گاڑی میں بیٹھ گئی اس کی اس حرکت پر حدید اور صنم دونوں مسکرانے لگے دور کوئی صنم کو مسکراتا دیکھ خود میں سکون اترتا محسوس کر رہا تھا۔

"چلو آؤ گڑیا اندر بیٹھو گاڑی میں۔" حدید صنم سے بولتے ہوئے مڑنے لگا۔

"نہیں بھائی آج میں پیدل جاؤں گی کہ مجھے ایسا موسم بہت اچھا لگتا ہے میں یہ موسم مس نہیں کر سکتی۔" صنم بولتے ہوئے اپنی چادر صحیح کرنے لگی جو تیز ہوا کی وجہ سے اڑ رہی تھی۔

لیکن گڑیا تم اکیلے کیسے جاؤ گی۔" حدید اس کے انکار پر چونکتے کرتے " ہوئے بولا۔

پلیز حدید بھائی میں چلی جاؤں گی۔" صنم نے حدید سے منت کرتے " ہوئے کہا۔ تو صنم کے اتنی ضد پر حدید کو چارو ناچار جانا ہی پڑا اور صنم اس موسم میں اکیلے چلنے لگی دور وہ اس کی اس حرکت پر غصے سے پاگل ہونے کے درپے تھا کہ وہ اکیلے کیوں جا رہی ہے صنم کو اپنے وجود پر کسی کی گہری نظروں کی تپش محسوس ہوئی تو اس نے اپنے آگے پیچھے دیکھا مگر وہاں ایک گاڑی کے علاوہ کوئی نہ تھا تو وہ اپنا سر جھٹک کر دوبارہ چلنے لگی۔

ابھی اس نے تین چار قدم ہی لیے تھے کہ کسی نے اس کا راستہ روکا صنم نے جب سر اٹھا کر دیکھا تو وہ کوئی اور نہیں بلکہ اس کے کلاس فیلو حسن تھا۔

حسن امیر ماں باپ کا اکلوتا بیٹا تھا ماں باپ کے لیے جہاں آزادی نے اسے لوفر بنا دیا تھا وہ کی خوبصورتی سے متاثر ہو کر اس کو اپنی گرل فرینڈ بنا کر اس کے ساتھ کھیلنا چاہتا تھا اس لئے آج صنم کو اکیلا دیکھ کر بھاگ کر اس کی طرف آ گیا۔

"ہائے بیبی گرل کہاں جا رہی ہو۔" حسن اپنے چہرے پر مکروہ مسکراہٹ سجائے بولا۔

"تم سے مطلب ہٹو میرے راستے سے۔۔۔" صنم حسن کو دھکا دیتے ہوئے جانے لگی کہ حسن نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"بیبی گرل مطلب تو سارے مجھ سے ہیں کیوں کہ یہاں ہم دونوں کے علاوہ اور کوئی نہیں سو۔۔۔۔۔" حسن صنم کے چہرے کو دیکھ کر خباثت سے بولا۔

ابھی وہ بول ہی رہا تھا کہ صنم کا ہاتھ تھا اور حسن کے منہ پر چھاپ چھوڑ گیا۔ بد تمیز لوفر آئندہ اگر تم نے مجھے ہاتھ بھی لگایا نہ تو اس سے پہلے تھپڑ کو یاد " رکھنا۔" صنم اس کے منہ پر تھپڑ مار کر زور سے چیختے ہوئے بولی۔

سالی تیری اتنی ہمت کے تو نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا رک ذرا اب دیکھ میں کیا" کرتا ہوں۔" حسن صنم کو پکڑنے کے لئے آگے بڑھا تبھی وہ اسے دھکا دے کر بھاگنے لگی۔ حسن صنم کے دھکا دینے پر دو چار قدم لڑکھڑا گیا مگر پھر خود کو سنبھالتے اس کے پیچھے چلنے لگا۔ صنم کو ڈر میں سانس نہیں آتی تھی اور گھبراہٹ ہونے لگتی تھی۔ اس لئے آج بھی ڈر سے اس کو سانس نہیں آرہی تھی۔ کہ تبھی اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا اور وہ زمین بوس ہو گئی۔

حسن اس کو زمین پر پڑے دیکھ کر چہرے پر شیطانی مسکراہٹ سجائے اس کی طرف جھکنے لگا۔ مگر جھکنے سے پہلے ہی کسی نے اس کو اس کے گریبان سے پکڑ کر زور سے زمین پر پھینکا۔ حسن نے جب اپنی نظریں اٹھا کر اوپر دیکھا تو ایک خوبرو نوجوان آنکھوں میں غصہ اور جنون لیے اسے دیکھ رہا تھا۔

اس کی آنکھیں غصے سے لال تھی ماتھے اور گردن کی رگیں ابھری ہوئی تھی۔

اب او کون ہے تو یہ میری گرل فرینڈ ہے نکل لے یہاں سے۔" حسن " پہلے پہل تو اس کی لال آنکھیں دیکھ کر ڈر گیا مگر پھر ہمت کرتا بولا۔

اووو وتو یہ تیری گرل فرینڈ ہے۔۔۔ ہمم اچھا سوری بھائی لے جاو " اسے۔" مقابل ہاتھ جھاڑتے اس کی گرل فرینڈ کے لفظ پر زور دیتے سینے پر

بازو باندھتے ہوئے بولا۔ حسن مسکراتے ہوئے اٹھااور صنم پر جھکنے ہی لگا تھا کہ اسنے دوبارہ حسن کو پکڑ لیااور اس کے منہ پر مکے برسانے لگا۔

"سالے میری بیوی کواپنی گرل فرینڈ بولتا ہے۔اور اپنے اس گندے دماغ میں اس کے لئے گھٹیا ارادے رکھتا ہے۔تجھے تو میں زندہ ہی نہیں چھوڑوں گا۔اور تو نے اس ہاتھ سے اس کا ہاتھ پکڑا تھانہ ہممم؟"راج حسن پر جھکا اسے مارے جارہا تھاوہ مارتے ہوئے بالکل پاگل جنونی بندہ لگ رہا تھااور حسن کا وہی والا ہاتھ جس سے اس نے صنم کا ہاتھ پکڑا تھااسے پکڑ کر توڑ دیا پورے سڑک پر حسن کی چیخیں گونج رہی تھی کہ طبّی وہاں پر زید پہنچ گیا۔

حدید نے زید کو کال کر کے بتادیا تھا کہ صنم پیدل چلنے کی ضد کر رہی تھی اور میرے ساتھ نہیں آئی اس لیے تم اس کو لینے چلے جاؤ تو زید نے گاڑی گھر کے بجائے صنم کے یونی کی طرف موڑ دیں تقریباپانچ منٹ میں ہی وہاں پہنچ

گیا تھا۔ مگر سامنے صنم کو روڈ پر بے ہوش اور راج کو لڑکے پر جھکے دیکھ فورن گاڑی سے نکلا اور ان کی طرف بڑھا۔

راج کیا ہوا اور تو اس لڑکے کو کیوں مار رہا ہے۔"زید نے راج سے پوچھا تو " راج نے نظر اٹھا کر زید کو دیکھا۔ حسن راج کی توجہ زید کی طرف دیکھ کر اس کے منہ پر دوسرا ہاتھ سے مکّہ مار دیا۔ جس کے باعث اس کے ہونٹ کے کنارے سے خون نکلنے لگا۔

اس سالے میں میری بیوی کے ہاتھ کو پکڑا میں اسے نہیں چھوڑوں گا مار" ڈالوں گا اس کمینے کو۔"راج اس کو اور زیادہ مارنے لگا کہ اس کی مار برداشت نہ کرتے ہوئے حسن بے ہوش ہو گیا۔ لیکن راج پھر بھی اس کو مارے جا رہا تھا۔

"بس کر دے یار وہ بے ہوش ہو گیا مر جائے گا چھوڑ واسے۔" زید راج کو اس سے دور کرتے ہوئے بولا۔

"نہیں چھوڑوں گا میں اس سے اس کی ہمت کیسے ہوئی میری بیوی کو ہاتھ لگانے کی۔ میں جان سے مار دوں گا اسے۔" راج زید کے ہاتھ خود سے ہٹاتے بولا اور دوبارہ اس پر جھکنے لگا مگر زید نے مضبوطی سے پکڑ لیا۔

"بس کر یار اس کو تو نے سزا دے دیا نا اب صنم کو لے کر ہوسپیٹل چلتے ہیں چھوڑ اسے۔" زید نے راج کو حسن سے دور کرتے ہوئے کہا اس کی بات سن کر راج فوراً صنم کی طرف لپکا۔

"صنم۔۔۔ صنم آنکھیں کھولو پلیز اپنی آنکھیں کھولو۔" راج صنم کا چہرہ تھپتھپاتے ہوئے بولے رہا تھا کہ راج نے اپنی پہلی دو انگلیاں اس کے ناک کے قریب کی تو اس کی سانسیں مدھم چل رہی تھی۔ وہ فوراً صنم کو اپنی

باہوں میں اٹھا کر گاڑی کی طرف بڑھا اور زید کو آواز دی کہ وہ ڈرائیو کر لے۔ زید اگاڑی کے فرنٹ سیٹ پر بیٹھ کر ڈرائیور کرنے لگا راج پچھلی سیٹ پر پر صنم کا سر اپنی گود میں رکھ کر بیٹھا ہوا تھا۔

زید نے ڈرائیو کرتے وقت ایمبولینس کو کال کر کے حسن کے لئے بلا لیا تھا اس کی حالت ہی امر جنسی والی کر دی تھی راج نے۔ تقریبا پندرہ منٹ کی مسافت کے بعد وہ لوگ ہسپتال پہنچ چکے تھے۔اور صنم کو جلدی سے امر جنسی لے گئے تھے۔ زید نے اسماعیل صاحب کو بھی کال کر کے ہاسپٹل بلا لیا تھا۔ زیبا بیگم گھر میں ہی تھی کہ سحر کو اکیلا چھوڑ کر نہیں جاسکتی تھی اس لئے اسماعیل صاحب کے کہنے پر انہیں چار و ناچار رکنا پڑا۔

سب ایمر جنسی روم کے باہر کھڑے انتظار کر رہے تھے۔ کہ تبھی ڈاکٹر روم سے نکلا تو سبھی اس ڈاکٹر کی طرف لپکے۔ "ڈاکٹر کیسی طبیعت ہے میری بیٹی کی۔" اسماعیل صاحب نے بے چینی سے ڈاکٹر سے پوچھا۔

سب ٹھیک ہے لیکن ڈر کے مارے وہ بے ہوش ہو گئی ہیں جس سے انہیں " سانس نہیں آ رہی تھی مگر ہم انہیں چوبیس گھنٹے کے آکسیجن لگائے رکھیں گے۔ اور ہم نے انہیں انجیکشن لگا دیا جس کے باعث انہیں کل تک ہوش آ جائے گا۔ اور ہم نے ان کو روم میں شفٹ کر دیا ہے آپ ان سے مل سکتے ہیں۔" ڈاکٹر اپنے پروفیشنل انداز میں کہہ کر آگے بڑھ گیا۔

وہ سب اس وقت صنم کے روم میں تھے اور صنم آکسیجن ماسک لگائے دوائیوں کے زیر اثر سو رہی تھی۔ کہ تبھی اس روم میں راج کی آواز گونجی۔

ماموں جان آپ گھر جائیں میں صنم کے ساتھ ہوں آپ گھر جا کر آرام " کریں زید تم ماموں کو لے جاؤ۔"راج نے اسماعیل صاحب کو دیکھتے ہوئے کہا۔

نہیں بیٹا میں نہیں جاؤں گا میں صنم کے ساتھ ہی رہوں گا۔"اسماعیل" صاحب نے انہیں منع کرتے ہوئے کہا۔

ماموں جان پھر آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی اور ویسے بھی میں ہوں" نہ اس کے ساتھ آپ بے فکر ہو کر زید کے ساتھ جائیں۔"راج نے اسماعیل صاحب کو کہا تو اسماعیل صاحب کو آج کی ضد کے آگے جھکنا پڑا اور وہ دونوں پھر راج کو صنم کے ساتھ چھوڑ کر گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔

ان کے جاتے ہی راج نے اپنے قدم بیڈ کی جانب بڑھائے اور بیڈ پر اس کے ساتھ ہی جگہ بناتے لیٹ گیا۔بیڈ کافی بڑا تھا دو بندے آسانی سے آ سکتے

تھے۔راج نے صنم کا سر اٹھا کر اپنے سینے پر رکھا اور اپنا ایک ہاتھ اس کے بالوں میں چلانے لگا۔

"تم نے حدید کے ساتھ نہ جا کر بہت بڑی غلطی کی اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو لیکن ڈونٹ وری اس کی سزا تو تمہیں میری دسترس میں آ کر ہی ملے گی اب تم جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ تا کہ میں ماما سے بات کروں کہ جلدی سے میری صنم کو میرے حوالے کر دے۔"راج صنم کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے بولا۔

اگر صنم اس کی بات ہوش میں سن لیتی تو شرم سے کہیں چھپ جاتی۔یونہی رات قطرہ قطرہ ہو کر گزر گئی۔اور صبح راج کی آنکھ اذان کی آواز پر کھلی اس نے صنم کے دیکھا تو وہ ہنوز اس کے سینے پر سر رکھ آرام سے لیٹی ہوئی تھی۔ پوری رات راج نے صنم کو دیکھتے ہی گزاری۔

راج آرام سے اٹھا اس کا سر تکیے پر رکھا اور پھر نماز پڑھنے کی غرض سے مسجد چلا گیا جو ہاسپیٹل میں ہی تھا۔ ابھی وہ نماز پڑھ کے باہر نکلا تھا کہ اس سے فون پر زید کی کال آئی۔

❤❤❤

[10/23, 4:54 AM] S 💝💖💗💗💝💝:

❤❤❤

صنم چھت پر کافی دیر تک اس واقعے کو سوچتی رہی لیکن نیچے جاتے وقت اس نے ایک فیصلہ ضرور کیا تھا جو کہ اس کے حق میں بہتر ہونا تھا یا نہیں اب اس کا پتہ تو صرف اللہ کو تھا۔

♥

وہ اپنے لب کو کاٹتی ہوئی نیچے آرہی تھی۔ جہاں زید سحر اسماعیل صاحب اور زیبا بیگم ناشتہ کر رہے تھے۔ وہ سب کو سلام کرتے ہوئے خاموشی سے اپنی جگہ پر جا کہ بیٹھ گئی۔ سب خاموشی سے کھانا کھا رہے تھے کہ تبھی اسماعیل صاحب نے صنم کو مخاطب کیا۔

صنم بیٹا زید نے آپ سے بات کر لی ہو گی۔ تو آپ نے کیا سوچا اس بارے " میں۔ کیا فیصلہ ہے آپ کا؟" اسماعیل صاحب سب پر ایک نظر ڈال کر صنم کو بولے جو سر جھکائے اپنی انگلیوں سے کھیل رہی تھی۔

بابا۔۔۔ میں۔۔" صنم کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا بولے۔ "

بیٹا جو بولنا ہے کھل کر بولیں کوئی زور زبردستی نہیں ہے آپ پہ۔" " "
اسمٰعیل صاحب اس کو سر جھکائے دیکھ کر اسے ریلیکس کرتے ہوئے بولے۔

" بابا مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے آپ پھوپھو کو ہاں کر دیں۔" صنم جلدی سے بول کر فوراً سے اپنے کمرے میں بھاگ گئی۔ پیچھے زید اور اسماعیل صاحب کے چہرے پر مطمئن سی مسکراہٹ چھا گئی۔ زیبا بیگم بھی بہت خوش ہوئی۔ صرف ایک سحر ہی تھی جسے اس سب معاملے کی کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی۔

♥

"شکر ہے مان گئی۔ ورنہ راج میرا بھرتا بنا دیتا افففف توبہ۔" زید منہ میں بڑبڑایا۔ اسے دل سے خوشی ہوئی صنم کے فیصلے پر کہ راج سے بہتر اسے کوئی نہ مل سکتا تھا۔

"بھائی جان کس بات کے لئے کس پھپھو سے کیا کہنا ہے؟" سحر نے ان کی باتوں سے کنفیوز ہوتے ہوئے کہا۔

"مانو وہ صوفیہ پھوپھو نے معراج کے لئے صنم کا ہاتھ مانگا ہے تو ہم نے صنم سے اس کا فیصلہ مانگا تو اس نے ہاں کر دی ہے۔ اس لئے حدید بھائی کے ساتھ ساتھ اب راج اور صنم کی بھی شادی ہو گی۔" زید نے سحر کے گال کھینچتے ہوئے کہا۔

" واو آپی کی شادی راج بھائی کے ساتھ کتنا مزا آئے گا۔" سحر نے زید کی بات سن کر خوشی سے چہکتے ہوئے کہا۔

" آپ کو پتہ ہے آپ کی صنم آپی کا نکاح بچپن میں ہی آپ کے راج بھائی سے ہو گیا تھا۔ لیکن تب آپ چھوٹی تھی اور آپ نے انجوائے نہیں کیا تھا نہ اسی لئے ہم ان کی شادی دوبارہ کروا رہے ہیں۔" زید سحر کے چہرے پر آتے بالوں کو پیار سے پیچھے ہٹاتے بچوں کی طرح کہا کہ سحر اپنی سبز آنکھوں کو بڑا کئے دلچسپی سے سن رہی تھی اور یوں کرتے وہ کتنی پیاری لگ رہی تھی کہ زید نے بے ساختہ دل میں ماشاءاللہ کہا۔

" سچی بھائی جان۔" سحر آپنی آنکھوں میں حیرت سموئے بولی۔
" جی بھائی جان کی جان۔ اچھا میں ذرا ایک کال کر آؤں۔" زید نے سحر کا ماتھا چومتے ہوئے کہا اور اٹھ کر لان میں آ گیا۔

♥

"ماما آپ کہاں جا رہی ہیں صبح صبح۔" معراج نے صوفیہ بیگم کو تیار ہونے دیکھا تو پوچھ بیٹھا۔

"میں ذرا اسماعیل کی طرف جا رہی ہوں کہ کیا فیصلہ کیا انہوں نے۔" صوفیہ بیگم مصروف سے انداز میں راج سے بولی۔ راج کی تو خوشی کا ٹھکانہ ہی نہ رہا۔

"ماما میں چھوڑ آوں آپ کو وہاں؟" راج بچوں کی طرح خوش ہوتے ہوئے بولا۔

"نہیں میں نے آفاق کو کال کر دی ہے وہ آرہے ہیں۔ تم اس نالائق کو جا کر اٹھالو پہلے۔" صوفیہ بیگم اپنی چیزیں اٹھاتے ہوئے بناراج کو دیکھے بولی۔ اپنی امی کے انکار پر اس کا منہ بن گیا۔

"ماما پتہ نہیں ڈیڈ کب تک پہنچیں گے۔ میں آپ کو چھوڑ آتا ہوں اور مانی کوئی چھوٹا بچہ تھوڑی ہے خود اٹھ جائے گا۔" راج ایک آخری کوشش کرتا بولا۔ اس سے پہلے کہ صوفیہ بیگم کچھ بولتی باہر گاڑی کی ہارن پر وہ اپنا پرس اٹھا کر باہر چلی گئی۔ جہاں مسٹر آفاق ان کا گاڑی میں ویٹ کر رہے تھے۔

"صوفیہ بیگم کے جانے کے بعد وہ اپنا سامنہ لے کر امان کے کمرے میں آگیا۔ سامنے ہی امان کو بیڈ پر اوندھے منہ لیٹے دیکھ اس نے پانی کا جگ اٹھا کر اس کے اوپر انڈیل دیا جس سے امان چیختے ہوئے اٹھا۔

یااللہ خیر کیا ہو گیا۔"امان ہڑ بڑا کر بولا راج مسکراہٹ دبائے اسے دیکھ رہا " تھا۔اپنے سامنے راج کو جگ پکڑا دیکھ اسے معاملہ سمجھ آیا تو وہ اسے گھورنے لگ گیا۔

کمینے تمیز نام کی کوئی چیز ہے تیرے اندر "امان اس کو غصے سے گھور کر " بولا۔

تمیز سے بات کر پانچ منٹ بڑا ہوں تجھ سے۔"راج نے بڑا پن جتاتے " ہوئے کہا۔

اچھا ٹھیک ہے بڑے بھیا۔اب یہ بتاو ماما کہاں ہیں۔"امان نے اپنے اوپر " سے گیلا کنفرٹر ہٹاتے ہوئے کہا۔

ماما ماموں کے گھر گئی ہیں۔"راج اس کے ساتھ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولا۔ "

"کون سے ماموں کے گھر؟" امان نے اسکی طرف دیکھ کر کہا۔

"اسمٰعیل ماموں کے گھر۔" راج نے منہ بنا کر کہا۔

"تجھے نہیں لے کر گئی۔" امان نے اپنی مسکراہٹ روکتے ہوئے اس سے پوچھا تو اس نے بچوں کی طرح نفی میں سر ہلایا۔

"اچھا تبھی اتنا رندھا ہوا منہ لے کر گھوم رہا ہے۔" امان ہنستے ہوئے بولا۔

سالے ہنس مت ایسا نہ ہو کہ تیرے دانت میں توڑ دوں۔" راج نے غصے سے کہا تو امان فوراً اٹھ کر باتھروم کے دروازے میں جا کر کھڑا ہو گیا۔

"آآآ میلے بھائی کو ماما صنم کے پاس ملانے کے لئے نہیں لے کر گئی آآآ سو سیڈ۔" امان نے کہتے ہی باتھروم میں بند ہو گیا کہ کہیں راج غصے میں کچھ مار ہی نہ دے۔

تو باہر نکل تجھے بتاتا ہوں میں۔سالہ یہ دکھ کا ہے کو ختم نہیں ہوتا ہے۔" "
راج دکھ سے بولتا اپنے کمرے کی جانب چل دیا۔

♥

دیا اور بیا صوفے پر بور سی بیٹھی ہوئی تھی کہ ہادی روم سے نکل کر ان کی طرف بڑھا۔
کیا ہوا گڑیا کیا سوچ رہی ہو۔"ہادی ان کے ساتھ صوفے پر بیٹھتا ہوا بولا۔ "

بھائی ہم سوچ رہے ہیں کہ آپ کتنے کنجوس ہیں۔"بیا ہادی کی طرف " دیکھتے ہوئے بولی تو دیا نے مسکراہٹ دبائی۔

"اوئے چوہیوں میں کہاں کنجوس ہوں میں تو اتنا سخی ہوں کہ ہر مہینے دس روپے کا صدقہ نکالتا ہوں۔۔۔۔اور تم لوگ مجھے کنجوس بول رہی ہو۔" ہادی نے فخر سے ان کو اپنا سخی پن بتایا تو وہ دونوں ہنسنے لگی۔

"ویسے بھائی آپ کے خزانے میں کمی تو نہیں آگئی اتنا زیادہ صدقہ دیتے ہوئے۔" دیا نے ہنستے ہوئے ہادی پر میٹھا سا طنز کیا۔

"ویسے پہلے یہ بتاو کہ تم دونوں مجھے کنجوس کیوں بول رہی ہو؟" ہادی نے ان سے وجہ پوچھی۔

"یہی کہ بھائی آپ کب سے آئے ہوئے ہیں اور ہمیں ایک دن بھی گھمانے نہیں لے کر گئے۔" بیا نے بیچارگی سے وجہ بتاتے ہوئے کہا تو ہادی نے بھی سمجھتے ہوئے ان کو تھوڑا تنگ کرنے لگا۔

" تو اس میں کون سی بڑی بات ہے آو باہر لان میں گھماتا ہوں۔" ہادی ان کو تنگ کرتے ہوئے بولا۔

" بھائی ہم باہر گھمانے کی بات کر رہے ہیں لان میں تو ہم خود گھوم سکتے۔" دیا اور ریا ساتھ میں چلانے کے انداز میں بولی۔

" ہم اس کے لیے تو پہلے ہمیں مسجد جانا پڑے گا۔" ہادی نے تھوڑی پر ہاتھ رکھتے کہا تو دونوں نے نا سمجھی سے اسے دیکھا کہ کیا مطلب۔ تو ہادی نے دونوں کی طرف دیکھا جو کنفیوز سی اس کو دیکھ رہی تھی۔

" بھئی تا کہ چندہ مانگ کر تم دونوں کو گھما سکوں۔" ہادی کہتے ہی ہنسنے لگا۔ دونوں غصے سے اسے گھورنے لگی۔

اچھا جاو تیار ہو کر آوں میں ویٹ کر رہا ہوں۔"ہادی نے دونوں سے کہا " جو اس سے ناراض رخ موڑ کر بیٹھی تھی اس کی بات پر خوشی سے چہکتے اپنے کمرے میں بھاگ گئی لیکن جاتے جاتے ہادی کے کانوں میں یہ الفاظ ڈال گئی۔

بھائی کتنے اچھے ہیں نا میں ان کے لئے اتنی ہی اچھی بھابھی لاوں گی۔"یہ " سنتے ہی ہادی کے آنکھوں کے پردوں پہ چھم سے ایک نازک سراپا لہرایا۔ ایک خوبصورت سی مسکراہٹ نے اس کے چہرے پر بسیرا کیا۔

🖤🖤

[10/23, 4:55 AM] S 💝💖💗💗💝💝:

🖤🖤🖤

ملک ہاوس کے سبھی افراد ٹیبل پر بیٹھے ہوئے تھے۔اور رات کا کھانا کھارہے تھے۔سب خاموشی سے کھانا کھارہے تھے۔راج بار بار اپنی مما کو دیکھ رہا تھا۔کہ شاید اب اسکی مما صنم کے بارے میں بات کرے گی۔ مگر اسکی امی خاموشی سے کھانا ہی کھاتی رہی۔اسکا کھانا کھانے کو دل ہی نہیں تھا۔ مگر صرف اپنی امی سے صنم کا فیصلہ جاننے کیلیئے بیٹھا تھا۔کہ تبھی امان کی زبان پر خارش ہوئی اور اس نے اس بات کو چھیڑا۔۔

" مما آج آپ ماموں کی طرف گئی تھی نہ تو کیا جواب ہے ان کی طرف سے۔" امان نے صوفیہ بیگم سے پوچھا۔

توراج نے امان کی طرف دیکھا آج پہلی بار اسکو امان پر سب سے زیادہ پیار آیا تھا۔امان نے راج کی مسکراتی آنکھوں کو دیکھا تو ساری بات جان گیا۔

" بس کردے بروا تناپیار سے نہ دیکھ کہ کہی مجھ سے ہی محبت نہ ہو جائے تجھے۔" امان نے راج کو سب سے بچا کر آنکھ ونک کرتے ہوئے سرگوشی نما انداز میں کہا۔ کہ راج مسکراہٹ روکتا اسکی کمر پر ایک مکہ جڑ دیا۔ اور اسکو آنکھو کے اشارے سے صوفیہ بیگم کی طرف متوجہ کیا۔

" دراصل ان کا فیصلہ۔۔۔۔ہاں ہے۔ صنم نے ہاں کردی ہے۔اور حدید کے ساتھ ہی معراج اور صنم کا نکاح اور رخصتی رکھی گئی ہے۔" صوفیہ بیگم راج کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔ پہلے وہ آدھی بات کرکے رکی اور راج کو دیکھا جو انہی کو دیکھ رہا تھا۔ راج کا دل زور سے دھڑکا تھا کہ کہیں سچ میں ہی نہ صنم نے انکار کردیا

ہو مگر اپنی امی کی پوری بات سننے کے بعد اسکی سانس میں سانس آئی۔امان یہ الفاظ سن کر خوشی سے چہکتے ہوئے راج کے گلے لگا۔راج کے فیس پر صرف مسکراہٹ تھی مگر اندر سے دل بنگڑے ڈال رہا تھا۔

"آج تو راج میاں کو نیند ہی نہیں آئے گئ خوشی سے۔" آفاق ملک نے راج کو تنگ کرتے ہوئے کہا۔ تو امان اور صوفیہ بیگم ہنسنے لگے۔

"نہیں ڈیڈ اب ایسا بھی نہیں ہے بلکہ مجھے تو بہت نیند آرہی ہے اور ویسے بھی مجھے کل جلدی آفس جانا ہے تو میں سونے جارہا ہوں۔" راج اپنی کیفیت چھپاتا اپنے ڈیڈ سے بولا۔

"ہاں ہاں جاوں جاوں ہم نے کب روکا ہے تمہیں جاوں اچھے سے سو جاوں۔" آفاق ملک نے مسکراہٹ روکتے ہوئے کہا۔

اس طرح کچھ دیر ہنسی مزاق کرنے کہ بعد راج ان سے اکسکیوز کرتا اٹھ کر اپنے کمرے میں آگیا۔اور خوشی سے گرنے کے انداز میں بیڈ پر لیٹا۔

مسکراہٹ تو اسکے چہرے سے ہی نہیں جارہی تھی۔اسنے فون اٹھا کر پہلے پہلے زید کو میسج کیا۔

"کمینے تو مجھے مل تجھ سے تو میں پوچھتا ہوں۔" راج نے زید کو میسج پر دھمکی دیتے ہوئے کہا۔زید کو اسکا میسج پڑھ کر ہی پتہ لگ گیا۔کہ اسکو صوفیہ پھوپھو نے سب بتا دیا۔تو اسنے آگے سے محض صرف ہنسی والے سٹیکر بھیج دیئے۔

راج فون بیڈ پر رکھ کر صنم کے بارے میں سوچنے لگا۔اور چہرے پر پر سکون مسکراہٹ تھی۔اور صنم کو سوچتے سوچتے ہی وہ نیند کی وادیوں میں چلا گیا۔

معراج اور صنم کی شادی کا سب کو بتادیا گیا تھا۔ پورے خاندان کو ان کی جوڑی پہلے سے ہی اچھی لگتی تھی۔ تینوں گھروں میں شادی کی تیاریاں بڑے زور و شور سے جاری تھی۔ اسلئے چونکہ شادی میں چند دن باقی تھے تو آج سارے ینگ جنریشن شاپنگ کرنے آئے تھے۔ حدید خاندان کی سب لڑکیوں کو شاپنگ کروانے والا تھا۔ جبکہ معراج خاندان کے سب لڑکوں کو شاپنگ کروانے والا تھا۔ شادی چونکہ ان دونوں کی تھی تو شاپنگ بھی ان دونوں نے کروانی تھی اس لئے آج سب شاپنگ کرنے آئے تھے۔ تو اتفاقاً سب ہی ایک مال میں آگئے تھے۔ یہ سوات کا سب سے بڑا مال تھا۔ وہ سب مال کے تیسرے فلور پر تھے کہ ارحم کی نظر تارا پر پڑی۔

"ارے یہ لوگ بھی اِدھر ہی آئے ہیں۔" ارحم ان کو دیکھتے ہوئے بولا۔ "

"کون لوگ آئے ہیں؟" سالک ارحم کے نظروں کے تعاقب میں دیکھتے ہوئے بولا۔

"ارے ساری لڑکیاں تارا، صنم، سحر، دیا، بیا اور آئینہ سب آئیں ہیں۔" ارحم کے اس دفعہ بولنے پر سب نے ان کی طرف دیکھا۔ راج جو سوٹ دیکھ رہا تھا ارحم کے منہ سے صنم کا نام سن کر پیچھے مڑ کر دیکھا۔ صنم پر نظر پڑتے ہی دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔ اسکو زندگی کا سب سے خاص دن لگ رہا تھا آج۔ وہ یک ٹک صنم کو دیکھے جا رہا تھا۔ کہ صنم کو بھی اپنے اوپر نظروں کی تپش محسوس ہوئی۔ کہ تبھی وہ سب ہی ان کی طرف بڑھ گئے۔

"ہیلو گلز۔۔" وہ سب کھڑے تھے۔ کہ پیچھے سے ارحم نے کہا۔

"ارے بھائی آپ لوگ بھی یہاں آئے ہیں؟"تارا خوشی سے چہکتے ہوئے اپنے ارحم بھائی سے بولی۔

جبکہ اسکو اس طرح مسکراتے ہوئے دیکھ کر کسی کا دل بڑے زور سے دھڑکا۔ جبکہ دیا آئنہ کے پیچھے اور صنم دیا کے پیچھے چھپنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"شکر یار تم لوگ مل گئے۔ یار تم لوگوں میں سے کوئی ان چڑیلوں کے ساتھ گھومے پیچھلے دو گھنٹے سے یہ گھومار ہی ہیں۔ کچھ پسند ہی نہیں آرہا اِن کو "حدید نے بے چارگی سے کہا۔ توسب لڑکیوں نے مل کر حدید کو گھورا۔

"حدید بھائی آپ نے ہمیں چڑیل بولا۔ "بیا حدید بھائی کو گھورتے ہوئے بولی۔

چڑیل کو چڑیل نہیں تو اور کیا کہے گے۔"ارحم بیا کو تنگ کرتے ہوئے " بولا۔

آپ خود ہونگے نہ چمکادڑ جو ہمیں چڑیل بول رہے ہیں۔"بیا بھی بدلہ " برابر کرتے ہوئے بولی۔

ارحم تو اپنے لئے چمکادڑ کا لفظ سُن کر شاکڈ ہو گیا۔ جبکہ باقی سب تو صرف ہنس ہی رہے تھے۔

جنگلی بلی خود کو دیکھا ہے۔ تم تو چڑیل بھی نہیں ڈائن ہو پوری ڈائن۔" " ارحم بھی لڑاکا عورتوں کی طرح کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔

جبکہ بیا اپنے لئے دو اور نام سُن کر غصے ہو گئی۔

"آپ خود ہونگے جنگلی بلے، برفانی ریچھ، کڑوے کریلے سب ہی آپ ہے۔" بیا بھی غصے سے ارحم کو تین اور نام دیتے ہوئے بولی۔ جبکہ ارحم منہ کھولے اپنے لئے یہ نام سن رہا تھا۔

"تم۔۔۔۔"

"بس کرو چھوٹے بچے ہو کیا تم دونوں جو یوں باہر لڑ رہے ہوں۔ شرم نہیں آتی ہر کوئی آتا جاتا شخص تم دونوں کو لڑتے دیکھ رہا ہے۔ جبکہ ارحم تم تم تو چھوٹے بچے نہیں نہ۔" ارحم بیا کو کچھ کہتا اس سے پہلے ہی راج نے غصے سے اسے ٹوکا اور ان دونوں کو ڈانٹا۔ سب خاموشی سے راج کو دیکھ رہے تھے۔ صنم کی تو راج کی آواز سے ہی دل کی دھڑکن تیز ہو گئی تھی۔

"تم سب حدید اور سب لڑکیوں کے ساتھ جاؤ۔ میں صنم کو خود ہی شاپنگ کروا دوں گا۔" راج نے سب لڑکوں کو بولا۔ اور آگے بڑھ کر صنم کا ہاتھ تھاما

توسب نے "ہمم" کی آواز نکالی۔ راج ان کو گھورتا صنم کا ہاتھ پکڑ کر اسے لے گیا۔اور باقی سب بھی شاپنگ کرنے کے غرض سے آگے بڑھ گئے۔

❤□❤□❤□❤□❤□

راج صنم کو ایک شاپ پر لے آیا۔ جہاں ساری برائڈل ڈریسز تھیں۔ جبکہ صنم کا ہاتھ ابھی بھی راج کے ہاتھ میں تھا۔

"بھائی یہاں کا سب سے اچھا اور خوبصورت برائڈل ڈریس دکھائیں۔" راج نے دکاندار کو کہا۔ تو دکاندار اس کی بات پر سر ہلاتا اس دکان کا سب سے پیارا اور بہترین ڈریس اسکے سامنے خر گیا۔ وہ پیچ کلر کا ایک خوبصورت لہنگا تھا۔ جسے دیکھ کر ہر لڑکی کا دل اسے لینے کو تڑپے۔ راج کو وہ لہنگا بہت پسند آیا۔

"بھائی یہ پیک کر دیں۔"راج نے کہا تو وہ لڑکا جی سر کہتا وہ لہنگا پیک کرنے لگا۔راج پیمنٹ کرنے کے بعد وہاں سے نکلا۔اس نے صنم کو ڈھیر ساری شاپنگ کروائی۔وہ مزید چیزیں خریدنے دوسری دکان کی جانب جانے لگا تو صنم نے اسے روکا۔

"بس اور نہیں۔"صنم نے نفی میں سر ہلاتے کہا۔

"ابھی سے تھک گئی ہو ابھی تو ہم نے صرف ہاف منتھ کی شاپنگ کی ہے۔" معراج نے دھیما سا ہنس کر کہا۔

"یہ آپ کو ہاف منتھ کی لگ رہی ہے۔مجھے پورے سال کی لگ رہی۔بس اور نہیں کرنی میں نے۔"صنم نے ان ڈھیر سارے شاپنگ بیگز کی طرف اشارہ کرتے کہا جو راج کو صرف ہاف منتھ کے لگ رہے تھے۔

"اچھا تو تھوڑی سی اور چیزیں لے لیتے ہیں پھر بس۔" معراج نے کہا۔ "نہیں راج اور بس میں تھک گئی ہوں۔" صنم نے منہ بنا کر کہا۔ جبکہ اپنا نام صنم کے منہ سے سن کر راج کو اپنی روح تک سکون اترتا ہوا محسوس ہوا۔ اور ایک خوبصورت سی مسکراہٹ نے اس کے چہرے پر احاطہ کیا۔

"چلو تمہیں گھر ڈراپ کر دوں۔" راج نے صنم کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔ "لیکن آپ نے تو شاپنگ کی ہی نہیں۔" صنم نے اس کو دیکھ کر کہا۔ "کوئی بات نہیں مائی لیڈی میں کل کر لوں گا۔" راج نے مسکرا کر کہا اور پھر اس کا ہاتھ تھام کر باہر کی جانب بڑھ گئے۔ ہر کوئی اس خوبصورت جوڑے کو باہر جاتے دیکھنے لگا۔

♥♥

دیالوگ ابھی بھی ایک شاپ پر تھے۔کہ دیا کو وہاں ایک پنک میکسی پسند آئی۔

یہ فراک کیسا ہے ؟" دیا بنا پیچھے مڑے بولی اس بات سے انجان کہ اس " کے پیچھے بیا نہیں زید کھڑا ہے۔

ہمم اچھا ہے مگر ساتھ والا پرپل فراک تم پر زیادہ اچھا لگے گا۔" زید اس " کے کان کے قریب سرگوشی میں بول کر دور ہو گیا۔ دیا اس کی آواز سن کر ساکت ہو گئی۔ دل نے ایک بیٹ مس کی۔ سانس سینے میں ہی اٹک گئی ایک پل کے لئے۔

وہ بالکل سٹیچو بن کے کھڑی تھی کہ تبھی بیا نے اسے کندھے سے پکڑ کر ہلایا۔

"کہاں کھوئی ہوئی ہو؟ کوئی ڈریس پسند آیا کیا؟" بیا نے دیا کو سٹیچو بنے دیکھ کہا۔

"ہاں یہ پرپل والا پسند ہے مجھے۔" دیا لب کاٹتے ہوئے بولی۔

"ہمم کافی اچھا ہے۔" بیا نے اس ڈریس کو دیکھتے ہوئے دیا کی چوائس کی تعریف کی تو دیا نے مسکراتے ہوئے اس ڈریس کو دیکھا۔ بیا وہاں سے چلی گئی تاکہ وہ شاپ کیپر سے کہہ کر اس ڈریس کو پیک کروا سکے۔

دیا نے زید کی تلاش میں نظریں دوڑائی تو سامنے ہی زید شاپ کے باہر کھڑا کسی سے فون پر مسکراتے ہوئے بات کر رہا تھا۔ اس کو اس طرح مسکراتے دیکھ دل نے بیٹ مس کی اور شرماتے چہرہ جھکا گئی۔ اس کو اس طرح شرم سے چہرہ جھکاتے کسی نے بڑے غور سے دیکھا۔

❤❤

[10/23, 4:56 AM] S 💝💖💗💗💝💝:

❤❤❤

دن تیزی سے سے گزر گئے اور آج مہندی کا دن آ پہنچا تھا۔ آج دونوں جوڑیوں کی مہندی کی رسم تھی جو کہ ایک بڑے سے ہوٹل میں رکھی تھی۔ آرزو کی فیملی بھی وہاں تھی۔ خاندان کے باقی رشتے دار بھی شریک تھے۔

ہوٹل میں اچھی خاصی چہل پہل تھی۔ بچے یہاں سے وہاں بھاگ رہے تھے کہ تبھی صنم کو راج کے بغل میں بٹھایا اور آرزو تو حدید کی بغل میں لا کر بٹھایا۔

راج کی تو صنم سے نظر ہی نہیں ہٹ رہی تھی۔ حدید بھی اس سے الگ نا تھا وہ بھی یک ٹک آرزو کو دیکھنے جا رہا تھا. جس سے آرزو بس گھر کر رہ جاتی اور حدید اسکی اس حرکت پر مسکرات روک جاتا۔

دونوں دلہنوں کی مہندی کی ڈریس ایک جیسی تھی۔ دونوں نے پیلا شرارا پہنا ہوا تھا۔ لائٹ میک اپ اور گرین کلر کا دوپٹے اچھے سے سیٹ کیا ہوا تھا.
دونوں کافی خوبصورت لگ رہی تھی۔

راج اور حدید بھی ان سے کم نا تھے۔ ان دونوں نے بھی پیلے رنگ کا کرتا پہنا ہوا تھا۔ اور وائٹ شلوار میں وہ دونوں کافی ڈیشنگ لگ رہے تھے۔ کہ وہاں ہر ایک لڑکی کا دل ان کو دیکھ کر دھڑکا۔ اور ان دونوں کی قسمت پر رشک کیا۔

راج مسلسل صنم کو دیکھے جارہا تھا۔ جس سے وہ بہت ان کنفرٹیبل محسوس کر رہی تھی.

آپ کیوں مجھے بار بار دیکھے جارہے ہیں؟" صنم نے معصومیت سے کہا۔ "

کیونکہ تم لگ ہی اتنی پیاری رہی ہو. اور پر گرین دوپٹہ تمہاری گرین آئیز " کے ساتھ اور زیادہ جچ رہا ہے۔ " راج نے سب سے بچ بچا کر صنم کا ہاتھ دوپٹے کے نیچھے سے پکڑتے ہوئے کہا۔ تو صنم اپنا ہاتھ اسکی گرفت سے نکالنے لگی۔

میرا ہاتھ چھوڑے کیا- کر رہے ہیں کسی نے دیکھ لیا تو؟" صنم اپنا ہاتھ اسکی " گرفت سے نکالتے ہوئے بے چارگی سے بولی۔

"تو دیکھ لینے دو میں کون سا کسی سے ڈرتا ہوں اور ویسے بھی میں نے اپنی بیوی کا ہاتھ پکڑا ہے نا کہ کسی غیر لڑکی کا نہیں۔" کہتے ہی راج نے اور اچھے طریقے سے اُسکا ہاتھ پکڑ لیا۔ جب صنم کو لگا کہ کوشش ہے کار ہے تو اس نے بھی مزاحمت کرنا بند کر دیا.

"ویسے وہ دیکھو وہ لڑکی کیسے۔ مجھے دیکھ رہی ہے۔ لگتا کافی ہینڈسم دیکھ رہا ہوں... کیا کہتی ہو." راج نے صنم کو آنکھ ویک کرتے ہوئے کہا۔ تو صنم نے غصے سے اپنے ناخن اسکی ہتھیلی میں گاڑھ دیئے۔ تو راج نے اپنی مسکراہٹ روکنے کیلئے اپنے لب دانتوں تلے دبا دیئے۔ پھر صنم نے غصے سے اس لڑکی کی طرف دیکھا ہو ہڑبڑاتے ہوئے ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

کہ تبھی مہندی کی رسم شروع ہوئی۔ پہلے خاندان کے بڑوں نے مہندی کی رسم کی پھر ینگ جنریشن آنے لگی۔ جس میں سب سے پہلے سالگ آگے

بڑھا۔ابھی اس نے حدید کو ابٹن لگا کر راج بڑھا ہی تھا کہ ساتھ سے ہی اسکو اس کی ہنسی کی آواز آئی۔اسنے گردن موڑا تو وہ مسکراتے ہوئے اپنے بھائی کو تنگ کر رہی تھی۔اُسکو دیکھ اُسکا دل زور سے دھڑکا مگر پھر خود کو جلدی سنبھال کر راج اور صنم کو ابٹن لگانے لگا۔

سالک راج کو ابٹن لگا کر سٹیج سے نیچے اُتر آیا مگر جانے سے پہلے اسکو ایک نظر ضرور دیکھا۔جو دیا راج اور صنم کی طرف بڑھ رہی تھی۔اس طرح پھر باری باری سب نے یہ رسم کرنے آنے لگے۔

♥

دیا بیا اور سحر اور تارا سب کی ایک جیسی ڈریسسز تھیں۔پیلا رنگ کی میکسی پہنی ہوئی تھی جس پر گولڈن کلر کا کام ہوا ہوا تھا۔بالوں کے پیارے سے

ڈیزائن بنائے ہوئے تھے۔لائٹ سامیک اپ کیا ہوا تھا۔جس سے وہ چاروں بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

ہاں تو جاو دیا جا کہ ہمارے والا سانگ لگادو۔"بیا اور تارا اپنا ڈوپٹہ کمر پر " باندھتے ہوئے بولی۔سب ان کی جانب متوجہ تھے۔سب ان کی پرفارمنس دیکھنے کے لیے بے تاب تھے۔کہ تبھی دیا نے سانگ لگایا۔

یہ بھی نہ جانے،وہ بھی نہ جانے
نینوں کے رنگ،نینا جانے
ملا جو سنگ تیرا،اڑا پتنگ میرا
ہوا میں ہو کے ملنگ

جگ کی کوئی ریت نہ مانی

میں تو بس تیری ہوئی دیوانی

ملا جو سنگ تیرا اڑا پتنگ میرا

ہوا میں ہو کے ملنگ

میں چھوڑ آئی گھر بار میرا

اوو مکھناوے مکھنا

اب تو ہی ہے سنسار میرا

اوو مکھناوے مکھنا

یہ پاگل سا ہے پیار میرا

اوو مکھناوے مکھنا

میں چھوڑ آئی گھر بار میرا

بیااور تارا بے حد خوبصورتی سے سارے سٹیپس کئے کہ سب حیران رہ گئے۔ابھی سانگ آدھا ہوا تھا کہ ارحم اور سالک بیچ میں کود پڑے۔

تیری ہی باتیں ہو، صبح سی راتیں ہو

جب سے ملا ہے تو وو

دل کو ملا سکوں

تو ہی راہ میری، تو ہی سفر ہے

تیری باہوں میں اب میرا گھر ہے

سالک تار کو جبکہ ارحم بیا کو تھامے ڈانس کر رہا تھا۔سب زور و شور سے ہوٹنگ کرتے اور تالیاں بجاتے ان کا حوصلہ مزید بڑھا رہے تھے۔

چین نہ جانے درد نہ جانے

دل تو بس دل کو پہچانے

ملا جو سنگ تیرا، اڑا پتنگ میرا

ہوا میں ہو کے ملنگ۔۔۔۔۔۔

میں چھوڑ آئی گھر بار میرا

او و مکھناوے مکھنا

اب تو ہی ہے سنسار میرا

او و مکھناوے مکھنا

یہ پاگل سا ہے پیار میرا

او و مکھناوے مکھنا

میں چھوڑ آئی گھر بار میرا

چاروں نے کمال کا ڈانس کیا سب نے کافی انجوائے کیا ان کے ڈانس کو۔ان چاروں کا سانس بری طرح پھول چکا تھا۔ گہرے گہرے سانس لیتے وہ ہر طرف سے داد وصول کر رہے تھے۔

(😁😁سحر اور ہادی، دیا اور زیدان کی پرفارمنس شادی والے دن)

🖤

سب رسم اور ڈانس وغیرہ ہو چکا تھا۔اب دیا اور سحر ایک ہی ٹیبل پر بیٹھے کھانا کھا رہے تھے کہ سحر نے کھانا کھلتی ہوئی دیا کو پکارا۔

دیا" سحر نے دیا کو پکارا تو دیا نے فوراً سحر کی طرف دیکھا۔ "

تمہیں پتہ کل ہماری ایک کزن آرہی ہے لندن سے اور آپ کو پتہ ہے۔"
ایشل آپی زید بھائی کی بہت اچھی دوست ہے وہ ایک دوسرے سے ہر بات شیئر کرتے ہیں۔" سحر اپنی ہی دھن میں ہی بولی جارہی تھی مگر یہ جانے کہ اسکے الفاظ نے دیا کو پتھر کا کردیا تھا۔

تمہاری ایشل آپی کل آرہی ہے کیا؟" دیا ٹرانس سی کیفیت میں بولی۔ "
ہاں وہ آپی کل ہی آرہی ہے اور زید بھائی ہی اُسے لینے جارہے ہیں۔" "
سحر بغیر دیا کیا حالت دیکھے خوشی سے چہکتے ہوئے بولی۔ اسکی بات سن کر دیا کو اپنا دم گھٹتا ہوا محسوس ہوا۔ وہ فوراً اُٹھ کر باہر آئی تا کہ تھوڑی ٹھنڈی ہوا کھا سکے ایک پہچانی آواز پر اُسنے اپنے دائیں جانب دیکھا

تو زید کسی سے فون پر بات کر رہا تھا فورا دیا کے دماغ میں سحر کی بات آئی کہ کل اسکی ایشل آپی آرہی ہے جو زید کی بیسٹ فرینڈ ہے۔ دیا کو لگا زیر اُسی

کزن سے بات کر رہا ہے۔اسکو رونا سا آنے لگا تھا. وہ سوچ میں اس قدر کم تھی کہ اسکو پتہ ہی نا چلا کہ کب زید کال کٹ کر کے اسکی طرف آیا۔وہ ابھی بھی سوچوں میں ہوتی اگر زید نے اُسے پکارا نا ہوتا۔

"دیا تم یہاں کیا کر رہی ہوں۔وہ بھی اکیلی ؟"زید نے دیا کو اکیلے کھڑے پایا تو فوراا سکے پاس آیا۔

"جی.بی. وہ میرا اندر دم گھٹ رہا تھا تو تھوڑی دیر کیلئے تازہ ہوا کھانے کیلئے باہر آگئی۔"دیا نے خود کو سنبھالتے ہوئے زید سے کہا۔

"کیا ہوا زیادہ طبیعت تو نہیں خراب ہو رہی تمہاری۔"زید دیا سے فکر مندی سے بول رہا تھا کہ دیا نے اسے بیچ میں ٹوک دیا۔

نہیں میں ٹھیک ہوں ویسے آپ کسی سے بات کر رہے تھے "دبا نے زید " سے دل میں چلتے بات کو آخر کار پوچھ ڈالا "میں ہاں وہ اپنے دوست سے بات کر رہا تھا۔ "زید نے عام سے لہجے میں کہا۔ لیکن اُسکے دوست سے بات سُن کر اسکو سکون ملا کہ شکر وہ ایشل سے بات نہیں کر رہا تھا۔

چلو اندر چلو اس طرح یہاں اکیلے کھڑے رہنا ٹھیک نہیں "زید نے دیا " کر اندر جانے کا کہا تو دیا اسکی بات سُن کر اندر بڑھ گئی اسکے بڑھتے ہی زیر بھی اندر چلا گیا۔ اس طرح رات دیر تک مہندی کا فنکشن چلتا رہا اور پھر سب لوگ گھر کو روانہ ہونے لگے۔

ہادی اپنے کمرے میں لیٹا تھا۔ نیند اسکی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔ وہ بار بار کروٹ بدل رہا تھے لیکن اسکو کسی صورت نیند نہیں آرہی تھی۔ آنکھیں بند کرتا تو سحر کا مسکراتا ہوا چہرہ آنکھوں کے پردوں پر آتا آخر کار جھنجھلا کر وہ اٹھ کر باہر پلکونی میں آگیا اور آسمان میں تارے کو دیکھنے لگا جو بہت زیادہ ہی چمک رہا تھا۔

" آخر کیوں تم میرے دل ودماغ پر سوار ہوتی جارہی ہو کیوں؟ میں جیسے ہی آنکھیں بند کرتا ہوں تو تمہارا چہرہ آجاتا ہے سامنے کیوں؟ میں جب بھی تمہیں بھولنے کا سوچتا ہوں تو یہ دل جیسے بند ہونے لگتا ہے اور سانسیں جیسے تھم سی جانے لگتی ہے۔ ایسا کیوں ہے؟" ہادی تصور میں ہی سحر سے سوال کررہا تھا اور اپنے دل کا حال بھی بیان کررہا تھا۔

لگتا ہے امی اور ابو سے بات کرنی ہی پڑے گی کہ میرا دل اب ویٹ " کرنے کو بلکل نہیں کر رہا۔ چونکہ اب تم میرے دل کی دھڑکن بن چکی ہو تو تمہیں میرا ہونا ہو گا۔ ہر حال میں ہر قیمت پر تم صرف میری ہو تو نہیں میرا ہونا ہو گا مائے گرل۔" ہادی جنونی انداز میں بول رہا تھا۔

کافی لمحے وہ وہاں پر کھڑے سحر کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ تبھی کل کا سوچ کر مسکراتے ہوئے واپس آ کر بیڈ پر لیٹ گیا۔ اس طرح سحر کو سوچتے سوچتے وہ کب نیند کی وادیوں میں چلا گیا اُسے پتہ نہ چلا۔

🖤🖤

[10/23, 4:56 AM] S 💝💖💗💗💝💝:

🖤🖤🖤🖤

صبح کا سورج اپنے آب وتاب سے چمک رہا تھا۔اور تینوں گھروں میں مہمانوں کی چہل پہل تھی۔کچھ لوگ ابھی تک سو رہے تھے تو کچھ جلدی اُٹھ کر تیار ہو رہے تھے۔آج ان کی بارات تھی۔ صنم کو تیار ہونے کیلیئے بیوٹی پالر بیجھ دیا گیا تھا۔سب جلدی جلدی تیار ہو رہے تھے۔

کہ تبھی سارہ بیگم (سحر کی پھوپھو) نے اس کمرے کی طرف قدم بڑھائے جہاں وہ پانچ شہزادیاں آرام کر رہی تھی انہوں نے جب کمرے کا دروازہ کھولا تو حیران رہ گئی کہ وقت اتنا کم پڑا ہے اور یہ پانچوں ابھی تک سو رہی ہیں۔

اور اوپر سے کمرے کا حال۔"توبہ توبہ۔" وہ جلدی سے ان کی طرف بڑھی اور ان پانچوں سے کنفرٹر چھین لیا لیکن وہ پانچوں پھر بھی ٹس سے مس نہ

ہوئی جب کہ ان کو اٹھتے نہ دیکھ کر جلدی سے کھڑکی کی طرف بڑھی اور کھڑکی سے پردے وا کئے اور گردن موڑ کر ان کو دیکھا کہ اُٹھی کہ نہیں لیکن پھر بھی وہ نا آئی تھی تو انہوں نے ترچھی نظروں سے انہیں دیکھا کہ یہ پانچوں زندہ ہے۔

"ارے بھئی اُٹھو لڑکیوں اور کتنا سونا ہے۔" سارہ بیگم ان کو اُٹھاتے ہوئے بولی۔

"ماما بس پانچ منٹ اور پلیز۔" آئینہ دوسری طرف رخ موڑتے ہوئے سارہ بیگم سے بولی۔

"پورے ایک دن کیا تم نے سونا ہے؟ آج کیا تم لوگوں نے ولیمے پر نہیں جانا؟ سارہ بیگم اپنی مسکراہٹ روکتے ہوئے بولی۔ وہ محض صرف ان کو اُٹھانا چاہتی تھی

" کیاا- آج تو بارات ہے اور کل ولیمہ تو کیسے ؟" وہ پانچوں ایک ساتھ صدمے سے چیختے بولی تو سارہ بیگم ہنسنے لگی تو ان کو اب ان کی چال کا پتہ چلا

" چلو اچھا ہوا اُٹھ گئی ہو اب جلدی جلدی تیار ہو جاؤں وقت دیکھیں کتنا کم رہ گیا ہے" سارہ بیگم ان کو وقت کا بتا کر نیچے چلی گئی تو وہ پانچوں بھی وقت دیکھ کر جلدی اُٹھ کر تیار ہونے لگی۔

" ارے بھئی لڑکوں تیار ہوئے کہ نہیں تم دونوں ؟" صوفیہ بیگم معراج کے کمرے میں آتے ہوئے بولی۔ان کو پتا تھا کہ امان بھی راج کے کمرے میں ہو گا اور اس کا سر کھا رہا ہو گا۔

" یس مام ہم ریڈی ہیں۔""" راج اپنا رخ صوفیہ بیگم کی طرف کرتے ہوئے بولا۔اس کو دیکھ کر صوفیہ بیگم کے منہ سے بے ساختہ ماشاءاللہ نکلا۔

" ارے واہ آج تو میرا بیٹا واقعی میں شہزادہ لگ رہا ہے اللہ نظر بد سے بچائے۔"صوفیہ بیگم راج کی نظر اتارتے ہوئے محبت بھرے لہجے میں بولی۔آج راج نے بلیک شیر وانی پہنی ہوئی تھی۔اس میں اسکی گرے آنکھیں کافی خوبصورت لگ رہی تھی وہ نظر لگ جانے کی لو تک پیارا لگ رہا تھا۔

" مما میں بھی ہوں یہاں پر میری بھی نظر اتارے نا۔"امان نے اپنی موجودگی کا احساس دلاتے ہوئے روٹھے پن سے کہا۔"ہاں ہاں مجھے پتا ہے کہ میرا دوسرا شہزادہ بھی یہی پر ہے"ماشاءاللہ اللہ نظر بد سے بچائے - "

"ڈونٹ وری ماما بندروں کو نظر نہیں لگتی" صوفیہ بیگم امان کی نظر اتار رہی تھی کہ تبھی راج امان کو تنگ کرتے ہوئے شرارت سے بولا۔ حالانکہ امان بھی کافی ڈیشنگ لگ رہا تھا۔ فل آف وائٹ میں تھری پیس سوٹ میں کافی پُرکشش لگ رہا تھا کہ راج کے بھی دل میں ماشاءاللہ بولا تھا۔ راج اور امان کی آئیز دونوں سیم تھی گرے کلر کی۔

"ماما دیکھ رہی ہیں آپ کے ہینڈسم بیٹے کو بندر بول رہا ہے۔ حالانکہ آج خود ویسا لگ رہا ہے" امانہ شرارتی لہجے میں جھوٹا غصہ کرتے ہوئے بولا۔ ان دونوں کو بچوں کی طرح لڑتے دیکھ صوفیہ بیگم نے نفی میں سر ہلایا کہ کچھ نہیں ہو سکتا تم دونوں کا۔

" "بکواس نا کر بڑا بھائی ہوں میں تیرا۔" راج نے مصنوعی غصے سے کہا۔

شادی نا ہوتی تو میں بتاتا کہ کون بڑا ہے۔"امان بھی دو بدو چیلنجنگ انداز " میں بولا۔

ویسے یار کیا سچ میں میں اچھا نہیں لگ رہا؟"آمان چھوٹے بچے کی طرح " اپنے آپ کو آئینے میں دیکھتا ہوا راج سے بولا تو اسکی بات سن کر راج نے مسکراہٹ دبائی۔

ہاں نا اب کیا میں جھوٹ بولو گا تم سے "راج اس کو تنگ کرتے ہوئے " بولا۔

بس پھر میں نہیں جا رہا شادی پر۔"امان کو پتہ لگ گیا تھا کہ راج اُسے تنگ " کر رہا ہے اس لئے وہ بھی ایکٹنگ کرتے بولا اور اپنا کوٹ اتارنے لگا.

نہیں یار مزاق کر رہا تھا میں تم تو مجھ سے بھی زیادہ ڈیشنگ لگ رہا ہے" " راج نے اسکو کورٹ اُتارتے ہوئے دیکھ کر جلدی سے بولا۔

ہم بس یہی سننے کیلئے اتنا ناٹک کرنا پڑا مجھے۔" امان شرارت سے آنکھ " ونک کرتے ہوئے بھاگ گیا پیچھے راج اُسکی بات اور حرکت پر ہنس دیا۔

دیا، سحر اور آئینہ کمرے میں تیار ہو رہی تھی کہ تبھی بیا اپنا فراک سنبھالتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی۔ دیا نے پرپل کلر کی میکسی پہنی ہوئی تھی جبکہ سحر نے گرین کلر کی جو اسکی آنکھوں کے سیم کلر کے ساتھ کافی جچ رہی تھی۔اور آئینہ نے وائٹ کلر کی میکسی جس میں تھوڑا بہت کلر وائٹ یلو بھی تھے.اور بیانے گولڈن کلر کی میکسی پہنی تھی تارا نے گرے کلر کی میکسی پہنی ہوئی تھی۔

"کیا ہوا بیا اتنی طوفان کی طرح کیوں نازل ہوئی ہو؟؟" آئینہ نے اسکو اسکی جلد بازی پر مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ آپ تینوں کو نیچے نہیں میرا مطلب" بیا تیز تیز سانس لیتے ہوئے بول رہی تھی مگر اس سے بولا نہیں جا رہا تھا۔

"آرام سے بیا سانس لو پھر بتاؤ مجھے کیا ہوا ہے" آئینہ نے اسکو آرام سے سانس ہموار کرنے کو کہا تو بیا نے اپنا سانسیں نارمل کر کے انکو بتانے لگی۔

"وہ زید بھائی نے آپ تینوں کو اپنے کمرے میں بلایا ہے کہ ایک دفعہ اور پریکٹس کر لیتے ہیں ڈانس کی وہاں پر امان بھائی اور ہادی بھائی بھی موجود ہیں۔" بیا نے جلدی سے ان تینوں کو زید کا پیغام دیا۔ اور جانے لگی کر دیا نے روک دیا۔

"""یار وہ تارا کہاں ہے؟""" دیا نے تارا کو نا دیکھ کر پوچھا کہ صبح جب سارہ پھوپھو ان کو اُٹھانے آئی تھی اسکے بعد سے اس نے تارا کو نہیں دیکھا۔

وہ تارا نہ تائی امی کے ساتھ ہے۔انہوں نے ان کو بلایا تو وہ نیچے گئی ہے "بیا" نے دیا کی بات کا جواب دیا۔اور اپنا فراک اُٹھا کر نیچے چلی گئی۔

چلو زید بھائی کے کمرے میں چلتے ہے ورنہ وہ ڈانٹے گے "سحر نے آئنہ کی طرف دیکھتے ہوئے کیا۔زید کے کمر میں جانے سے دیا کا دل دھڑک دھڑک کر پاگل ہو رہا تھا۔اسکو ڈر لگ رہا تھا۔زید کا سامنا نہیں ہو رہا تھا۔اس سے وہ اپنا ڈر چھپاتے ہوئے آئنہ اور سحر کے ساتھ زید کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوئی زید نے سیم دیا کی میکسی جیسا تھری پیس پہنا ہوا تھا۔

پرپل کلر میں زید کی گرین آئیز اور ساتھ میں اسکے گال میں پڑتا ڈمپل اس کو کافی پرکشش اور ڈیشنگ بنا رہا تھا۔اسکو دیکھ کر دیا کا دل اور تیزی سے دھڑکنے لگا۔وہ پہلی بار زید کے کمرے میں آئی تھی۔اُسنے چور نگاہوں سے پورے کمرے کا جائزہ لیا۔

زید کا کمرہ کافی بڑا تھا. کمرے کے وسط میں جہازی سائز بیڈ تھا اور بائیں طرف بالکونی اور دائیں طرف ڈریسنگ روم تھا۔اور بھی کمرے میں سجاوٹ کے دوسرے چھوٹے موٹے چیزیں موجود تھی۔جو کافی خوبصورت تھی کہ دیا نے دل میں زید کی چوائس کی تعریف کی۔

ہادی نے بلیک کلر تھری پیس پہنا ہوا تھا۔جس میں وہ کافی ہنڈسم لگ رہا تھا۔ مگر وہ یک ٹک سحر کو دیکھے جا رہا تھا۔اسکا دل اور تیزی سے دھڑکنے لگا تھا

سحر ہادی کی نگاہوں سے انجان زید کے ساتھ کھڑے مسکرا رہی تھی کہ تبھی کمرے میں امان کی آواز گونجی

"چلو یار ایک بار پریکٹس کر لیتے ہیں. پھر میرج ہال بھی جانا ہے ٹائم کافی کم ہے "امان نے کہا تو تینوں نے اپنی پارٹنر کی طرف قدم بڑھا زید کی پارٹنر دیا، ہادی کی سحر اور امان کی آئینہ تھی۔ تینوں نے ایک آخری بار پریکٹس کی۔ اور سونگ ختم ہونے پر وہ سب الگ ہوئے۔

لیکن زید دیا سے الگ ہونے سے پہلے اسکی تعریف کرنا نہیں بھولا تھا۔ "کافی خوبصورت لگ رہی ہو پریٹی گرل۔ "زید اس کے کان کے قریب سرگوشی میں بول کر فورا الگ ہوا اور بنا پیچھے مڑے کمرے سے نکل گیا۔ دیا اس کی بات سن کر سرخ ہو گئی۔

چلو ہم بھی چلتے ہیں ورنہ وہ لوگ ہمیں چھوڑ جائیں گے۔" سحر بولی۔ دیا کو ابھی تک زید کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ کہ سحر کی آواز سے ہوش میں آئی۔ اور باہر نکل گئی۔

🖤🖤

[10/23, 4:57 AM] S 💝💖💗💗💝💝:

🖤🖤

سب لوگ میرج ہال پہنچ چکے تھے۔ آرزو اور صنم کو پالر سے لا کر برائیڈل دیا گیا تھا۔ صنم اور آرزو نے ریڈ کلر کا لہنگا پہنا ہوا تھا روم میں بیٹھا خوبصورت سا برائیڈل میک اپ میں بالوں کا اچھا سا جوڑا بنایا ہوا اور اس سے دو آوارہ لٹے کھلی چھوڑی ہوئی تھی دوپٹہ اچھے سے سیٹ کیا ہوا تھا اور بھی خوبصورت ڈیزائن کی جیولری پہنی ہوئی تھی۔

ان سب میں صنم کافی خوبصورت لگ رہی تھی۔اور اسکی خوبصورت گرین آئیز اور زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی۔آرزو نے بھی سیم صنم جیسا برائیڈل میک اپ کروایا تھا۔وہ بھی کافی خوبصورت لگ رہی تھی دونوں کو لاکر سٹیج پر بیٹھادیا گیا۔

حدید نے مہرون کلر کی شیر وانی پہنی ہوئی تھی جس میں وہ کافی پیارالگ رہا تھا ان دونوں کو دیکھ کر وہاں پر کافی لڑکیوں دل دھڑکے اور انہوں نے صنم اور آرزو کی قسمت پر رشک کیا کہ تبھی وہاں پروین بیگم (حدید کی مما)اور صوفیہ بیگم نے آکر ان کی نظر آتاری وہ لگ ہی اتنے پیارے رہے تھے کہ انہوں نے ان دونوں کی دوبارہ نظر اتاری

کہ تبھی تھوڑی دیر بعد نکاح کی رسم شروع ہوئی اور صنم اور آرزو نے اپنے تمام تر حقوق اور اپنی زندگی اپنے اپنے مجازی خدا کے نام کر دی۔ صنم کا بچپن

میں ہوا تھا نکاح لیکن پھر بھی دوبارہ دستخط کرتے وقت اسکے ہاتھ کانپے اور آنکھوں میں آنسوں آنے لگے، دستخط کے بعد اسمعیل صاحب صنم کے سر پر پیار کرکے نیچے آئے ان کی خود کی آنکھیں اشک بار ہو رہی تھی کہ آج ان کی لاڈلی بیٹی رخصت ہو کر دوسرے گھر چلی جائے گی۔ ایک آنسو ٹوٹ کر ان کی آنکھ سے بے مول ہوا تھا۔

اسکے بعد زید نے آگے بڑھ کر صنم کے سر پر پیار کیا۔ اور دل میں اسکے اچھے نصیب کی دعا کی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ راج سے اچھا لائف پارٹنر اس کو کوئی نہیں ملے گا۔ اسکی آنکھوں میں نمی آئی لیکن وہ چھپا گیا مگر دیا سے وہ نمی نہ چھپ سکی اور اسکے بعد زید کے چہرے پر آنے والے گھڑے کو اس نے بڑے غور سے دیکھا۔ وہ بھی تو زید کے اس گھڑے کی دیوانی تھی اور پھر زید لوگ بھی اس برائیڈل روم سے نکل کر ہال کی طرف بڑھ گئے۔ جہاں اب لڑکوں کا نکاح ہو رہا تھا۔

زید لوگوں کے جاتے ہیں۔وہاں موجود لڑکیاں صنم اور آرزو کو راج اور حدید کے نام سے تنگ کرنے لگی۔ جس سے وہ دونوں شرما جاتی صنم کی تو راج کا سوچ ہی پسینے چھوٹ جاتے تھے۔اور چہرے پر سرخی آجاتی تھی

نکاح کے تمام تر رسومات ہو گئے تھے۔اور دلہنوں کو لال ڈوپٹے کے سائے میں لاکر سٹیج پر دلہوں کے ساتھ بیٹھا دیا گیا۔ سٹیج پر چڑھنے کے لئے دونوں کو مدد کے لئے حدید اور راج نے ہاتھ آگے بڑھایا۔ جسے دونوں نے شرما کر خوشی سے تھام لیا۔

ابھی کچھ ہی منٹ ہوئے تھے۔ کہ تمام لائٹس بند ہوئی اور ایک سپوٹ لائٹ آن ہوئی۔ جہاں وہ تینوں کپل ڈانس کے لئے آگے بڑھے۔ میوزک آن ہوا۔ سب سے پہلے سحر اور ہادی آگے بڑھے۔

چنری چنری،، چنری چنری۔۔۔۔
لال گنج کے لال باغ سے لال چنریا لائے۔

چنری چنری، چنری چنری۔۔۔۔
لال رنگ میں ڈال ڈال کے لال رنگ رنگوائے

چنری چنری، چنری چنری۔۔۔۔

آجانا چھولے میری چنری صنم

کچھ نہ میں بولوں تجھے میری قسم

آئی جوانی سر پہ میرے
تیرے بن کیا کروں جوانی بے رحم ہائے

آجانا چھو لے میری چنری صنم
کچھ نہ میں بولوں تجھے میری قسم

آئی جوانی سر پہ میرے تیرے بن کیا کروں جوانی بے رحم
چنری چنری، چنری چنری۔۔۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

سحر ہادی کے گرد گھومتی اس کے ساتھ بے حد خوبصورتی سے سارے سٹیپس لے رہی تھی۔ہادی اس کے ساتھ ڈانس کرتا اس کے خوبصورت چہرے کو دل میں بسا رہا تھا۔اب کہ زید اور دیا آگے بڑھے۔

میری چنری لال رنگ کی شرمائے گھبرائے
تو جو ڈالے اس پر نظر یہ اور لال ہو جائے
چنری چنری چنری چنری

تیری چنری لپٹ لپٹ کے پاگل مجھے بنائے
پہلے سے ہی تڑپ رہا تھا اور مجھے تڑپائے

جانے تمنا کرنا ایسے ستم
کچھ نا میں بولوں تجھے میری قسم

آئی جوانی سر پہ میرے
تیرے بن کیا کروں جوانی بے رحم ہائے

آجانا چھو لے میری چنری صنم --
کچھ نا میں بولوں تجھے میری قسم
آئی جوانی سر پر میرے
تیرے بن کیا کروں جوانی بے رحم
چنری چنری چنری چنری

زید کے ڈانس کرنے پر صنم نے حیرت اور خوشی کے ملے جلے تاثرات سے اسے دیکھا۔ کہ وہ پہلی بار زید کو ڈانس کرتا دیکھ رہی تھی۔ دیا نے زید کے ساتھ ان الفاظ پر ڈانس سٹیپس لیئے. زید کے قریب آنے سے اس کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی۔ زید کی بھی اس سے حالت کچھ الگ نا تھی۔

کہ تبھی وہ دیا سے الگ ہوا اور امان اور آئینہ آگے بڑھے اور سٹیپس لینے لگے۔

چکنے چکنے بدن سے تیرے سر سر چنری سر کے
ایسا لگے ہے کہ بن بادل امبر پہ بجلی کھڑکے
چنری چنری چنری چنری

جی کرتا ہے یہ بجلی میں تجھ پہ آج گراوں
تجھ کو بھر لوں باہوں میں یہ بجلی تجھے اڑاوں
بڑھتا ہی جائے درد ہو نا ختم
کچھ نہ میں بولوں تجھے میری قسم

آئی جوانی سر پہ میرے

تیرے بن کیا کروں جوانی بے رحم ہائے

آجانا چھو لے میری چنری صنم

کچھ نہ میں بولوں تجھے میری قسم

آئی جوانی سر پہ میرے

تیرے بن کیا کروں جوانی بے رحم

چنری چنری چنری چنری

چنری چنری چنری چنری

تینوں نے بہت اچھا ڈانس کر کے سب کو حیران کر دیا۔ان کی پرفارمنس ختم ہونے پر سب نے تالیاں بجائی اور سب کو داد دی جنہیں ان سب نے مسکرا کر تسلیم کیا۔

[10/23, 4:58 AM] S:

کھانا کھانے کے تھوڑی دیر بعد ہی سب لڑکیاں سٹیج پر اکھٹی ہوئی اور حدید اور راج سے نیک وصول کرنے پر تلی ہوئی تھی۔

پہلے لڑکیاں حدید کے پاس آئی۔ جس میں سب سے آگے تارا تھی چونکہ شادی اسکے بھائی کی تھی تو دودھ پلائی کی رسم بھی وہی کر رہی تھی۔ تھوڑی سی چوچرا کر بعد حدید سے پیسے نکلوا لیئے تو اسکو تارا نے دودھ پلایا۔

یار ویسے دو لاکھ میں... کافی مہنگا دودھ نہیں تھا۔" حدید نے تارا سے کہا " جو پیسے ملنے پر خوشی سے چہک رہی تھی۔ حدید کے کہنے پر لڑکوں نے قہقہہ لگایا۔

"چلواب راج بھائی کی طرف بڑھتے ہیں۔" کہتے ہی سب لڑکیاں راج کی طرف بڑھ گئی۔

"ویسے تارا یہ رسم تو دلہن کی بہن کرتی تو تم نے کیوں کی؟" آئینہ نے تارا سے پوچھا۔

"وہ نادلہن کی کوئی بہن نہیں ان کا صرف ایک بھائی ہے تو میں نے ان سے اجازت لے کر کر یہ رسم کر دی" تارا نے آئنہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا کہ تبھی سحر راج کی طرف بڑھی رسم کرنے کیلیئے۔

"چلیں راج بھائی، دولاکھ روپے نکالیں پھر میں آپ کو دودھ پلاؤ گی" سحر راج کے سامنے ہاتھ آگے کرتے ہوئے بولی۔

" میرے پاس تو اتنے پیسے نہیں ہزار ہے چاہیے تو بولو۔"راج سحر تو تنگ کرتے ہوئے بولا۔

" نہیں بھائی ہزار نہیں دو لاکھ میں ہی پلاؤ گی میں چلیں دیں۔"سحر بچوں کی طرح سر نفی میں اِدھر اُدھر ہلاتے ہوئے راج سے بولی جس سے وہ ہادی کو بہت زیادہ کیوٹ لگی۔

" ٹھیک ہے نہیں پینا مجھے یہ دودھ وا اتنا مہنگا ہے۔میں غریب سا بندہ ہوں یار تھوڑا تو رحم کرو۔"راج نے اپنی چھوٹی سی سالی کو مزید تنگ کرتے ہوئے کہا۔

" بھائی کہاں سے آپ غریب ہیں اچھے خاصے بزنس مین تو ہیں۔آپ کیلئے تو یہ تھوڑی سی رقم ہے۔اور اگر آپ نہیں دے گے تو میں آپ کو آپی کو لے

جائے نہیں دوں گی۔" سحر نے راج کو دھمکی دیتے ہوئے کہا تو راج ہنسنے لگا۔

بھائی دینا پلیز" سحر نے راج سے التجا کرتے ہوئے کہا. تو راج نے بھی مزید" اسکو تنگ نا کرتے دولاکھ روپے کا چیک دے دیا. جیسے تمام کر سحر خوشی سے چیختی
ہوئی اُٹھی۔

ارے لڑکی دودھ تو پلادو۔" سحر کو اُٹھتے دیکھ راج نے اسکو کہا۔ "

اوہاں وہ تو میں بھول ہی گئی تھی۔" سحر سر پر ہاتھ مارتے ہوئے بولی اور " مسکراتے ہوئے گلاس اٹھا کر راج کو دودھ پلایا اور پھر ساری لڑکیاں سٹیج سے نیچے اتر گئی اور پھر تھوڑی دیر بعد رخصتی کا شور اُٹھا اور آرزو اپنے والدین

(مسٹر اینڈ مسٹر شہروز) سے مل کر روئی کسی بھی لڑکی کیلیئے یہ آسان نہیں ہوتا اپنے والدین کو چھوڑ کر کسی دوسرے گھر جائے اور پھر آرزو اپنے بھائی ہارون سے مل کر قرآن کے سائے میں رخصت ہو کر حدید کے سنگ اپنی نئ زندگی کی طرف روانہ ہو گی۔

پھر صنم کی رخصتی کا بول اُٹھا۔ صنم کی آنکھوں سے آنسو لڑیوں کی مانند بہہ رہے تھے۔ صنم اپنے بابا اور پھر امی سے گلے ملی. اور پھر زید اور سحر سے گلے ملی سحر بھی صنم کے ساتھ رو رہی تھی اور پھر صنم قرآن کے سائے تلے رخصت ہو کر راج کے ساتھ نئ زندگی کی شروعات کیلیئے روانہ ہو گئی اور پھر دھیرے دھیرے سب مہمان بھی روانہ ہو گئے اور سب اپنے اپنے گھر کو روانہ ہو گئے۔

بارات اچھے سے ہو گئی تھی اور آج ان کی نئی زندگی کا نیا سورج نکلا تھا۔راج کی آنکھ کھڑکی سے آتی دھوپ سے کھلی تھی. جب اسنے اپنے برابر دیکھا تو وہ دنیا جہاں سے بے خبر سو رہی تھی۔اسکو دیکھ کر دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔

وہ اُسی لہنگے میں جیولری پہنی ہوئی سوئی تھی شاید راج کے انتظار میں وہ ویسی ہی سو گئی تھی۔

رات کو راج کے دوستوں نے کمرے میں جانے سے پہلے کہا. کہ پارٹی دو (اس نے کہا کہ کل لے لینا لیکن وہ نہ مانتے ہوئے اسے زبردستی لے گئے۔ اور رات کے تین بجے جا کر اسکی جان بچی تھی ان سے وہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا وہ بیڈ پر لیٹی سو رہی تھی تو راج ایک نظر اسکو دیکھو کر ڈریسنگ روم میں میں چلا گیا۔

پانچ منٹ بعد واپس آیا تو وہ ہنوز ویسی ہی لیٹی سو رہی تھی.ایک سکون بھری مسکراہٹ اسکے چہرے پر بکھری تو راج اپنا فون اوف کر کے اسکے برابر میں لیٹ گیا،اور اس کا سر اٹھا کر اپنے سینے پر رکھا۔

""" آئی ایم سوری جانم میں لیٹ ہو گیا اور تمہیں انتظار کرنا پڑا" راج نے ہلکی آواز میں سرگوشی کی اور اپنے ہونٹ اسکے بالوں پر رکھ دیے.اور پھر اسکے بالوں میں اپنی انگلیاں چلانے لگا۔ جلد ہی وہ بھی نیند کی وادیوں میں اتر گیا۔

راج کہنی بیڈ پر ٹکائے یک ٹک اُسے دیکھے جا رہا تھا، لیکن اسکی بالوں کی ایک لٹ راج کے دیکھنے میں خلل ڈال رہی تھی راج نے آہستہ سے اسکی لٹے کو کان کے پیچھے اڑسا اور دوبارہ اسکو دیکھنے لگا۔ صنم کو نیند میں اپنے اوپر نظروں

کی تپش محسوس ہوئی۔اسنے جب آنکھیں کھول کر سامنے دیکھا تو اسکی نظریں سامنے اپنے پر جھکے راج کی گہری آنکھوں سے ٹکرائی۔اسنے دوبارہ اپنی نظریں جھکالی شرم سے۔

گڈمارننگ جانم "راج نے اسکی پیشانی کو لبوں سے چھوتے ہوئے کہا۔تو " صنم نے آنکھیں بند کر کے اسکے پر حدت
لمس کو محسوس کیا۔

گڈ گڈمارننگ "صنم نے شرم سے لال ہوتے ہوئے کہا۔اسکے جواب پر " راج کے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے اور دوبارہ اسکو دیکھنے لگا جیسے صدیوں سے اسکی نظریں پیاسی ہوا اسکو دیکھنے سے صنم کنفیوز سی کبھی نظر اوپر اٹھاتی کبھی جھکالیتی۔اور اسکا اس طرح کرنا راج کو بہت اچھا لگ رہا تھا۔کہ تبھی دروازے پر دستک ہوئی۔اور راج صنم کے اوپر سے ہٹ کر دروازے کی

طرف بڑھ گیا اور جب دروازہ کھول کر دیکھا تھا سامنے ہی صوفیہ بیگم کھڑی تھی۔

"راج بیٹا صنم اُٹھ گئی کیا؟"صوفیہ بیگم نے راج سے پوچھا۔

"جی مما اُٹھ گئی ہے کیوں؟"راج نے جواب دینے کے ساتھ سوال بھی پوچھا۔

"ٹھیک ہے تم دونوں جلدی سے تیار ہو کر نیچے آجاؤ ناشتہ کرنے کیلئے پھر تم کو پالر بھی لے کر جانا ہے ولیمے کیلئے تیار ہونے۔"صوفیہ بیگم نے راج کو پیچھے آنے کا کہہ کر چلی گئی۔

توراج دروازہ بند کر کے صنم کے سامنے آکھڑا ہوا۔

"کیا کہہ رہی تھی پھوپھو؟؟" صنم بیڈ پر بیٹھی ہوئی بولی تو راج بھی اس کے ساتھ بیڈ کے کنارے پر آ بیٹھا۔

"مما کہہ رہی تھی کہ دونوں جلدی تیار ہو کر آؤ اور ناشتہ کرتے پھر تمہیں پالر لے کر جانا ہے ولیمے کیلئے تیار کرنے۔" راج نے صنم کے دونوں ہاتھ تھامتے ہوئے محبت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک پھر میں تیار ہونے جا رہے ہوں؟" وہ اٹھ کر جانے لگی کہ راج نے روک دیا۔

"صنم ایک منٹ رکو زرا۔" راج صنم سے کہتا اٹھ کر الماری کی طرف بڑھ گیا اور وہاں سے ایک ریڈ کلر کی ڈبی لے کر آیا۔

"یہ تمہاری منہ دکھائی کل رات نہ دے سکا بلکہ کل رات تو میں نے تمہارا گھونگھٹ اٹھا کر منہ ہی نہیں دیکھا۔ خیر تم نے مجھے دن رات خوبصورت لگتی ہو تو یہ لو۔" راج نے کہہ کر وہ ڈبہ صنم کی طرف بڑھایا صنم نے جب وہ ڈبہ کھول کر دیکھا تو اس میں گولڈ کا ایک خوبصورت سا پینڈنٹ تھا۔ جس پہ خوبصورت MS لکھا ہوا تھا۔ صنم کو یہ تحفہ کافی پسند آیا۔

"تھینک یو سو مچ یہ بہت خوبصورت ہے۔" صنم نے اسے انگلیوں سے چھوتے ہوئے کہا۔

"ہمم مگر میری جانم سے کم" راج نے دوبارہ صنم کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا تو صنم نے نظریں اٹھا کر راج کی طرف دیکھا۔ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے کہ تبھی صنم ہوش میں آتی ہوئی بولی۔

"امم-- میں فریش ہونے جارہی ہوں" صنم کہہ کر اٹھ کر جلدی سے باتھ روم میں بھاگ گئی اسکی جلد بازی دیکھ کر راج مسکرانے لگا.

صنم فریش ہو کر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آکھڑی ہوئی اسے سفید کلر کی پاوں کو چھوتی فراک پہنی ہوئی تھی۔ وہ اپنے گیلے بالوں کو سوارنے میں لگی ہوئی تھی کہ تبھی راج تیار ہو کر اسکے پیچھے کھڑا ہوا. صنم جو راج کا دیا ہوا تحفہ پہننے والی راج نے اسکے ہاتھ سے لیا۔

"لاؤ میں پہنا دیتا ہوں جانم" کہتے ہی راج نے اسکے ہاتھ سے وہ پینڈنٹ لیا اور اسے گردن سے بال پیچھے ہٹانے راج جب اسکی گرن میں پینڈنٹ پہنانے والا تھا تو اسکی نظر صنم کے گردن پر اس سرخ نشان پر گئی۔

"کل رات میں نے تمہاری جیولری اسلیئے نہیں اتاری کہ کہیں تم جاگ نہ جاؤ مگر اس نشان کو دیکھ کر لگتا ہے کہ میں نے غلط کیا تمہاری جیولری اتارنی چاہیے تھی" راج نے شرمندہ لہجے میں کہہ کر اسکے گلے میں پینڈنٹ پہنا دیا۔

"چلیں چلتے ہیں۔" صنم نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ تو راج نے مسکراتے ہوئے ہاں میں سر ہلا کر اسکا ہاتھ تھام کر نیچے چلا گیا۔ سامنے ہی صوفیہ بیگم، آفاق ملک اور امان ناشتے کے ٹیبل پر بیٹھے ان کا انتظار کر رہے تھے۔

اسلام علیکم "صنم نے ادب سے سب سے کہا۔ "

وعلیکم اسلام بیٹا! آؤ بیٹھو یہاں "صوفیہ بیگم نے مسکراتے ہوئے جواب "
دیا اور اسکو بیٹھنے کا کہا تو صنم سر ہلا کر بیٹھ گئی راج کے بغل میں۔

" پھو پھو وہ مما لوگ ناشتہ۔۔۔۔ "

پہلے تو صنم بیٹا میں تمہاری پھو پھو نہیں مما ہوں راج کی طرح اور ناشتہ تو "
پرائے گھروں میں دی ہوئی بیٹیوں کے گھر لے کر جاتے ہیں نا کہ اپنی بیٹی
کے گھر۔۔۔ وہ لوگ تو لے کر آنا چاہتے تھے مگر میں نے منع کر دیا کہ تم
"اپنے گھر آئی نا کہ پرائے گھر اس لیے آج سے تم مجھے مما کہوں گی۔

"اور مجھے بابا۔ "

"اور میں تو ہوں ہی تمہارا بھائی کیوں گڑیا؟

صنم بولنے لگی تھی کہ صوفیہ بیگم نے بیچ میں ٹوک دیا۔اور اسکو سمجھایا اسے پیار بھرے لہجے اور باتوں سے صنم کی آنکھیں بھر آئی اور اسنے مسکراتے ہوئے سر ہلایا۔

سے ماحول میں سب اور امان کے شوخی سے کہنے پہ سب ہنسنے لگے اور اچھے نے ناشتہ کیا۔اور اسکے بعد صوفیہ بیگم صنم کو ولیمے کیلئے تیار کرنے کیلئے پالر روانہ ہوگئی۔

💔💔

[10/23, 5:00 AM] S 💝💖💗💗💝💝:

💔💔

آج راج اور حدید کا ولیمہ تھا۔ سحر اپنے کمرے میں تیار ہو رہی تھی۔ آج اس نے ڈارک بلیو کلر کا ڈریس پہنا ہوا تھا۔ جس پہ گولڈن کلر کا کام ہوا ہوا تھا۔ جس میں وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ نیچے سب لوگ تیار تھے ہال میں جانے کے لئے بس سحر کا انتظار کر رہے تھے۔ جو نیچے آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔ زیبا بیگم دو سے تین دفعہ اسے بلانے گئی تھیں مگر سحر ہر بار انہیں صرف پانچ منٹ اور کا کہہ کر بھیج دیتی۔ سحر اپنے آپ کو ایک آخری بار آئینے میں دیکھ رہی تھی کہ تبھی اس کے کمرے کا دروازہ کھلا۔

سحر گڑیا اور کتنا وقت لگانا ہے آپ نے۔۔۔۔"زید نے سحر کے کمرے " میں آتے جھنجھلا کر کہا۔

بھائی جان میں ریڈی ہوں۔۔۔ بتائیں تو کیسی لگ رہی ہوں۔"سحر نے " اپنا رخ زید کی طرف موڑتے کہا۔ سحر کو دیکھ بے ساختہ زید کے منہ سے ماشاءاللہ نکلا۔ سحر بالکل گڑیا لگ رہی تھی۔

بلیو کلر کی ڈریس میں، سنہرے بال، گرین آئیز،اور گلابی ہونٹ جس کے نچلے ہونٹ کے نیچے ایک کالا چمکتا ہوا تل۔جو سحر کو شاید نظر لگانے سے بچاتا تھا۔

"میری گڑیا آج سچ میں گڑیا لگ رہی ہے۔بہت خوبصورت۔۔۔۔"زید نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھتے محبت سے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بھائی جان آپ کا ڈمپل مجھے بہت اچھا لگتا ہے۔لیکن بھائی میرے پاس ایسا کیوں نہیں ہے؟"سحر زید کے ڈمپل کو دیکھ آخر میں منہ بنا کر بولی۔اس کی بات سن کر زید کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔

میری گڑیا آپ کا یہ کالا تل مجھے پسند ہے تو یہ میرا کیوں نہیں ہے ؟" زید " نے مسکراتے ہوئے سحر کو گالوں سے کھینچتے ہوئے کہا۔

" اچھا چلو نیچے سب ویٹ کر رہے ہیں۔ اور آپ کی ایشل آپی بھی آگئی ہے۔ نیچے بلا رہی تھی تمہیں۔" زید نے سحر کو کہا جو اپنا گال سہلا رہی تھی۔

" کیاااا بھائی جان ایشل آپی آگئی۔ یاہو و۔" سحر خوشی سے چلاتے ہوئے کہا۔

" ہاں ہاں آگئی ہے اب چلو یہ نہ ہو کہ ہم دونوں کو چھوڑ کر ہی سب چلیں جائیں۔" زید نے سحر کے چیخنے پر کان پر ہاتھ رکھتے ہنستے ہوئے بولا۔

" میں آپی سے ملنے جا رہی ہوں ان کو میں دیا آپی سے ملواو گی۔ واو کتنا مزا آئے گا۔" سحر جلدی سے بول کر چلی گئی۔ اور دیا کے ذکر پر اسکی مسکراہٹ

گہری ہوئی تھی۔ پھر زید بھی نیچے چلا گیا تا کہ میرج ہال کی جانب روانہ ہو سکے.

وہ لوگ میرج ہال پہنچ چکے تھے۔ اور صنم اور آرزو کو بھی پارلر سے ارحم لے آیا تھا۔ آج صنم نے وہی پیچ کلر کا لہنگا پہنا ہوا تھا جو اس دن راج نے پسند کیا تھا جس میں وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ جبکہ آرزو نے گولڈن کلر کا لہنگا پہنا ہوا تھا۔ جس میں وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

جبکہ راج اور حدید نے بلیک کلر کا تھری پیس پہنا ہوا تھا۔ چاروں بہت خوبصورت لگ رہے تھے ساتھ میں۔

کہ تبھی وہاں سارے لڑکے اور لڑکیاں آکر سٹیج پر ان کے سامنے تین پرچی کی "راج ان پرچیوں میں سے ایک لے "ارحم نے ہاتھ میں پرچیاں راج کے سامنے کرتے ہوئے کہا۔ تو راج نے نا سمجھی سے اسکے ہاتھ کی طرف دیکھا۔

" ان میں سونگ لکھے ہے دو تیری پسند کے ہیں اور ایک ہماری پسند کا تو اب تو ایک پرچی اُٹھا ان میں سے - "

ارحم نے اس کی کنفیوژن دور کرتے ہوئے کہا۔

" ہمم مطلب جو سونگ آئے گا وہ پلے کرو گے اور میں سنو گا "

"جی نہیں صرف سنو گے نہیں بلکہ صنم کے ساتھ پرفارم کرو گے اسی سونگ پر اب آپ جلدی سے ایک پرچی لو۔" راج نے کہا ہی تھا کہ ارحم نے لڑکیوں کی طرح چیختے ہوئے کہا کہ راج نے اسکے ہاتھ سے ایک پرچی لی جیسے

ہی راج نے اس پرچی کو کھولا اسکے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔ کیونکہ یہ اُسکا فیورٹ سونگ تھا۔

اسنے مسکراتے ہوئے وہ پرچی ارحم کی طرف بڑھائی۔ ارحم نے جیسے ہی وہ پرچی دیکھی اسکا منہ بن گیا۔ اسنے تو سوچا تھا کہ وہ اپنی مرضی کے سونگ سے پرفارم کروائے گا.

سب لوگ سٹیج سے اتر کر نیچے آگئے تاکہ سونگ پلے کر سکے۔

" تو جانم آپ تیار ہے میرے ساتھ ڈانس کرنے کیلیئے "راج ہلکا سا اس کی طرف جھکتے ہوئے بولا۔

" نہیں راج میں نہیں کر پاؤ گی پلیز" صنم نے روہانسے لہجے میں کہا۔

ڈانس تو کرنا پڑے گا مسسز معراج" راج نے کہتے ہی اُسکا ہاتھ اپنے ہاتھ " میں لیا۔اور اسے لئے سٹیج سے نیچے آیا جہاں سونگ پلے ہو چکا تھا۔راج اب اسکے ساتھ ہلکے ہلکے سٹیپ لے رہا تھا۔

جتنی دفعہ دیکھو تمہیں

دھڑکے زوروسے

ایسا تو کبھی ہوتا نہیں مل کے غیروں سے۔

دور جانا نہیں تم کو ہے قسم

خود سے زیادہ تمہیں

چاہتے ہیں صنم

راج اُسکا ہاتھ پکڑے سٹیپ لے رہا تھا گانے کے ساتھ۔

یہ گانہ راج کے دل کا حال بیان کر رہا تھا کہ تبھی ارحم نے اس پرفارمنس میں حدید اور آرزو کو پکڑ کر شامل کر دیا کہ حدید بھی اب آرزو کے ساتھ سٹیپ لے رہا تھا۔

دل میں جو بھی ہے تیرا ہی تو ہے
چاہے جو مانگ لو روکا کس نے ہے
قتل اگر کرنا ہو کرنا دھیرے سے
اف بھی نہیں نکلے گی میرے ہونٹوں سے
دور جانا نہیں مجھ سے اے صنم
خود سے زیادہ تمہیں چاہتے ہیں صنم

راج اور حدید آرزو اور صنم کے ساتھ بڑے اچھے طریقے سے سٹیپ لے رہے تھے۔ صنم بھی حیرت سے راج کو دیکھ رہی تھی جو ماہرانہ انداز میں

ڈانس سٹیپ لے رہا تھا۔ کہ تبھی سونگ ختم ہوا اور پورا ہال تالیوں سے گونج اُٹھا۔ پھر دونوں جوڑیاں واپس آکر سٹیج پر بیٹھ گئیں۔

توکیسا لگا میرا ڈانس جانم. "راج نے صنم کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔"
بہت اچھا" صنم بھی اسکی آنکھیں میں دیکھتے ہوئے بولی مگر زیادہ دیر نہ " دیکھ سکی اور نظریں جھکا گئی

♥

اپشل آپی چلے نا میرے ساتھ میں آپکو اپنی کزن + دوست سے ملواتی" ہوں۔" سحر اپشل کا ہاتھ پکڑ کر اُس ٹیبل کی طرف لے آئی جہاں دیا بیٹھی ہوئی تھی۔

"دیاان سے ملو یہ میری ایشل آپی ہے جو اس دن آنے والی تھی مگر کچھ مصروفیات سے ان دن نا آسکی مگر آج آگئی ہے" سحر نے اسپیشل آپی کو دیا سے ملواتے ہوئے کہا۔

"اسلام علیکم! ایشل آپی کیسی ہیں آپ؟؟ دیا نے خوشدلی سے ملتے ہوئے پوچھا۔

"میں ٹھیک تم کیسی ہو؟" ایشل بھی دیا سے مسکراتے خوشدلی دلی سے ملتے ہوئے بولی۔

"میں بھی ٹھیک ہوں" دیا نے جواب دیا کہ ایشل کی اگلی بات سے دیا کا دل بند ہونے کو تھا۔

اچھامیں زرا زید سے بات کرنے جارہی ہو مجھے اس سے بہت ضروری " بات کرنی ہے۔ تم دونوں سے میں پھر ملوں گی۔ """"ایشل کہتے ہی وہاں سے زید کی طرف بڑھ گئی۔ سحر کب سے دیا سے باتیں کئے جارہی تھی مگر دیا کا سارا دھیان زید اور ایشل کی طرف تھا۔ جو ہنسی مزاق میں ایک دوسرے کو تنگ کررہے تھے۔ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ بہت خوش لگ رہے تھے۔

.دیا کی آنکھوں میں نمی آگئی تھی۔ جیسے وہ ہر وقت چھپا گئی تھی

سحر میں ذرا ابھی آتی ہوں ٹھیک ہے "دیا سحر سے کہتے ہی بھاگنے کے" انداز میں برائیڈل روم میں آگئی تھی جو بلکل خباآلی تھا۔ کمرے کا دروازہ بند کرکے اسکے اتنی دیر سے

روکے ہوئے آنسو آ بہے۔ اسکی آنکھوں کے سامنے بار بار وہی منظر آرہا تھا۔

رونے سے اسکی ناک ہونٹ اور آنکھیں لال ہو گئی تھی۔ وہ کافی دیر وہاں پر روتی رہی کہ اسکو خود بھی ٹائم کا پتہ نا لگا کہ بیا کی آواز پر وہ ہوش میں آئی جو دروازہ کھٹکھٹا رہی تھی اور اسکو بلا رہی تھی۔

تو دیا نے بھی بغیر دروازہ کھولے اسکو ابھی آنے کا کہہ کر واپس بیجھ دیا کہ اگر بیا نے اسکو روتے ہوئے دیکھ لیا تو وہ بھی بہت پریشان ہو جائے گی اور اس سے سوالات کرے گی۔ اس لیے وہ اٹھی تا کہ اپنا چہرہ فریش کر سکے مگر ایک بار پھر وہ منظر یاد آنے پر ایک بار پھر اسکی آنکھوں سے کچھ موتی بے مول ہوئے مگر اس نے اپنے ہاتھ کی پشت سے اسے رگڑتی چہرے پر پانی کے چھینٹے مارنے لگی پھر خود کو پر سکون کرنے لگی تا کہ باہر جا سکے۔

بیا جو دیا کو بلانے آئی تھی۔ جاتے ہوئے اُسکا سر سامنے سے آتے ہوئے شخص کے سینے سے لگا۔

آآآآ کون ہے دیکھ کر نہیں چل سکتے تھے کیا میرا سر توڑ "

دیا۔۔۔آپ۔؟" بیا سر پہ ہاتھ رکھے بولی مگر جب نظریں اٹھا کر دیکھا تو سامنے کوئی اور نہیں بلکہ ارحم تھا جو مسکرا رہا تھا۔

" ہائے "

" بائے "

ارحم نے بات کا آغاز کرنا چاہا مگر بیا نے بائے بول کر بات ختم کر دی۔

ارے ایسے کیسے بائے مجھے بات کرنا ہے تم سے "ارحم بیا کو روکتے ہوئے " بولا۔ جو دائیں سے بائیں ہوتے وہاں سے کسی طرح نکلنا چاہ رہی تھی۔

جی بولے میں سن رہی ہو۔" بیا اپنی کوشش پر ناکام ہونے پر منہ بناتے " ہوئے بولی۔ل اسکو اس طرح منہ بناتے دیکھ ارحم نے اپنی مسکراہٹ دبائی۔

وہ میں یہ کہنے آیا تھا کہ میں تو ویسے ہی بولتا تھا مگر آج تو تم سچ میں باندری " لگ رہی ہو۔" ارحم شرارتی مسکراہٹ، چہرے پر سجائے بیا کو غصہ دلاتے ہوئے بولا۔

پیا اسکی بات سن کر غصہ ہو گئی اور اسکو غصے سے گھورنے لگی حالانکہ آج دیا اور بیا نے سیم بلیک کلر کا ڈریس پہنا ہوا تھا۔ جس میں وہ دونوں کافی خور بصورت لگ رہی تھی کہ اسکو دیکھے ارحم کا دل بھی ایک پل کو زور سے دھڑ کا۔

آپ نے خود کو دیکھا ہے آپ بھی آج سچ میں چمکادڑ لگ رہے ہیں۔" بیا " بی اُسکا مزاق اڑاتے ہوئے اپنا بدلہ پورا کرتے ہوئے کہا۔

اچھا پھر تو میں تمہارا سب سے پہلے خون پیوں گا۔"ارحم نے مسکراتے ہوئے کہا اور دو قدم آگے اتے ہوئے بولا کہ بیا دو قدم پیچھے ہوئی۔

" دیکھا اس لیے آپ کو میں چمکارڈ بولتی تھی کہ آپ کے کام ہی ایسے ہیں چمکادڑ جی۔" بیا نے ہنستے ہوئے کہا اور جلدی سے وہاں سے بھاگ گئی کہ پیچھے اسکی بات سے ارحم کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔اور پھر وہ بھی ہال کی طرف آگیا جہاں سب موجود تھے۔

آج راج کی محبت مکمل ہو گئی تھی۔اسنے بچپن سے ہی صنم کو اپنے نام کے ساتھ سنا تھا کہ اسکو اسکے علاوہ کسی اور سے محبت ہی نا ہوئی نا ہو گی۔آج وہ دونوں مکمل ہو گئے تھے۔

🖤🖤

[10/23, 5:04 AM] S 💝💖💗💗💝💝:

🖤🖤

صنم کی شادی کو ایک ہفتہ ہو چکا تھا اور گھر میں اس کی کمی ہر فرد نے محسوس کی تھی۔ جبکہ ان سب سے زیادہ سحر نے اسکی کمی محسوس کی تھی۔اس وقت سارے ناشتہ کرنے کے لئے ٹیبل پر بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ ان سب میں اسماعیل صاحب کی آواز گونجی۔

صنم کو گئے ہفتہ ہو گیا ہے مگر ابھی بھی اس کی کمی محسوس ہو رہی ہے۔" "

اسمٰعیل صاحب نے اداس لہجے میں کہا۔

ہاں بہت یاد آتی ہے اس کی۔ مگر اب زید کی دلہن آئے گی نہ تو رونق لگے گی۔" زیبا بیگم نے ماحول کی افسردگی کم کرتے کہا۔

"ماما میری دلہن آئے گی تو آپ کی دوسری بیٹی بھی جائے گی۔" زید نے سحر کو تنگ کرتے ہوئے کہا۔

"جی نہیں میں کہیں نہیں جا رہی میں نے بہت سارا پڑھنا ہے۔" سحر نے زید کے کندھے پر تھپڑ رسید کرتے ہوئے کہا۔ اس کی بات پر وہاں سب افراد ہنسنے لگے۔ ان کو اچھی طرح پتہ تھا کہ سحر کو پڑھائی کتنی بری لگتی ہے۔۔

"اچھا پھر پڑھائی کے بعد کیا کرنا ہے تم نے؟" اب کی بار ایشل نے سحر سے کہا۔

"پڑھائی کے بعد ؟۔۔۔۔۔۔۔اس کے بعد آرام کروں گی بہت سارا۔"
سحر نے سوچتے ہوئے کہا تو سب اس کی بات سنتے ہنسنے لگے۔

"اچھا بھائی جان ایسا کرتے ہیں کہ ہم دیا کے گھر چلتے ہیں۔پلیززززنہ۔"
سحر نے کہتے ہوئے اتنی معصوم شکل بنائی کہ زید اور ایشل دونوں ہنسنے لگے۔

"ٹھیک ہے جاؤ چادر لے کر آؤ۔" زید نے کہا تو ایشل اور سحر دونوں اٹھ کر چلی گئی تاکہ چادر وغیرہ لے سکے۔

دیا چھت پر گم سم بیٹھی ہوئی تھی۔آج موسم بھی کافی اچھا تھا ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔مگر اندر سے دیا بہت اداس تھی۔اس کو ایسا لگ رہا تھا۔ جیسے اس کی جان سے قیمتی چیز اس سے چیز اس سے چھن رہی ہو۔

ولیمے کے بعد سے وہ بالکل ہی خاموش سی ہو گئی تھی۔زیادہ تر اکیلی بیٹھی رہتی۔وہ گھر میں سب کو خود کو نارمل فیل کرواتی مگر اندر سے جیسے وہ ٹوٹ سی گئی تھی۔وہ کافی وقت بیٹھی تھی۔کہ پیچھے سے کسی نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھے۔

بیا یہ تم ہی ہو نہ ؟"دیا نے اس کے ہاتھوں پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔مگر " آگے سے کوئی جواب نہ آیا۔جب دیا پوچھ پوچھ کر تھک گئی تب اس نے ہاتھ ہٹائے۔دیا نے جب پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہاں سحر تھی۔جو مسکرا رہی تھی۔

" ارے سحر تم؟تم کب آئی؟اور کس کے ساتھ آئی ہو؟" دیا سحر کو دیکھتے ہی سوالات کی برسات شروع کر دی۔

سحر اس کے اتنے سوالوں پر ہنس دی۔

" میں ابھی تھوڑی دیر پہلے آئی ہوں۔ایشل آپی اور زید بھائی بھی آئے ہیں۔چلو نیچے چلتے ہیں۔" سحر نے اپنے آنے کا بتا کر اس کا ہاتھ پکڑ کر نیچے لے آئی۔مگر دیا اسے اپنے روم میں لے آئی تھی۔اس وقت دیا کے روم میں دیا بیا سحر ایشل سب موجود تھی۔اور باتوں میں مصروف تھے۔دیا میں زید کا سامنا کرنے کی ہمت نہ تھی۔اس لئے وہ سحر کو اپنے کمرے میں لے آئی۔ان لوگوں کو آئے ہوئے کافی وقت ہو گیا تھا۔

زید نیچے تائی امی اور تایا ابو کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔اس کی نظریں کسی کی تلاش میں تین چار بار سیڑھیوں کی جانب اٹھی مگر ہر بار خالی مایوس ہو کر واپس آجاتی۔ آخر کار جب برداشت جواب دے گئی تو جھنجھلا کر اٹھا۔

" تائی امی میں ذرا ہادی سے مل لوں مجھے اس سے کچھ ضروری بات کرنی ہے۔ وہ گھر ہی ہے نہ ؟" زید نے اٹھتے یاسمین بیگم سے پوچھا۔

" ہاں ہاں بیٹا ہادی اپنے کمرے میں ہی ہے۔ تم جاو میں ذرا کچن کے کام دیکھ لوں۔" یاسمین بیگم نے زید سے کہا تو زید اٹھ کر سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔

ہادی کے کمرے میں جانے سے پہلے دیا کا روم آتا تھا راستے میں۔ اس کے بعد دوسرا کمرہ ہادی کا تھا۔ زید نے ہادی کے کمرے میں جانے کے بجائے دیا کے

کمرے کی طرف قدم بڑھائے۔ کہ شاید یہاں اس کا دیدار ہو جائے مگر شاید آج ایسا ہونا ممکن نہ تھا۔

"سحر گڑیا مجھے ذرا ہادی سے کچھ بات کرنی ہے۔ اس کے بعد چلتے ہیں صحیح ہے۔" زید نے دیا کی پشت کو دیکھتے سحر سے کہا۔ دیا کی زید کی طرف پشت تھی۔ زید کی آواز سن کر اس کی دھڑکن تیز ہو گئی تھی۔ اس کا دل کر رہا تھا کہ وہ مڑ کر زید کو دیکھے مگر اتنی ہمت نہ کر سکی تبھی سر جھکا گئی۔

زید کی بات سن کر سحر نے سرہاں میں ہلایا تو زید نے آخری نظر دیا کے جھکے سر پر ڈالی اور ہادی کے کمرے کی طرف مڑنے لگا۔ لیکن ایک بات اس کے دماغ میں جم سی گئی تھی کہ دیا نے مڑ کر کیوں نہ دیکھا ایسا تو کبھی نہیں کیا اس نے۔ مگر فلحال سر جھٹک کر ہادی کے کمرے میں داخل ہوا۔ جو زید کو دیکھ خوشی سے اس کے گلے لگا۔

اور پھر دونوں ادھر ادھر کی باتوں میں مصروف ہو گئے۔

زید اور ہادی کافی وقت تک باتیں کرتے کہ انہیں وقت کا احساس ہی نہ ہوا۔
تبھی زید نے جب گھڑی میں وقت دیکھا تو اٹھ کھڑا ہوا۔

"اچھا یار اب مجھے چلنا ہو گا پھر ملاقات ہو گی انشاءاللہ۔" زید نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"یار تھوڑی دیر اور رک جاتا نہ۔" ہادی نے اس کو روکنے کی کوشش کرتے کہا۔

''' نہیں یار پھر آوں گا اب کافی وقت ہو گیا ہے۔کچھ ضروری کام ہے مجھے ورنہ رک جاتا۔'' زید نے کہتے باہر کی طرف قدم بڑھائے۔کہ ان کو جاتا ہوا دیکھ سحر اور ایشل بھی باہر آگئی۔بیا ان کے ساتھ ہی نیچے آگئی تھی۔

مگر دیا نے کمرے میں سے ہی انہیں خدا حافظ کہہ دیا تھا۔کہ وہ نیچے نہیں آئے گی کیونکہ اس کے سر میں درد ہے۔یہ بہانہ اس نے محض زید کی وجہ سے بنایا تھا۔

'' ارے لگتا ہے کہ میں کیا اوپر کمرے میں ہی بھول آیا ہوں۔''زید نے اپنے پینٹ کی پاکٹ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

'' میں لے کر آتا ہوں۔''ہادی نے کہا۔

"نہیں تو رک میں خد ہی لے کر آتا ہوں۔" زید نے اسے منع کرتے کہا اور خود ہادی کے کمرے کی طرف گیا۔ جلدی سے چابی لے کر وہ مڑا کہ سامنے سے آتی ہستی سے اس کی ٹکر ہو گئی۔ جو اس کے سینے سے لگنے پر سر پر ہاتھ رکھے کھڑی تھی۔

جب اس نے سامنے دیکھا تو اس کی دھڑکن تیز ہو گئی زید بھی اپنے سامنے دیا کو دیکھ کھل اٹھا۔ وہ صبح سے اسے دیکھنے کے لئے تڑپ رہا تھا۔ اور وہ ظالم بنی سامنے آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔ اب جا کر اس کا دیدار ہو گیا۔

"تم ٹھیک ہو؟" زید یک ٹک دیا کو دیکھتے ہوئے بولا۔ جیسے اپنی نظروں کی پیاس بجھا رہا ہو۔ اور دیا کنفیوز سی نظریں جھکائے کھڑی تھی کہ زید کی بات پر اس نے محض سر ہلایا۔ ابھی زید کچھ اور کہتا کہ ایشل کی آواز آئی۔

"زید یار آجاو دیر ہو رہی ہے۔" ایشل نے زید کو کہا۔

"ہاں آرہا ہوں۔" زید نے نظریں دیا پر ٹکائے کہا۔ کہ دیا کا دل ایک دم اداس ہو گیا۔ وہ جلدی سے زید کی سائڈ سے نکل کر چھت پر بھاگ گئی۔ زید بھی اس کے جاتے نیچے آگیا۔

جبکہ ہادی کا دل اور دن دونوں خوشگوار ہو گیا تھا۔ وہ بات بات پر سحر کو دیکھے جا رہا تھا۔ کہ تبھی وہ تائی امی اور تارا ابو الوداعی کلمات پڑھ کر دعائیں لے کر چلے گئے۔

سحر لوگوں کے جاتے ہی بیا اوپر چھت پر دیا کے پاس آگئی۔ جو اداس سی بیٹھی ہوئی تھی۔

"دیا کیا ہوا تمہیں کیوں تم اتنے اداس ہو آج کل؟" بیا نے دیا کی گئی کچھ دن سے اداسی نوٹ کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں تو۔۔۔میں تو بالکل ٹھیک ہوں۔ تمہیں غلط لگ رہا ہے۔" دیا خود کو نارمل رکھتے ہوئے جبرا مسکراتے ہوئے کہا۔اس کی مسکراہٹ میں کافی درد تھا۔

"لیکن تم ٹھیک نہیں لگ رہی۔اور آج تو زید بھائی کو دیکھ کر تمہیں خوشی نہیں ہوئی کیا؟" بیا نے دیا کے اداس چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔جو اس کو سوال پر نظریں چرانے لگی۔بیا نے اس کی نظروں کو دیکھا جو اس سے چرا رہی تھی۔

اس کو اس بات کا اندازہ تو ہو گیا کہ کوئی تو بات ہے جو وہ اس سے چھپا رہی ہے مگر فلحال اسے بتا نہیں رہی۔ اسنے بھی زیادہ زور نہیں دیا۔

" ویسے آج موسم کافی اچھا ہے نا؟ لگتا ہے آج بارش ہو گی۔" دیا نے آسمان پر چھائے بادلوں کو دیکھتے کہا۔ وہ صرف بات بدل رہی تھی۔

" ہمممم۔" دیا نے محض یہ کہہ کر اس کو دیکھنے لگی۔ جو بے حد تکلیف میں تھی مگر ظاہر نہیں کروا رہی تھی۔

" اچھا چلو نیچے چلتے ہیں مجھے بھوک لگی ہے۔" دیا نے کہا حالانکہ اسے بالکل بھی بھوک نہیں لگی تھی۔

" ہاں چلو وہ ماما نے سحر لوگوں لے لئے بریانی اور کباب وغیرہ بنائے ہیں مگر زید بھائی کو بہت ضروری کام تھا۔ اس لئے وہ لوگ کھانا کھائے بغیر چلے

گئیے۔" بیا دیا کے ساتھ نیچے آتے ہوئے بولی۔ پھر وہ لوگ ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے گئیے اور دیا بے دلی سے کھانا کھانے لگی۔

🖤🖤

[10/23, 5:05 AM] S 💝💖💗💗💝💝:

🖤🖤

زید سحر اور ایشل لو گھر ڈراپ کرنے کے بعد اپنا ضروری کرنے چلا گیا تھا۔ تو ابھی شام کے پانچ بجے وہ گھر لوٹا اور فریش ہونے کے لئے اپنے کمرے میں چلا گیا۔ کمرے سے باہر آنے کے بعد اس نے سب کے ساتھ رات کا کھانا کھایا۔ اور اب سب لوگ لاونج میں بیٹھے گپے لگا رہے تھے اور ساتھ میں

چاہے بھی پی رہے تھے۔ سحر ،ایشل اور زید ایک ہی صوفے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ تبھی زید کو دیا کی حرکت یاد آئی۔

سحر گڑیا! آج دیا کی طبیعت ٹھیک تو تھی نا۔" زید نے اسکی حرکت یاد " کرتے ہوئے کہا۔

جی بھائی جان اس کی طبیعت تو ٹھیک تھی بلکل۔۔ہاں وہ بس آتے ہوئے " اس نے کہا کہ میں نیچے نہیں آوں گی کیونکہ میرے سر میں درد ہو رہا ہے اس لئے اس نے روم سے ہی خدا حافظ بول دیا۔۔"سحر نے زید کو بتایا تو زید سوچنے لگا کہ پھر دیا اسکے سامنے کیوں نہیں آرہی تھی۔۔وہ ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ سحر نے دوسرا سوال پوچھا۔

"ویسے بھائی جان آپ کو کیوں لگا کہ اس کی طبیعت خراب ہے" سحر نے زید کی بات پر اس سے پوچھا۔

"نن۔۔ نہیں وہ بس ایسے ہی مجھے لگا۔ وہ بیمار سی لگ رہی تھی اس لیے۔۔" زید نے اس کے سوال پر ہڑبڑاتے کہا۔

تو اس کی بات سن کر سحر نے سمجھتے ہوئے سر ہاں میں ہلایا۔

"ڈونٹ وری ٹھیک ہے وہ اتنی فکر نا کرو۔" سحر زیبا بیگم کے بلانے اٹھ کر چلی گئی۔ اس کے جاتے ہی ایشل نے زید کو چھیڑا۔ جو دیا کی فکر میں مبتلا تھا۔ ایشل کی بات سن کر زید مسکرانے لگا۔

"وہ ٹھیک بھی ہو مجھے تب بھی اس کی فکر رہتی ہے۔ اور آج تو وہ کافی ڈسٹرب بھی لگ رہی تھی۔ جیسے نا جانے کوئی بات اس کو پریشان کر رہی

ہو۔" زید نے مزید فکر مندی سے کہا۔اور دیا کا آج کا موڈ بھی ایشل سے شیئر کرتے ہوئے کہا۔

" نہیں یار ہمارے ساتھ تو کافی اچھے سے مل رہی تھی۔مجھے تو وہ بلکل ٹھیک لگی۔" ایشل نے زید کی بات سن کر کہا۔

" خیر چھوڑ یہ بتاو کہ اس کے گھر رشتہ کب بھیج رہے ہو ہمم۔۔" ایشل نے زید کا موڈ چینج کرتے ہوئے اس بات کا آغاز کیا۔
جسے سن کر زید کے چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔جس سے اس کے ڈمپل واضح ہو گئے تھے۔

" ہمم سوچ رہا ہوں کہ پہلے تمہاری اور عادل کی شادی انجوائے کر واسکے بعد ہی بابا سے اس بارے میں بات کروں۔۔کیا کہتی ہو مس چڑیل۔۔" زید

نے ایشل کو تنگ کرتے ہوئے کہا۔ کہ اسکے چڑیل بولنے پر ایشل نے غصے سے زید کے کندھے پر تھپڑ رسید کیا۔

" یہ تو تمہارا خواب ہی رہ جائے گا کہ تم پہلے میری شادی انجوائے کروں گے۔۔ ویسے دیکھو مجھے آئے ہوئے سات دن ہو گئے اور اس نے صرف چار دن مجھے کال کی۔ اس کو تو میں جا کر پوچھو گی۔" ایشل نے زید کو اسکی شادی کا خواب دیکھنے سے منع کرتے کہا اور ساتھ میں ہی عادل کی حرکت کا بھی بتایا۔

جسے سن کر زید نے ہنستے ہوئے نفی میں سر ہلایا کہ کل ہی اسنے عادل سے بات کی اور کہہ رہی کہ صرف چار دن ہی اس نے اس سے بات کی جبکہ وہ بیچارہ تو ہر دن اس کو کال کرتا ہے۔

ہاں تو وہ بھی کہتا ہو گا کہ آنا تو اس چڑیل نے واپس یہی ہے تو کیوں نہ کچھ "
دن سکون سے جی لوں میں۔" زید نے مزید اسکو تنگ کرتے ہوئے
شرارت سے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

ہہہ اس نے مجھے اس شرط پر ہی یہاں بیجھا تھا کہ واپس آ کر میں اس سے "
شادی کروگی مگر اب میں باباجان سے کہوں گی کہ مجھے ابھی شادی نہیں
کرنی وہ چاچو کو ایک سال کا ٹائم اور دے دیں تاکہ اس ڈائینا سور کو بھی پتہ
چلے۔"
ایشل نے فخر سے گردن اکڑا کر بولا۔ کہ زید اسکی بات سن کر مسکراہٹ
روک گیا۔ اس کو عادل پر رحم آ رہا تھا جس نے اس جیسی چڑیل کو پوری
زندگی برداشت کرنا تھا۔ مگر عادل بیچارہ بھی دل کے ہاتھوں مجبور تھا کہ وہ
بچپن سے ایشل سے بے پناہ محبت کرتا تھا۔

"نہیں یار آیشو ایسا نہیں کر نا وہ بیچارہ پھر مجھے کال کرے گا کہ میں تمہیں مناوں اسکی اور تمہاری شادی کے لئے۔۔تو تھوڑا سا رحم کرو اس بیچارے پر اور انتظار مت کرواوں اسکو۔۔"زید نے ایشل کو سمجھاتے ہوئے کہا۔۔

"ہمم ویسے بھی یہ بدلے شادی کے بعد بھی ہو سکتے ہے تب لے لوں گی۔"ایشل نے زید سے کہا۔

"ہاں جیسے شادی کے بعد تو وہ تمھیں اس قابل چھوڑے گا نہ کہ تم اس سے بدلہ لے سکوں۔۔"زید نے ایشل کو سرگوشی میں معنی خیز بات کہی جسے سن کر ایشل نے غصے سے زید کے پیٹ میں اپنی کہنی ماری اور اٹھ کر کمرے میں چلی گئی۔

جبکہ پیچھے زید بھی ہنستے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا اور اپنے کمرے میں جانے لگا۔

اس نے دو تین دن تک اپنی فیملی سے دیا کے بارے میں بات کرنے کا سوچ لیا تھا۔

دیا اپنے کمرے میں بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی نیند اسکی آنکھوں سے کھوسوں دور تھی۔ وہ بار بار کروٹ بدل رہی تھی۔ مگر نیند تھی کہ آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔ آخر کار جھنجھلا کر اٹھ بیٹھی ابھی اسے بیٹھے پانچ منٹ ہی ہوئے تھے کہ اس کا دم ایک دم سے گھٹنے لگا وہ اٹھی اور باتھ روم میں وضو کرنے چلی گئی تاکہ وہ تہجد پڑھ سکے۔ اس لئے جلدی سے وضو کر کے آئی اور تہجد پڑھنے کی غرض سے جائے نماز پر کھڑی ہو گئی۔ تقریباً بیس منٹ بعد وہ نماز ختم کر کے اپنے ہاتھ دعا کی شکل میں اٹھائے ہی تھے کہ اس کو رونا آنے لگا۔

"اے میرے اللہ ! میں آپ سے ہر بار ایک ہی چیز مانگتی ہوں میں آپ جانتے ہیں کہ آج بھی میں آپ سے آپنی محبت کو مانگ رہی ہوں۔ میرے اللہ آپ تو جانتے ہیں کہ میں ان سے کتنی محبت کرتی ہوں میں بچپن سے ان کو چاہتی ہوں۔اس وقت جب انسان اپنا بچپن انجوائے کرتا ہے۔ کھیلتا ہے۔ فن کرتا ہے۔ میں تب سے ان سے پیار کرتی ہوں۔ میں نہیں جانتی کہ وہ بھی مجھ سے پیار کرتے ہیں کہ نہیں۔ لیکن میں ان سے بے پناہ محبت کرتی ہوں۔ میرے اللہ ان کو میرے نصیب میں لکھ دیں۔ان کو میرا کر دے۔ میں نہیں جی پاؤں گی ان کے بغیر اور نہ ان کو کسی اور کا ہوتا دیکھ پاوں گی پلیز میرے اللہ۔۔۔" دیا روتے ہوئے اپنا حال اپنے رب کے سامنے بیان کر رہی تھی۔اس سے زید کو اپنے نصیب میں مانگی رہی تھی۔

"اے میرے اللہ! میں ان کو اس وقت تک آپ سے مانگو گی جب تک آپ ان کو ہم میں سے کسی کا کر نہیں دیتے۔اگر وہ کسی اور کے نصیب میں لکھے ہوئے۔تب میں آپ سے ان کو نہیں بلکہ ان کی خوشی کی دعا کروں گی۔کیونکہ محبت میں محبوب کی خوشی دیکھی جاتی ہے نہ کہ اپنی۔اگر وہ ایشل آپی کو۔۔پسند کرتے ہیں تو ان کو اس سے ملوادیں۔۔"

دیا کو وہ بات یاد آئی کہ محبت میں محبوب کی خوشی دیکھی جاتی ہے نہ کہ اپنی اس لئے اس نے پیچھے ہٹتے یہ الفاظ کہے۔اور آخری بات اس نے کس کرب سے کہی یہ دیا کہ علاوہ کوئی بھی نہیں جان سکتا تھا۔

"اے میرے اللہ! اب میں آپ سے ان کو نہیں مانگو گی۔میں اپنے الفاظ واپس لیتی ہوں۔بلکہ اب میں ان کی خوشی کی دعا کروں گی۔کہ ان کو ان کی محبت سے ملوادیں۔باقی میں کچھ نہیں مانگو گی آپ سے۔کیونکہ مجھے اب کچھ نہیں چاہیے۔جو چاہیے تھا وہ میرا ہے نہیں باقی مجھے کچھ نہیں چاہیے۔۔" دیا

اپنے آنسو ہاتھ کی پشت سے رگڑتی ہوئی بولی۔اور اسنے جو پہلے کہا کہ وہ تب تک زید کو مانگے گی۔جب تک وہ دیا اور ایشل میں سے کسی کا ہو نہیں جاتا۔ مگر پھر اسنے اپنے الفاظ واپس لئے کہ محبت میں محبوب کی خوشی دیکھی جاتی ہے۔اور یہ کہ کر وہ اٹھی اور اٹھ کر جائے نماز تہہ کی اور جا کر سونے کی کوشش کرنے لگی۔کہ نا روتے ہوئے بھی آنسو اسکی آنکھوں سے بہہ نکلے۔ اور اس طرح روتے روتے وہ آخر کار نیند کی وادیوں میں اتر گئی۔

🖤🖤🖤

ارحم بھائی آپ اتنی صبح صبح کہا جا رہے ہیں۔"تارا نے ارحم کو صبح صبح ہی " تیار ہو کے جاتے دیکھا تو فورا اسے پوچھ لیا۔

ہاں وہ میں زرا ہادی کی طرف جا رہا ہوں۔ تو تم امی سے کہہ دینا کہ میں چلا " گیا ہوں اور ہاں ناشتہ میں باہر ہی کر لوں گا۔ او کے بائے گڈی۔ "ارحم اپنا فون پاکٹ میں رکھتا ہوا تارا سے بولا۔ اور جلدی سے کار لے کر نکل گیا۔

ارحم پیار سے تارا کو "گڈی" بولتا تھا۔ اور اب بھی وہ جلدی سے بول کر باہر چلا گیا۔ تارا آج جلدی اٹھ گئی تھی اور اب بھوک لگنے پر نیچے آئی تو ارحم کو تیار سا کہی جاتا دیکھ کر اس سے پوچھا۔ دوبارہ بھوک لگنے پر اس نے اپنے قدم کچن کی طرف بڑھا دیئے۔ تاکہ اپنے لئے ناشتہ بنا سکے۔۔

اف اب اس مس چڑیل کا بھی سامنا کرنا پڑے گا۔ صبح صبح۔ "ارحم گاڑی " چلاتے ہوئے تصور میں بیا کو سوچتے ہوئے کہا۔ اسکو سوچتے ہوئے ارحم کا دل ایک بار زور سے دھڑ کا۔ کہ اس کا دل بیا کی طرف مائل ہو رہا تھا۔ وہ اس سے محبت کرنے لگا تھا۔ مگر وہ ابھی مان نہیں رہا تھا کہ نہیں وہ اس سے محبت

نہیں کرتا وہ اس سے صرف لڑتا ہے۔اور اس کو تنگ کرتا ہے۔ مگر جلد ہی وہ یہ ماننے والا تھا۔

🖤🖤🖤

[10/23, 5:07 AM] S 💝💖💗💗💝💝:

🖤🖤

اس طرح بیا کو سوچتے سوچتے وہ ان کے گھر پہنچ گیا۔ جیسے ہی اس نے ڈور پر بیل دی تو دروازہ بیا نے کھولا

بیا کو دیکھ کر ارحم کا دل دھڑکنے لگا۔

آپ یہاں اس وقت۔۔۔۔۔" بیا نے ارحم کو دیکھتے ہوئے بولی۔"ہاں " "مجھے ہادی سے کام ہے. وہ گھر ہی ہے نا چڑیل۔۔۔۔۔

ارحم نے بیا کو تنگ کرنا چاہے. بیا دوبارہ چڑیل لفظ سن کر غصے سے بس اسکو گھورنے لگی۔ وہ اتنی صبح لڑائی کے موڈ میں نہیں تھی۔

" جی ہادی بھائی گھر ہی ہے آجائیں اندر۔" بیا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔ اور ارحم حیران سا بیا کو دیکھ رہا تھا کہ یہ لڑکیوں نہیں رہی۔ مگر پھر اسکے کہنے پر اندر آگیا۔

" آپ بیٹھیں میں ہادی بھائی کو بلا کر لاتی ہوں۔" بیا نے ارحم کو بیٹھنے کا کہا اور جاکر بادی کو بلانے چلی گئی۔ اسکو بیٹھے کچھ ہی وقت ہوا تھا کہ یاسمین بیگم آتی ہوئی دیکھائی دی۔

" ارے ارحم بیٹا آپ یہاں ؟" ارحم کو دیکھتے ہوئے وہ بولی۔ "جی چچی جان وہ میں ہادی سے ایک فائل لینے آیا تھا بس اسکا انتظار کر رہا ہوں۔" ارحم نے

اپنے آنے کی وجہ بتائی کہ تبھی ہادی سامنے سے آتا ہوا دیکھائی دیا۔ ہادی کو دیکھ کر ارحم اٹھ کے اسکے گلے لگا۔

"یار وہ فائل تیار ہے کیا میں وہی لینے کیلئے آیا ہوں؟" ارحم دوبارہ ہادی کے ساتھ صوفے پر بیٹھتا ہوا ہادی سے بولا۔

"کل سے اُسی فائل کیلئے بیٹھا ہوں۔" ہادی نے بتایا۔

"اچھا جلدی سے وہ فائل دے پھر مجھے جانا بھی ہے" ارحم نے ٹائم دیکھتے ہوئے کہا۔

"ارے ایسے کیسے بیٹا یقیناً آپ نے ناشتہ بھی نہیں کیا ہو گا۔ آپ ناشتہ کئے بغیر نہیں جا سکتے" یاسمین بیگم محبت بھرے لہجے سے بولی۔

" نہیں چچی میں بعد میں کرلوں گا ابھی مجھے کام ہے۔"ارحم نے منع کرتے ہوئے کہا۔

" نہیں اب تو میں بلکل ایسے جانے نہیں دوں گی ناشتہ تو کرنا پڑے گا آپ کو۔"یاسمین بیگم ارحم کو اُٹھاتے ہوئے بولی اور اس کو لے کر ڈائننگ ٹیبل پر بٹھایا۔ بیا جو اپنا ناشتہ لے کر ٹیبل پر بیٹھنے والی تھی کہ اسکی امی نے اس کو روکا۔

" بیا بیٹا آپ یہ ناشتہ ارحم کو دے دو پہلے وہ کرلے ان کو ضروری کام سے جانا ہے آپ ہمارے ساتھ بعد میں کرلینا۔"یاسمین بیگم نے بیا سے کہا تو بیا نے بنا کر اپنا ناشتہ ارحم کو دے دیا۔ ارحم نے اسے منہ بناتے ہوئے دیکھا تو اس نے اپنا اُمڈ آنے والا قہقہہ بڑی مشکل سے روکا اور اس کا دیا ہوا ناشتہ

کرنے لگا کہ تبھی دیا نے بادی کو بھی ناشتہ دیا جیسے وہ جلد ہی ختم کر گیا۔

دونوں نے ناشتہ ختم کیا تو ارحم اُٹھ کھڑا ہوا۔

"تھینک یو چچی جان ناشتہ بہت اچھا تھا۔ہادی اب مجھے وہ فائل دے مجھے کافی دیر ہو رہی ہے۔" ارحم نے ناشتہ کا ان کو شکریہ بولا اور پھر ہادی کی طرف مڑا۔

"میں بھی تیرے ساتھ چلوں گا دو منٹ رک میں چینج بھی کر کے آتا ہو اور فائل بھی لے کر آتا ہوں۔" ہادی نے ارحم سے کہا اور کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ بادی کے جاتے ہی ارحم نے اپنے قدم بیا کی جانب بڑھائے جو صوفے پر بیٹھی فون یوز کر رہی تھی۔

سنو دیا وہ بیا کہاں ہے دکھائی نہیں دی صبح سے۔"ارحم اچھے سے جانتا تھا " کہ یہ بیا ہے مگر اسکو تنگ کرنے کیلئے بولا۔

میں ہی بیا ہوں۔" بیا اپنا فون سائیڈ پر رکھتے ہوئے بولی۔"نہیں تم بیا " کیسے ہو سکتی ہو وہ اور خاموش امپوسیبل بات ہے چڑیل کی طرح چمٹتی ہے وہ۔"ارحم اپنی مسکراہٹ روکے ہوئے بولا کہ اسکی بات سن کر بیا نے کب کا دبا ہوا غصہ نکالنے لگی۔

میں چڑیل کی طرح چمٹتی ہوں؟ آپ نے خود کو دیکھا کیسے لگ رہے " ہیں؟ پھولے ہوئے بیلون لگ رہے ہیں۔اور آپ کا منہ سڑے ہوئے آلو کی طرح ہے" بیا نے غصے سے ارحم سے کہا کہ ارحم منہ کھولے اُسے دیکھ رہا تھا کہ وہ غبارہ لگ رہا ہے جبکہ اسکی اتنی فٹ ہینڈسم باڈی تھی اور کیوٹ سا فیس تھا۔اور وہ اُسے سڑا ہوا آلو بول رہی ہے۔

وہ آنکھیں پھاڑے اس بلا کو دیکھ رہا تھا۔

" اب تو آپ کو لگ گیا ہو گا کہ میں ہی بیا ہوں۔ " بیا فخر سے کالر جھاڑتے ہوئے بولی کہ اسکی بات سُن کر ارحم ہوش میں آیا۔اس سے پہلے وہ اُسے کچھ کہتا یاسمین بیگم کے بلانے پر بیا وہاں سے بھاگ گئی۔

" توبہ ہے میری کیسے اس کے ساتھ ساری زندگی رہوں گا۔یااللہ یا تو اس کو سیدھا کر دے یا تو مجھے عادت ڈلوا دیں مجھے تو اپنے فیوچر کی ٹیشن ہو رہی ہے یا اللہ مجھ معصوم پر رحم کر۔ " ارحم اوپر دیکھتے ہوئے مظلوم انسان کی طرح بولا کہ تبھی وہاں ہادی آ گیا۔

چل چلتے ہیں " ہادی نے فائل سامنے کرتے ہوئے کہا۔ "

"ایک منٹ یار یہ بتا کہ میں پھولا ہوا غبارہ لگ رہا ہوں اور میرا منہ سڑا ہوا آلو لگتا ہے۔" ارحم نے بچوں کی طرح ہادی سے پوچھا تو ہادی مسکرانے لگا۔

"یہ سب تجھے بیا نے کہا۔" ہادی نے ہنستے ہوئے ارحم سے کہا کیونکہ پیچھے آتے ہوئے اس نے ارحم کے ساتھ بیا کو دیکھ لیا تھا اور اسکو پتہ تھا کہ یہ دونوں دوبارہ لڑ رہے ہونگے۔

"نہیں میں تو ویسے ہی پوچھ رہا ہوں۔" ارحم نے اسکی بات پر نفی کرتے ہوئے کہا تو ہادی اور زیادہ ہنسنے لگا۔
"اچھا چل ہنستا بند کر ویسے بھی ٹائم کم ہے۔" ارحم نے اس کو ہنستے ہوئے دیکھا تو خفگی سے کہا۔

خاصا اچھانا یار غصہ کیوں کرتا ہے اور تو کوئی غبارہ وبارہ نہیں لگ رہا۔اچھا " خاصا ہے" بادی نے اسکو غصہ ہوتے ہینڈسم لگ رہا ہے اور تیرا منہ بھی اچھا دیکھ جلدی سے کہا کہ ارحم ایک خفگی نظر ڈال کر گاڑی میں بیٹھ گیا.اور ہادی بھی اپنی مسکراہٹ روکتا اسکے ساتھ گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔

صنم جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی سامنے ہی راج گود میں لیپ ٹاپ کام کر رہا تھا۔آج اس نے آفس سے آف کیا تھا۔ رکھے۔صوفے پر بیٹھا صنم چل کر اسکے سامنے آکھڑی ہوئی۔

" مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے""" صنم راج کو دیکھتے ہوئے بولی جو مصروف سا لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا۔

" آپ سن رہے ہیں کہ نہیں؟" صنم نے اسکو متوجہ نہ ہوتے دیکھ دوبارہ کہا۔

" ایک منٹ۔۔۔۔" راج نے اسکو انتظار کرنے کو کہا اور جلدی سے میل سینڈ کر کے لیپ ٹاپ سامنے ٹیبل پر رکھ کر مڑ کو صنم کو دیکھا۔

" ہمممم اب بولو جانم کیا کہہ رہی تھی؟" راج نے صنم کو ہاتھوں کو تھام کر اپنے ساتھ صوفہ پر بیٹھاتے ہوئے بولا۔

" وہ میں کہہ رہی کہ مجھے یہاں پر آئے ہوئے کتنے دن ہو گئے اور میں بابا ماما سے ملنے نہیں گئی ایک بار بھی۔ مجھے ان کی بہت یاد آرہی ہے۔ مجھے ان کے پاس لے جاؤ گے پلیز۔"

صنم نظریں جھکائے اُداس لہجے میں بولی۔

"جانم ابھی تو پوسیل نہیں کیونکہ آج بہت کام ہے کل لے جاؤں گا ملانے کیلئے ٹھیک ہے ؟"راج نے محبت میں کہا۔

"مجھے ان سے صرف ملنا نہیں ہے۔مجھے کچھ دن رہتا ہے وہاں پر پلیز ز ۔۔۔۔۔۔"صنم نے نفی میں سر ہلا کر کہا۔

"اچھا کتنے دن ہمممم ؟"راج نے پر شوک نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ایک ہفتہ "صنم نے جھکتے ہوئے کہا۔

"نو وے اتنے زیادہ دن میں تمہیں نہیں رہنے دینے والا اگر دو دن رہنا تو ٹھیک ورنہ یہ دو دن بھی کینسل۔"راج نے صنم کی لٹ جو بار بار اسکے

چہرے پر آتی اسکو کان کے پیچھے اڑستے ہوئے کہا کہ اسکی بات سُن کر صنم نے منہ پھولا لیا۔

راج دو دن سے کیا ہوتا ہے۔ نہیں میں وہاں ایک ہفتہ رکو گی۔" صنم نے " منہ بناتے ہوئے ضدی لہجے میں کہا۔

نہیں دو دن نہیں بلکہ اب جانا ہی کینسل "راج نے اپنی مسکراہٹ " روکتے اسکے پھولے ہوئے منہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔" اچھا ٹھیک دو دن کیلئے ہی لے جائے" صنم نے جلدی سے اسکے دیئے دو دن مانے کہ یہ نا ہو وہ یہ بھی نا دیں۔" اسکے اس طرح جلدی سے مان جانے پر راج نے قہقہہ لگایا۔ اسکے اس طرح قہقہہ لگانے پر صنم نے غصے سے اُسے گھورا۔

"ایک بار چلی جاؤں گی تو پھر میں ضد کرتے ہی وہاں ایک ہفتہ رُک جاؤں گی بس ایک بار چلی جاوں میں زرا۔" صنم راج کو مسکراتے ہوئے دیکھ کر دل میں بولی اسکو کسی سوچ میں گم دیکھ راج نے ترچھی نگاہوں سے اُسے دیکھا۔اسکو پتہ لگ گیا تھا کہ وہ کیا سوچ رہی ہے کیونکہ سوچتے ہوئے آخر میں صنم مسکرائی تھی۔

"جانم آپ یہ فضول کی ترکیب مت سوچیں کیونکہ میں دو دن سے زیادہ رہنے دینے والا نہیں اور اگر یہ سوچ رہی ہو کہ ضد کر کے رُک جاؤ گی تو میں کسی کا بھی لحاظ نہیں کروں گا سیدھا اُٹھا کے لے آؤ گا پھر ایک دو مہینے سب سے چھپتی پھریں گی تو اس طرح کے فضول باتیں نا ہی سوچیں تو بہتر ہو گا ۔" راج نے پیار سے اسکا گال سہلاتے ہوئے کہا کہ صنم سن کر شوکڈ ہو گئی کہ اسکو کیسے پتہ وہ کیا سوچ رہی ہے۔اسکی سوچ پتہ چلنے پر صنم نے اور زیادہ منہ پھولا لیا اور خفگی سے راج کو دیکھنے لگی۔

"جانم ایسے نا دیکھیں پہلے ہی مجھے آپ پر پیار آیا ہے اور اس طرح دیکھنے پر آپ مجھے بہکا رہی ہیں۔" راج نے صنم کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اسکی طرف ہلکا سا جھکتے ہوئے محبت سے کہا۔ راج کے موڈ کو چینج ہوتے دیکھ جلدی سے وہاں سے اُٹھ کھڑی ہوئی۔

"میں آپ کیلئے چچ۔۔ چائے لے کر آتی ہوں۔" صنم جلدی سے کہہ کر وہاں سے بھاگ گئی۔ اسکی اس حرکت پر راج کا قہقہہ کمرے میں گونجا اور نفی میں سر ہلا کر لیپ ٹاپ اٹھا کر دوبارہ گود میں رکھ لیا کہ اسکی حرکت دوبارہ یاد آنے پر اسکے چہرے پر مسکراہٹ چھا گئی۔

🖤🖤

[10/23, 5:08 AM] S 💝💖💗💗💝💝:

🖤🖤

اس وقت سب افراد لاؤنج میں بیٹھے تھے۔ جس میں سب ہی تقریباً باتیں کر رہے تھے۔ صرف دیا ہی خاموشی سی سب کو دیکھ رہی تھی۔ کہ تبھی عارف صاحب (دیا کے والد) نے دیا کو خاموش دیکھ کر اُسے پکارا۔

دیا بیٹے کیا ہوا آپ کو آپ کی طبعیت تو ٹھیک ہے نا؟" عارف صاحب نے " دیا کو خاموش اور کھویا ہوا پایا تو انہوں نے پریشانی سے اس سے پوچھا۔

جی بابا میں بلکل ٹھیک ہوں وہ بس تھوڑی سی تھک گئی ہوں" دیا تھکن زدہ" لہجے میں بولی. وہ واقعی میں بہت زیادہ تھک گئی تھی. اب تو اس کو کسی چیز کی

خواہش ہی نہیں ہو رہی تھی۔ وہ اپنے آپ سے تھک گئی تھی۔ عارف صاحب نے اسکے لہجے میں برسوں کی تھکن کو محسوس کیا تھا.

" ویسے سنا ہے کہ ٹیکسٹ ویک سے آپ کا کالج دوبارہ سٹارٹ ہو رہا ہے "عارف صاحب نے چائے پیتے ہوئے کہا۔

" جی پاپا نیکسٹ ویک سے دوبارہ کالج سٹارٹ ہو رہا ہے ویسے بھی میں گھر میں بور ہو گئی ہوں۔ اب کالج جاؤں گی تو تھوڑا دل بہل جائے گا۔" دیا ئے اپنے چہرے پی جبرا مسکراہٹ سمائے ہوئے کہا. جسے بیا نے بڑے غور سے دیکھا تھا۔

" اچھا بابا میں بہت تھک گئی ہوں میں سونے جاؤں کیا؟" دیا نے ان سے اجازت لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں دیا بیٹا جاو تم آرام کرو بہت تھکی ہوئی لگ رہی ہو۔" عارف صاحب نے اُسے اجازت دے کر کہا تو دیا سب سے "شب بخیر" بول کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔

"بیا آپ نے ارحم کو بیلون کیوں کہا؟" ہادی بیا کی طرف رخ موڑتے ہوئے بولا۔

"بھائی انہوں نے آپ سے شکایت کی میری؟" بیا نے شوکٹ ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں شکایت تو نہیں کی وہ بس مجھ سے پوچھ رہا تھا۔ کہ وہ بیلون لگ رہا ہے۔ تو میں نے ہنستے ہوئے نا کہا تو وہ مجھ سے ناراض ہو گیا۔" ہادی نے بیا کو بتایا تو اُسنے بڑی مشکل سے اپنی مسکراہٹ کنڑول کی۔

"بھائی وہ تو ہر بار مجھے چڑیل کہتے میں تو کبھی ناراض نہیں ہوئی اور وہ اپنی باری پر ایسے خفا ہو گئے۔اب آپ بتائے کہ میں چڑیل دکھتی ہوں کیا؟"بیا نے ہادی کو ارحم کا بھی بتایا تو وہ ہنسنے لگا. کہ بیا نے گھورا تو وہ خاموش ہو گیا۔

" ہاں تو صیحح ہی کہتا ہے نا "

"بھائی ئی ئی-۔۔۔۔۔ "

" مم۔میرا مطلب ہے کہ سہی ہی نہیں کہتا نا تم تو پیاری سی پری لگتی ہو اور ارحم وہ تو جن پیسا لگتا ہے۔"ہادی نے پہلے کہا تو بیا نے چیختے ہوئے کہا تو ہادی نے ہڑبڑاتے ہوئے دوبارہ اپنے الفاظ سہی کیے اور ارحم کو جن بول دیا کہ اگر ابھی ارجم سامنے ہوتا تو شاید اس نے ہی اسکو جان بنا دینا تھا۔

"ہم اب میں ان سے بات ہی نہیں کرو گی۔ لڑکیوں کی طرح ناراض ہو جاتے ہیں۔ اپنی باری پہ سہہ ہی نہیں سکتے" بیا نے کہا۔ جبکہ دل میں وہ اسے ابھی بھی کوس رہی تھی۔

""اچھا بھئی مجھے تو بہت نیند آرہی ہے میں جارہا ہوں سونے گڈ بائے۔"" ہادی جمائی لیتے ہوئے بولا اور اٹھ کر کمرے میں چلا گیا۔

"تو میں اکیلی کیا کروں۔ میں بھی جارہی ہوں سونے۔" بیا پہلے خود سے بولی پھر اپنی امی اور ابو سے بولی اور پھر اپنے کمرے میں چلی گئی۔

اگلی صبح صنم جلدی اٹھ کر تیار ہونے لگی جبکہ راج ابھی تک سو رہا تھا۔ آج اسنے آفس تھوڑا لیٹ جانا تھا. اس لئے ابھی تک سو رہا تھا.

" راج اُٹھے نا آپ نے آج تیار نہیں ہونا کیا آفس کیلیئے بھی لیٹ ہو رہے ہیں۔ " صنم راج کو اٹھاتے ہوئے بولی.

" جانم سونے دو نا رات بھی آپ کو دیکھتے گزر گئی کہ اگلے دو دن آپ کو دیکھے بغیر رہنا ہے۔ " راج نے دوسری سمت کروٹ لیتے ہوئے کہا۔

" راج آپ اٹھ رہے ہے کہ نہیں---دیکھے میں ریڈی ہوا گر آپ نہیں اُٹھ رہے تو میں ڈرائیور کے ساتھ جا رہی ہوں۔ " صنم نے اُسے نا اُٹھتے دیکھ دھمکی دیتے ہوئے کہا کہ اُسکی بات سنتے راج فورا سے پہلے اٹھ بیٹھا تھا۔ اسکو اس طرح اٹھتے دیکھتے صنم کے چہرے پر مسکراہٹ چھا گئی۔

"صنم" اُٹھ گئے اب شاباش جلدی سے تیار ہو جائے پھر جانا بھی ہے۔" صنم دوبارہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہو گئی کر تبھی راج اٹھ کر اسکے پیچھے آ کھڑا ہوا اور صنم کو پیچھے سے اپنے حصار میں لیا۔

" جانم کیا ضرورت ہے وہاں رکنے کی صرف مل کے آجائے نا میرا ہی کچھ خیال کر لو میں کیسے رہوں گا تمہارے بغیر وہ بھی دو دن افففف اللہ۔۔۔۔۔۔ "راج صنم کو حصار میں لیے اسکے کندھے پر تھوڑی ٹکائے ہوئے بولا۔

" راج صرف دو دن کی ہی تو بات ہے۔اب آپ جائے اور فریش ہو کر آئے پھر نیچے جا کر ناشتہ بھی کرنا ہے۔" صنم نے اسکو واش روم کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا کہ راج بھی منہ بناتا واش روم میں بند ہو گیا فریش ہونے کیلئے اور صنم راج کیلئے کپڑے نکالنے لگی۔

تقریباً پندرہ منٹ بعد ہی راج فریش سا باہر آیا اور ٹیبل کے سامنے جا کھڑا ہوا اپنے بال سیٹ کیئے اور پھر اپنے اوپر پرفیوم چھڑکا اور پھر واچ پہنی جبکہ ان سب کے دوران اسکی نظریں صنم پر تھی جو کمرہ سیٹ کر رہی تھی۔

"راج یہ آپ کا والٹ اور موبائل۔" صنم راج کی طرف اسکی چیزیں دیتی ہوئی بولی تو راج نے ایک نظر اسکو دیکھ اسکے ہاتھ سے چیزیں لے لی۔ اسکو اس طرح ناراضگی سے چیزیں لیئے دیکھ اسکو پتہ لگ گیا کہ وہ اس سے ناراض ہے۔

"راج میں صرف دو دن کیلیئے جا رہی ہوں سال بھر کیلیئے نہیں جو آپ ایسے ری ایکٹ کر رہے ہیں۔" صنم راج کے سامنے کھڑے اُسے سمجھاتے ہوئے بولی.

" جانم میرے لیے تو آپ کے بغیر ایک منٹ بھی سال ہے۔ یہاں تو پھر بھی دو دن کی بات ہے۔ "راج نے صنم کو قریب کرتے ہوئے کہا۔

" اب اگر آپ نے دوبارہ دو دن کہا نا تو میں نے سچ میں ایک ہفتہ تک رک جانا ہے "

"اچھا مجھے دھمکی۔ "

صنم نے انگلی اٹھا کر مصنوعی غصے سے کہا۔اس کے اس طرح کہنے پر راج کو صنم پو بہت زیادہ پیار آیا۔اس لیے کہہ کر فوراًاسکے گال پر شدت بھرا لمس چھوڑا۔ کہ راج کے اس طرح کرنے پر اسنے شرم سے چہرہ جھکا لیا. جو شرم کے مارے سرخ ہو رہا تھا۔

میں جارہی ہوں نیچے آپ آجائیں۔" صنم راج سے دور ہوتے اس کا " حصار توڑ کر کمرے سے بھاگ گئی اور راج مسکراتے ہوئے اپنے آپ کو ایک نظر مرر میں دیکھ کر اسکے پیچھے ہی آگیا۔

سب کے ساتھ مل کر ناشتہ کیا اور پھر سب سے مل کر دعا لے کر آگئی۔ صوفیہ بیگم سے اس نے رات میں ہی بات کرلی تھی۔انہوں نے خوشی سے صنم کو رکنے کا کہہ دیا۔اس لئیے ان سب سے مل کر اب اپنے گھر کیلئے گاڑی میں روانہ ہوگئی تھی۔

تقریباً تیس منٹ کی مسافت کے بعد راج کی گاڑی اسماعیل صاحب کے گھر باہر آکر رکی۔ صنم گاڑی سے اترنے والی تھی کہ راج نے صنم کا ہاتھ پکڑ لیا تو صنم نے راج کی طرف دیکھا۔

" جانم اگر مجھے تمہارے بغیر ایک پل بھی سکون نا ناملا تو میں نے کل صبح ہی پہنچ جانا ہے لینے کیلیئے پھر نیکسٹ ٹائم رہ لینا اس لیے دعا کیجئے گا کہ مجھے تھوڑا بہت سکون مل جائے تمہارے بغیر ان دوراتوں میں۔" راج صنم کے ہاتھ تھامتے ہوئے بول رہا تھا۔

" راج جیسے پہلے رہ رہے تھے ویسے ہی دوبارہ رہ لیجئے گا۔ پہلے تو میں آپ کے ساتھ نہیں تھی تب بھی تو رہ رہے تھے نا۔" صنم راج کو سمجھاتے ہوئے بولی۔

تب تو آپ کا دن میں دیدار کرتا پھر ساری رات آپکے خیالوں میں سو جاتا " مگر اب تو کے بغیر مجھے نیند بھی نہیں آنی۔"راج نے صنم کی بات کا جواب دیا۔

اچھا اندر چلتے ہیں۔اب کیا گاڑی میں ہی بیٹھے رہنا ہے۔"صنم گاڑی " سے اُتری اسکو اترتے دیکھ راج بھی گاڑی سے اترا اور صنم کے ساتھ چلنے لگا۔ صنم نے جیسے ہی دروازے پر بیل دی تو دروازہ سحر نے کھولا۔

آپی ی ی ی۔"سحر چیختے ہوئے صنم کے گلے ملی۔ "
اسلام علیکم راج بھائی"صنم سے الگ ہوتے ہوئے معراج سے بولی۔ "

وعلیکم اسلام گڑیا کیسی ہو؟"راج نے سحر کو گالوں سے کھیچتے ہوئے " کہا۔

میں ٹھیک بھائی آئے اندر آئے نا۔ "سحر نے ان کو اندر آنے کیلئے راستہ " دیا۔ تو راج اور صنم اندر داخل ہو گئے۔ اور سحر بھی دروازہ بند کر کے ان کے پیچھے ہی آ گئی۔ اسمعیل صاحب اور زیبا بیگم جو لاونج میں بیٹھے تھے۔ صنم اور راج کو دیکھ کر خوشی سے اٹھ کھڑے ہوئے اور ان کو پیار سے گلے لگایا.

صنم زیبا بیگم کے گلے لگی اور راج اسماعیل صاحب کے گلے لگا۔ اور اسی طرح پھر صنم اپنے پاپا کے گلے لگی اور راج نے اپنا سر زیبا بیگم کیلئے جھکایا اور زیبا بیگم سے پیار لیا۔ اور پھر وہ ان کے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھ گیا۔

کافی وقت وہ ان کے ساتھ بیٹھا رہا کہ تبھی وہ ان سے اجازت لینے لگا۔

اچھا ماموں اب میں چلتا ہوں مجھے آفس بھی جانا ہے پھر۔ """راج " کھڑے ہوتے ہوئے اسمعیل صاحب سے بولا۔

"ارے بیٹا اتنی جلدی کیا ہے تھوڑی دیر تو رک جاؤ۔" اسمعیل صاحب اُسے روکتے ہوئے بولے۔

"نہیں ماموں پھر آؤں گا ابھی مجھے آفس سے بھی دیر ہو رہی ہے۔" راج نے گھڑی میں وقت دیکھتے ہوئے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے مگر آنا ضرور ہمم۔" اسمعیل صاحب نے اُسے گلے لگاتے ہوئے کہا۔ راج نے زیبا بیگم سے بھی اجازت لی اور صنم پر آخری نظر ڈال کر جانے والا تھا کہ زیبا بیگم نے صنم کو راج کو دروازے تک چھوڑ کر آنے کو کہا۔

" جائو صنم کے کہنے پر زیبا بیگم." آؤ چھوڑہ تک دروازے کو راج بیٹا نہ راج کے پیچھے آہستہ آہستہ قدم لینے لگی کہ تبھی دروازے کے قریب راج نے اپنے قدم روکے اور صنم کی طرف مڑا۔

" اپنا خیال رکھنا جانم "راج نے صنم کا ماتھا چومتے محبت سے کہا۔

" آپ بھی اپنا خیال رکھیے گا۔ "۔جواب میں صنم نے بھی اسکو اپنا خیال رکھنے کو کہا۔

" جب میرا دل، دماغ اور دھیان سب یہاں ہے تو میں کیسے اپنا خیال رکھ سکتا ہوں۔ "راج آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔

اوکے بائے ٹیک کیئر جانم۔"راج کہہ کر سن گلاسسز آنکھیں پر چڑھا کر " آگے نکل گیا۔اسکے اوجھل ہوئے تک صنم نے اسکی گاڑی کو دیکھا اور پھر دل میں اسکی حفاظت کی دعا کر کے اندر آگئی.

💗💗💗

[10/23, 5:09 AM] S 💝💖💗💗💝💝: 💗

💗

ارحم بیٹا تم فری ہو کیا؟"ارحم جو موبائل یوز کر رہا تھا کہ پروین بیگم (ارحم " کی والدہ) نے ارحم کو پکارا۔

کیوں مما کوئی کام ہے کیا؟"ارحم موبائل اف کرتا سیدھا ہو کر بیٹھے اپنی " امی سے بولا۔

"وہ مجھے یاسمین کی طرف جانا ہے. کافی وقت ہو گیا میں اسکی طرف نہیں گئی۔اگر تم فری نہیں تو میں حدید کے ساتھ چلی جاؤں گی۔"یاسمین بیگم اپنے گرد چادر اُڑھتے ہوئے بولی اور ارحم تو سن کر ہی پھولے نا سمارہا تھا۔ اسکی آنکھوں کے سامنے بیا کا چہرہ گھومنے لگا.

"نہیں امی میں بلکل فری ہوں۔میں لے جاؤں گا آپ کو۔حدید بھائی کو کیوں تکلیف دے رہی ہیں۔"ارحم فوراً اٹھتے ہوئے پروین بیگم سے بولا۔اسکو اسطرح اٹھتے دیکھ یاسمین بیگم مسکرائے بغیر نہ رہ سکی۔

"چلے امی آپ کو دیر ہو رہی ہو گی۔"ارحم پروین بیگم سے کہہ کر آگے بڑھ گیا تو پروین بیگم بھی اسکے پیچھے چلدی۔پچیس منٹ بعد وہ لوگ عارف صاحب کے گھر میں موجود تھے ان کو آئے ہوئے پانچ منٹ ہی ہوئے تھے کہ دیا اور بیا اوپر سے آتی ہوئی دیکھائی دی۔

"اسلام علیکم تائی امی کیسی ہیں آپ اور کب آئی آپ؟" بیا نے پروین بیگم کے گلے لگتے ہوئے سوالوں کی برسات کر ڈالی۔

"ارے آرام سے بیٹی اتنے سارے سوال وہ بھی ایک دم ہی۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی آئی ہوں اور میں بلکل ٹھیک ہوں اور تم بتاؤ اب تم کیسی ہوں؟" پروین بیگم مسکراتے ہوئے بیا سے بولی اور اسکے سوالوں کے جواب دیے اور ساتھ میں اسکی خیریت بھی پوچھی۔

"جی تائی امی میں بھی بلکل ٹھیک ہوں اور آپ تارا آپی کو کیوں نہیں لے کر آئی۔" بیا پروین بیگم سے بولی جبکہ ان باتوں کے دوران بیا نے ارحم کو مکمل طور پر اگنور کیا تھا۔

"وہ اس لیے نہیں۔آئی کہ وہ کہہ رہی تھی کہ بیا کب سے نہیں آئی اب میں بھی نہیں جائوں گی وہاں""" پروین بیگم نے بیا سے کہا تو یاسمین بیگم ہنسنے لگی۔

"ارے تائی امی میں تو روز سوچتی ہوں کہ آئوں گی مگر اسی طرح سوچنے میں ہی دن نکل جاتا ہے مگر انشاءاللہ کسی دن ضرور آئوں گی۔" بیا نے پروین بیگم سے کہا تو اسکی بات سنتے سب ہنسنے لگے۔

کہ تبھی وہاں پر دیا چائے وغیرہ لے کر آگئی اور سب کو دی۔ پھر یاسمین بیگم اور پروین بیگم اور دیا آپس میں باتیں کرنی لگی۔ارحم اور بیا خاموشی سے بیٹھے ان کو سن رہے تھے کہ تبھی ارحم جو بیا کے قریب ہی صوفے پر بیٹھا تھا اسنے بیا کو پکارا۔

چڑیل بادی کہاں ہے؟"ارحم چائے پیتے ہوئے بیا سے بولا۔ "

بھائی گھر پر نہیں ہے"بیا بغیر ارحم کی طرف دیکھے بولی۔ "

تو کہا ہے؟"ارحم چائے کا کپ ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولا۔ "

مجھے کیا پتہ؟اور آپ مجھ سے بات مت کریں۔"بیا اس دفعہ بھی ارحم کو " دیکھے بغیر بولی۔

کیوں کیوں بات نہ کروں میں تم سے۔"ارحم نے شوکڈ سی کیفیت میں " کہا۔

کیونکہ آپ مجھے جب چڑیل بولتے ہیں تو میں جب بدلے میں کچھ بولو تو" آپ ناراض ہو جاتے ہیں۔اس لیے اب آپ مجھ سے بات مت کریں اس طرح پھر ہماری لڑائی بھی نہیں ہو گی۔اور آپ لڑکیوں کی طرح پھر ناراض

بھی نہیں ہونگے۔"بیا نے اب ارحم کی جانب رخ کرتے ارحم سے کہا جو منہ کھولے اسے سن رہا تھا۔

ہمم۔"ارحم نے یہ سب کس نے کہا تم سے کہ میں ناراض ہوا تھا " مصنوعی غصے سے کہا۔

" ہادی بھائی نے کہا تھا کہ آپ لڑکیوں کی طرح ناراض ہوئے تھے جب میں نے آپ کو بیلون کہا تھا۔اس لیے اب آپ مجھ سے بات مت کریں۔"
بیا نے ارحم کو بتایا اور بیا کو یہ سب بتاتے ہوئے کافی ہنسی بھی آئی جیسے وہ چھپا گئی۔اور کہہ کر اٹھ گئی اور کچن میں چلی گئی۔

" ہادی تجھے تو میں چھوڑوں گا نہیں۔"ارحم نے غصے سے دبی ہوئی آواز میں کہا۔

بات تو میں تم سے کروگا اور تم بھی صرف مجھ سے ہی بات کرو گی۔" "

ارحم نے جنونی لہجے میں خود سے کہا۔اسے بیا کا اگنور کرنا اور اس سے لڑائی نہ کرنا بہت بے چین کر رہا تھا۔اسے بالکل منظور نہ تھا کہ وہ اس سے یوں دوری برتے۔اسکی بات سنتے اس کی آنکھوں میں جنون اترا۔

وہ کچن میں پانی پینے کی غرض سے آگیا۔دیا نے کہا کہ میں لے آتی ہوں مگر یہ کہہ کر ٹال دیا کہ نہیں تم پروین بیگم سے باتیں کرو میں خود ہی پی لوں گا۔

بیا فریج ہند کر کے جیسے ہی مڑی سامنے ہی ارحم چہرے پر سنجیدگی لیے کھڑا تھا۔

آپ---آپ کو کچھ چاہیے کیا؟" بیا نے ارحم سے پوچھا تو ارحم نے بیا کو " دیکھتے ہوئے سر ہاں میں ہلایا جیسے کہہ رہا ہو کہ مجھے تم چاہیے۔

وہ پانی چاہیے مجھے "ارحم نے وہاں کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ "

ویسے چڑیل ایک بات تو بتاؤ "ارحم نے پانی لاتی ہوئی بیا سے کہا۔ "
دیکھے آپ بار بار مجھے چڑیل بول رہے ہے۔اب اگر مینے کچھ کہ دیا تو "
آپ نے پھر ناراض ہو جانا ہے۔اسلئے آپ مجھے مت ہی بولے۔ "بیا نے
ارحم سے کہا جو پانی پی رہا تھا بولتے ہوئے اسکا رخ دیوار کی طرف تھا۔

بولنے کے بعد بیا جیسے ہی مڑی ارحم اس کے نزدیک ہی کھڑا تھا۔بیا نے
بولنے کیلئے منہ کھولا ہی تھا کہ اس کو ٹوک کر ارحم بولا۔

لڑوں گا بھی تم سے۔اور ناراض بھی ہو گا صرف تم سے مگر تم بات کرو گی "
تو صرف مجھ سے۔ مجھ سے لڑو جھگڑو ناراض ہو مگر صرف مجھ سے۔ میں اس

کی بلکل اجازت نہیں دوں گا کہ تم کسی اور سے بات کرو کیونکہ تم میری ہو صرف اور صرف میری۔"ارحم اس کے ارد گرد اپنے دونوں ہاتھ ٹکائے اس کے بے حد قریب کھڑا آنکھوں میں جنونیت لئے بولا۔

پھر اس سے دور ہوا اور اسکا چہرہ دیکھا جو شوکڈ تھا۔تو ارحم بیا پر ایک مسکراتی نظر ڈال کر وہاں سے چلا گیا۔

ی ی۔۔یہ ارحم بھائی کیسے باتیں کر رہے تھے"بیا صدمے کی سی کیفیت" میں بولی۔اس کا دل زور سے دھڑک رہا تھا۔اسنے اپنے سوکھے لبوں پر زبان پھیری اور اپنے چہرے پر ہاتھ پھر کر ماتھے پہ آیا پسنا صاف کیا۔

اسکے بعد وہ باہر نہیں گئی دوبارہ۔جب پروین بیگم جانے لگی تب وہ باہر آئی تاکہ ان کو خدا حافظ بول سکے۔اور اس دوران اسے صرف ایک نظر ارحم پر

ڈالی جو اسی کو دیکھ رہا تھا۔اس کے دیکھنے پر ارحم نے آنکھ ونک کی تو اس نے ہڑ بڑاتے اپنی نظریں پھیری۔اس کی حالت دیکھ ارحم اپنی مسکراہٹ دبا گیا۔

ان کے جانے کے بعد وہ اپنے کمرے میں آگئ اور ارحم کی باتوں کو سوچنے لگی۔جو تب سے اسکے دماغ میں چل رہی تھی۔اسکو اپنے کان میں اب بھی اس کی آواز آرہی تھی اسے کافی دفعہ اپنا سر جھٹک کر اس کی باتیں بھولنا چاہا۔ مگر ناکام رہ جاتی اور ایک ہی بات اسکے دل میں آرہی تھی کہ ارحم اس سے محبت کرتا ہے۔

یہ بات یاد آنے پر وہ فورا جھر جھری لے لیتی۔
نہیں وہ تو صرف ایک دوسرے سے لڑتے ہیں اور کچھ نہیں مگر اسکی " باتیں اسے یہ سب سوچنے پر مجبور کر رہیں تھی جو کہ سچ ہی تھی۔جلد ہی بیا بی اسکی محبت میں گرفتار ہونے والی تھی۔

زید شام پانچ بجے گھر لوٹا اور سیدھا کچن میں گیا کیونکہ اسکو پتہ تھا کہ اسکی امی کچن میں ہی ہو گی۔

اسلام علیکم امی. "زید نے کچن میں کھڑی اپنی امی سے کہا۔ "

وعلیکم اسلام بیٹا آ گئے تم۔ "زیبا بیگم نے پیار سے اسکا ماتھا چومتے ہوئے " کہا۔

جی امی... مگر یہ اتنا سب کچھ کس کیلئے تیار ہو رہا ہے ؟" زید نے اپنی امی " سے اتنے سارے پکوان کا پوچھا اس سے پہلے زیبا بیگم جواب دیتی کہ تبھی پیچھے سے آواز آئی۔

" میرے لیے بھائی۔ "اپنے پیچھے مسکراتی آواز سن کر زید فورا مڑا۔

" صنم گڑیا" زید نے صنم کر دیکھتے ہوئے کہا تو صنم زید کے گلے ملی۔

" فورا" زید صنم کو لیئے ہوئے تم کب آئی مجھے کال کر دیتے ہیں آ جاتا

صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا۔

" صبح ہی آئی ہوں بھائی جان اور ویسے بھی بلانے کی کیا ضرورت میں دو

دن نہیں رہو گی۔ "" صنم نے زید کے سوال کا جواب دیا۔

" سچی تم دو دن یہی رہو گی۔۔۔اووا چھا اب مجھے اسکے موڈ کی وجہ سمجھ آئی۔

" "زید نے صنم سے کہا تو صنم نے نا سمجھی سے دیکھا کہ کس کا موڈ۔۔

"تبھی میں بھی کہوں کہ راج کا منہ کیوں لٹکا ہوا ہے کہ اسکی جان من جو ادھر ہے" زید نے نے صنم کو کہا۔

تو صنم جان من کے لفظ پر شرم سے چہر جھکا گئی اور زید کے کندھے پر ایک تھپڑ رسید کیا۔

"بھائی جان آپ جھوٹ بول رہے ہے۔ ان کا موڈ تو اچھا تھا۔ بلکہ انہوں نے خود کہا تھا کہ اگر جانا ہے تو چلی جاؤ اس لیے میں دو دن کیلئے آ گئی۔" صنم اپنے ہاتھ کی انگلیاں مروڑتے ہوئے سر جھکائے زید سے جھوٹ بول گئی۔

جبکہ راج نے اسکو روکنے کیلئے کتنا کہا مگر صنم نہ مانی اور یہاں زید سے بول رہی ہے کہ راج اُسے خود لے کر آیا ہے۔

لیکن صنم گڑیا وہ تو کہہ رہا تھا کہ میں اُسے کل ہی لینے آؤں گا۔ دو دن تو "
نہیں دیے مینے" زید نے صنم کو تنگ کرتے ہوئے کہا۔

نہیں بھائی جان انہوں نے خود کہا تھا کہ دو دن رہ لو۔ " صنم نے اس دفعہ "
بے چارگی سے کہا تو زید نے ایک قہقہہ لگایا

اچھا گڑیا میں فریش ہو کر آتا ہوں او کے۔ "زید کہہ کر اٹھا اور کمرے میں "
فریش ہونے چلا گیا۔
پھر کچھ وقت بعد ان سب نے مل کر کھانا کھایا۔ اور ان کے کھانے کے
دوران ایشل بھی موجود تھی وہ صبح اپنی ایک دوست سے ملنے گئی تھی۔ اور
اب لوٹنے پر صنم کو دیکھ کر کافی خوش ہوئی تھی۔ اور اب وہ سب لاؤنج میں
بیٹھے چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

ایشل اور سحر ایک صوفے پر بیٹھے تھے۔ جبکہ زید اور صنم دوسرے صوفے پر براجمان تھے۔

بھائی جان آپ کب ہماری پیاری سی بھابھی لائے گے۔"صنم نے زید " سے پوچھا کہ اسکے پوچھنے پر زید کی آنکھیں کے سامنے دیا۔ کا چہرہ آگیا۔

جلد ہی گڑیا"زید نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "

مطلب آپکی پسند کوئی ہے۔۔۔اور ویسے مجھے پتہ ہے کہ کون ہے"صنم " نے زید کے مسکراتے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

اچھا کون ہے میری پسند ہمم۔"زید نے پُرشوک انداز میں صنم سے " پوچھا۔

"آپ کی پسند دیا ہے نا ہم ہم۔" صنم نے زید کو چھڑتے ہوئے کہا۔

"ہاں مگر تمہیں کیسے پتہ؟" زید نے صنم سے پوچھا۔ تو صنم کے جواب صحیح ہونے پر اس نے اپنے کالر فخر سے اٹھائے۔

"جس طرح آپ اسے دیکھتے ہیں نا اس سے میں نے پتہ لگا لیا۔" صنم نے زید کے پوچھنے پر بتایا۔

"بہت چالاک نکلی میری معصوم سی بہن۔" زید نے صنم کے گالوں کو کھینچتے ہوئے بولا۔

اچھا بھائی جان ہم ان کے گھر رشتہ کب لے کر جائیں گے۔" صنم نے بے تابی سے پوچھا۔

" ابھی نہیں گڑیا صحیح وقت کا انتظار کرتے ہیں۔ تب تک میں دیا سے بھی پوچھ لوں گا کہ اسے کوئی اعتراض تو نہیں مجھ سے شادی کرنے میں۔" زید نے اسکی بے تابی دیکھتے ہوئے کہا۔

" اسکو کیا اعتراض ہو گا وہ تو آپ کو بہت پسند کرتی ہے۔" صنم نے زید کی بات سنتے ہوئے کہا۔

" اچھا وہ کیسے پتہ اب تمہیں اس نے خود کہا کیا؟" زید نے صنم سے نا سمجھی سے پوچھا۔

" پوچھنے کی کیا ضرورت ہے نظر آتا ہے سب۔" صنم نے اپنی طرف سے سمجھداری والی بات کی۔

" بھائی یہی صحیح وقت ہے۔ میں ابھی ماما بابا کو بتا دیتی ہوں کا ی خیال ہے؟" صنم نے پر جوش ہوتے ہوئے کہا۔

" اگر تم نے ایسے کیا نہ تو میں نے راج سے کہہ دینا کہ آ کر لے جائے تمہیں۔" زید نے اسے دھمکی دیتے کہا۔

" وہ اتنی رات کو نہیں آئیں گے مجھے پتہ۔" صنم نے بات کو ہوا میں اڑاتے ہوئے کہا۔

" اگر میں ابھی کال کروں تو اس نے فورا پہنچ جانا۔" زید نے اسے مزید ڈراتے کہا۔

بھائی اگر آپ نے ایسا کیا نہ تو میں آپ سے کبھی بات نہیں کروں گی اور نہ کبھی دوبارہ ملنے آوں گی۔" صنم نے رندھی ہوئی آواز میں کہا۔ تو زید فورا سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

" ارے گڑیا میں مذاق کر رہا تھا۔ سوری۔" زید نے اس سے معافی مانگتے کہا تو صنم مسکرا دی۔ یوں دیر تک وہ لوگ باتیں کرتے رہے۔

🖤🖤

راج بیڈ پر لیٹا کروٹیں بدل رہا تھا۔ اسے کسی صورت نیند نہیں آ رہی تھی۔ آفس میں بھی دل کہیں نہیں لگ رہا تھا۔ اور اسی لئے وہ جلدی آ گیا کافی وقت سب کے ساتھ بیٹھا باتیں کرتا رہا۔ پھر جب کمرے میں آیا تو خالی کمرہ اسکا منہ چڑا رہا تھا۔

جانم کیا ضرورت تھی وہاں رکنے کی۔"راج نے دیوار پر لگے اس کی اور اپنی تصویر دیکھتے کہا۔ "

دوسری جانب صنم کو بھی نیند نہیں آرہی تھی۔کافی دیر تک وہ راج کے بارے میں سوچتی رہی کہ ناجانے وہ اس وقت کیا کر رہا ہو گا۔

کافی وقت ایک دوسرے کو سوچنے کے بعد نیند ان دونوں پر مہربان ہو گئی۔

🖤🖤🖤

[10/23, 5:10 AM] S 💝💖💗💗💝💝:

🖤🖤

اس وقت ناشتے کی ٹیبل پر سبھی افراد بیٹھے تھے۔وجدان سارہ بیگم سالک اور آئنہ سبھی موجود تھے۔سب ہی تقریباً خاموشی سے ناشتہ کر رہے تھے کہ تبھی سارہ بیگم کی آواز گونجی۔

"سالک بیٹا ہم نے سوچا ہے کہ اب تمہاری شادی کر دی جائے اگر تم کسی کو پسند کرتے ہو تو بتاؤ ہم اسکے گھر رشتہ لے کر جائیں گے اور اگر نہیں تو ہماری نظر میں ہے ہم اس سے ہی تمہاری شادی کروادیں گیں۔"سارہ بیگم سالک کو دیکھتے ہوئے بولی جو جوس کے سپ لے رہا تھا کہ سالک اپنی امی کی بات سن کر پھولے نا سماں پا رہا۔تھا کہ مطلب وہ وقت آ پہنچا جس کا اُسے انتظار تھا۔اسکے سامنے تارا کا چہرہ گھومنے لگا۔

"مما وہ میں"سالک بولنے لگا تھا مگر اسکو سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ کیسے بولے۔

"کیاوہ میں کر رہے ہو سیدھا بولو۔" وجدان صاحب اس کی بات پہ چوٹ کرتے ہوئے بولے۔

کہ اسے فوراً اپنے بابا کو دیکھا جو آئین کے ساتھ ہاتھ مار کر ہائے فائے کر کے ہنس رہے تھے۔

"مما میں تارا کو پسند کرتا ہوں۔ اور اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ اگر آپ کو کوئی اعتراض نا ہو تو۔۔۔۔" سالک نے یہ سب ایک ہی سانس میں کہہ دیا اور اپنی امی کو دیکھا جو اسکی بات سن کر مسکرا رہی تھی۔

"ارے ماشاءاللہ میرا بیٹا! ہم بھی اسکو تمہاری دلہن بنانے کا سوچ بیٹھے ہیں۔" سارہ بیگم نے سالک کی ہلائے لیتے ہوئے محبت سے کہا۔ تو اُسکی بات

سُن کر سالک کو اپنے اندر ڈھیروں سکون سا ملا کر شکر اسکی امی کو کوئی اعتراض نہیں۔

" ویسے سالک کل کہاں بزی تھے تم سارا دن اور رات بھی تم دیر سے آئے تھے کہاں تھے ؟" وجدان صاحب نے سالک سے کل کے دن کا پوچھا۔

" بابا وہ میں امان کے ساتھ تھا۔ اسکو کام تھا اس لیے رات بھی دیر سے آیا تھا۔" سالک نے وجدان صاحب کو جواب دیا تو امان کے ذکر پر آئنہ کا دل دھڑ کا راج کی شادی کے بعد سے وہ امان کے بارے میں سوچنے۔ لگی تھی ناجانے کیوں اس کے نام پر دل دھڑک اٹھتا۔ اس لیے اپنی کیفیت چھپاتے وہ اپنا سر جھکا گئی اور ناشتہ کرنے لگی.

"ہیلو! زید یار کہاں ہو مجھے تم سے ایک ضروری کام ہے؟" ہادی نے زید کو کال کی اور اس سے پوچھا کیونکہ وہ زید کے آفس بھی گیا تھا مگر زید آج گیا ہی نہیں۔

"میں گھر ہی موجود کیوں کیا ہوا؟" زید نے ہادی سے پوچھا۔

"وہ مجھے کام ہے تجھ سے ایک فائل ڈسکس کرنی ہے" ہادی نے ہاتھ میں پکڑی فائل کو دیکھتے ہوئے کہا۔

تو تو گھر ہی آجاہیں پہ کر لے گیں"زید نے ہادی کو اپنے گھر آنے کا کہا۔ "

تو ہادی نے اس غرض سے اوکے کہہ دیا کہ چلو اسی بہانے سحر کو بھی دیکھ لے گا۔

تقریباً آدھے گھنٹے میں وہ زید کے گھر پر موجود تھا۔اسماعیل صاحب اور زیبا بیگم سے کچھ باتیں کرنے کے بعد وہ زید سے وہ فائل ڈسکس کرنے لگا۔

ہادی نے بہت دفعہ اپنی نظریں اِدھر اُدھر گھمائی کہ شاید دیدار یار ہو جائے مگر شاید آج قسمت کو منظور نا تھا۔وہ زید سے فائل ڈسکس کرنے میں لگا ہوا تھا کہ اسکے کانوں میں زیبا بیگم کی بات آئی۔

" اسمعیل وہ آرزو کا بھائی نہیں ہارون اسکے لیے مسز شہروز نے سحر کا رشتہ مانگا ہے۔"زیبا بیگم نے اسماعیل صاحب سے کہا جو اخبار پڑھ رہے تھے۔

"تو آپ نے کیا کہا؟" اسمعیل صاحب نے ایک نظر زیبا بیگم کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں نے ان سے کہا کہ میں آپ سے بات کر کے دیکھتی ہوں اور ہمیں کچھ وقت دیں ہم سوچ کر جواب دینگے۔اور سحر سے بھی پوچھ لے گیں۔" زیبا بیگم نے اسمعیل صاحب کو چائے پکڑاتی ہوئی بولی۔

"ٹھیک ہے ویسے کافی اچھا لڑکا ہے ہارون مجھے کوئی اعتراض نہیں آپ بس سحر سے پوچھ لیں اگر اسکو کوئی اعتراض نہیں تو ہم اپنا جواب بھیج دیں گے اور ویسے مسز شہر روز گھر آئی تھی کیا؟" اسمعیل صاحب نے اپنا فیصلہ سنانے کے ساتھ ان سے سوال بھی کیا۔

"نہیں گھر نہیں آئی تھی وہ اللہ نے آرزو کو خوشخبری دی ہے تو اس کی مبارک باد دینے گئی تھی کہ وہی ملاقات ہوئی اور پھر انہوں نے یہ بات بھی کر دی۔" زیبا بیگم نے خوشی سے بتایا تو اسمعیل صاحب سن کر بہت خوش ہوئے کہ اللہ نے آرزو اور حدید کو خوشی نصیب کی۔

"ارے ماشاءاللہ اتنی بڑی خوش خبری اللہ ان کے نصیب اچھے کرے، ٹھیک آپ سحر سے بات کریں پھر ان کو جواب دیں۔" اسماعیل صاحب چائے کا کپ ان کو پکڑا کر دوبارہ اظبار اُٹھاتے ہوئے بولے۔

یہ سب سن کر ہادی کی آنکھیں غصے سے لال ہو گئی۔ اسکا دم گھوٹنے لگا تھا۔ اس کا دل کر رہا تھا ہر چیز تہس نہس کر دے اور اس انسان کی جان لے لے جو اس کی جینے کی وجہ اور اس کی دھڑکنوں کو اس سے چھننا چاہتا تھا۔

اس کا دل کیا ابھی جا کر ہارون کو جان سے مار دے جو اسکی سحر کو اس سے چھیننا چاہتا ہے۔

اسکی کن پٹی کی رگیں غصے سے ابھری ہوئی تھی۔اپنا غصہ کنڑول کرنے کیلیئے تیز تیز سانسیں لینے لگا۔

"کیا ہوا ہادی تیری طبیعت تو ٹھیک ہے ؟۔اور یہ تیری آنکھیں کیوں لال ہے ؟" زید نے ہادی کو دیکھتے ہوئے کہا جس کی آنکھیں لال تھی اور تیز تیز سانس لے رہا تھا۔

"ہاں وہ میرے سر میں بہت زیادہ درد شروع ہو گیا ہے۔اب میں چلتا ہوں پھر آؤں گا۔" ہادی خود کو نارمل کرتے ہوئے جانے کیلیئے اٹھ کھڑا ہوا۔

زیادہ طبیعت تو نہیں خراب اگر خراب ہے تو چل ڈاکٹر کے پاس چلتے "
ہیں۔"زید بھی ہادی کے ساتھ کھڑے ہوتے ہوئے بولا۔اس کے لہجے سے
فکر مندی چھلک رہی تھی۔

" نہیں یار میں ٹھیک ہوں بس گھر جا کر آرام کروں گا تو ٹھیک ہو جائے گا۔ "
"ہادی نے زید کے گلے ملتے ہوئے کہا اور اپنے قدم باہر کی جانب بڑھا دیئے
کہ تبھی بیچ راستے میں اسکے قدم رُکے۔

" اسلام علیکم ہادی بھائی کیسے ہیں آپ؟"سحر جو صنم کے ساتھ اوپر چھت
پر تھی نیچے پانی پینے کی غرض سے آئی تو سامنے ہادی کو دیکھ کر خوش اخلاقی
سے کہا۔

اسکو دیکھ ہادی کا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھنے لگا۔ مگر پھر سے اپنی چچی کی بات یاد آئی تو دوبارہ غصہ سوا نیزے پر پہنچ گیا. اور ایک نظر سحر پر ڈال کر وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

انہیں کیا ہوا جواب دئے بغیر ہی چلے گئے ؟"سحر نے خود سے کہہ کر " اپنے کندے اچکائے اور دوبارہ کچن کی طرف بڑھ گئی۔

ہادی فل رش ڈرائیونگ کر کے گھر پہنچا۔ سامنے ہی اسکا سامنا یاسمین بیگم سے ہوا۔ انہوں نے ہادی سے کچھ کہنا چاہا مگر وہ ان کی سنے بغیر ہی یہ کہہ کر کمرے میں چلا گیا" کہ اسکے سر میں شدید درد ہے. اور وہ آرام کرنے جارہا

ہے اُسے کوئی ڈسٹرب نہ کرے "تو اسکی بات سن کر یاسمین بیگم خاموش ہو گئی کیونکہ اسکی آنکھیں بہت زیادہ لال تھی۔

ہادی نے کمرے میں آکر پوری طاقت سے وہ فائل زمین پر پھینکی اور کمرے میں یہاں سے وہاں چکر کاٹنے لگا۔اسکا غصہ کسی صورت کم نہیں ہو رہا تھا۔

"اسکی ہمت بھی کیسے ہوئی مجھ سے سحر کو چھیننے کی۔جو مجھ سے اسکو چھیننے کی کوشش کرے گا میں اس سے سب کچھ چھین لوں گا سب کچھ وہ صرف میری ہے صرف میری اگر وہ مجھ سے دور ہوئی تو میں سب کچھ تہس نہس کر دوں گی آہہہہہ "ہادی غصے سے ڈریسنگ مرر میں اپنے عکس کو دیکھتے ہوئے جنونیت سے بول رہا تھا۔اور آخر میں غصے سے ڈریسنگ ٹیبل سے ساری چیزیں ہاتھ مار کر گرادی اسکی آنکھوں میں آگ کی چنگاریاں جل رہی تھی۔

"نہیں میں تمہیں خود سے دور نہیں جانے دوں گا تم میری ہو میری مجھے جلد ہی تمہیں اپنا بنانا ہے ورنہ وہ تمہیں مجھ سے چھین لے گا۔ مجھے مما سے بات کرنی ہو گی کہ چاچو سے بات کرے اور اور میری سحر کو مجھے دے دیں۔ اگر کسی نے بھی تمہیں مجھ سے دور کرنے کی ناکام کوشش کی تو میں اسے جان سے مار دو گا۔" بادی خود سے بولتا کوئی پاگل دیوانہ لگ رہا تھا کہ اگر اُسے اپنی چیز نہ ملی تو وہ ہر چیز برباد کر دے گا۔

اور خود کو پر سکون کرنے کی ناکام کوشش کی۔ اسکے بدن میں آگ لگ رہی تھی اسنے فوراً اپنی شرٹ اُتاری اور باتھروم میں گھس گیا اور ٹھنڈے پانی کے نیچے کھڑا ہو گیا لیکن وہ ٹھنڈا پانی بھی اسکے بدن کی آگ کو کم نا کر سکا۔ اسنے سوچ لیا تھا۔ کر وہ جلد ہی اپنی مما سے بات کرے گا کہ وہ اسماعیل صاحب سے بات کرے۔

فون پوز کر رہا تھا کر تبھی بیل بجی اسنے اٹھ کر جیسے ہی زید لاونج میں بیٹھا دروازہ کھولا سامنے ہی راج کھڑا تھا۔

"راج تم۔۔۔۔۔کیسے ہو؟"زید نے راج کے گلے ملتے ہوئے کہا۔

"میں ٹھیک تم بتاؤ؟"راج نے بھی خوش دلی سے ملتے ہوئے کہا۔

"میں بھی بلکل ٹھیک آو اندر آؤ۔"زید نے راج کو اندر آنے کیلیئے راستہ دیا تو راج نے اپنے قدم اندر کی جانب بڑھا دیئے۔اسماعیل صاحب اور زیبا بیگم بھی اپنے داماد کو دیکھ کر کافی خوش ہوئے۔

راج کو آئے ہوئے اور ان سے باتیں کرتے ہوئے پندرہ منٹ ہو گئے تھے کہ تبھی اسنے زیبا بیگم سے کہا۔

"مامی وہ آپ صنم کو بلا دے پھر ہمیں جانا بھی ہے۔"راج نے کپ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔

"کہاں بیٹا رات کا کھانا کھائے بغیر کو میں جانے دینے والی نہیں۔"زیبا بیگم نے راج سے کہا۔

"نہیں مامی آج نہیں کھا سکتا پھر کبھی کھاؤں گا ابھی مجھے جلدی ہے۔" راج نے انہیں منع کرتے ہوئے کہا۔

"کوئی جلدی نہیں دیکھو شام ہونے والے ہیں بس تھوڑی دیر اور رُک جاؤ۔" زیبا بیگم نے گھڑی پر وقت دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں مامی وہ آج مجھے پارٹی میں جانا ہے تو اسلئے صنم کو لینے آیا ہوں۔ پھر کبھی آؤں گا تو ضرور رات کھانا کھا کر ہی جاؤں گا۔" راج نے زیبا بیگم کو اپنے آنے کی وجہ بتائی۔

"ٹھیک ہے مگر اگلی بار کھاؤ گے ہمم؟" زیبا بیگم نے کہا تو راج نے سر ہاں میں ہلایا تو زیبا بیگم نے سحر سے کہہ کر صنم کو بلانے کیلئے بھیجا۔ راج نے زید کی طرف دیکھا تو وہ ہنس رہا تھا۔

"تو کیوں ہنس رہا ہے؟" راج نے زید کو ہنستے دیکھ پوچھا۔

انہیں ویسے ہی تیرے آفس میں پارٹی ہے ہممم؟"زید کو اچھی طرح پتہ " تھا کہ راج جھوٹ بول رہا ہے۔ کیونکہ راج کبھی بھی پارٹی وغیرہ میں نہیں جاتا تھا۔

ہاں ہے نا پارٹی۔۔۔"راج نے کہا تو زید اور زیادہ ہنسنے لگا۔"

ہنسنا بند کر ماموں کو پتہ لگ جائے گا کہ میں نے جھوٹ بولا ہے۔"راج " نے زید کو زور زور سے ہنستے دیکھ دھیرے سے کہا۔

جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت تھی ویسے ہی بول دیتا کہ ماموں آپکی بیٹی " کے بنا دل نہیں لگ رہا تھا اسلئے بھاگا چلا آیا میں۔"زید نے راج کو تنگ کرتے ہوئے کہا۔ تو راج نے محض اس کو گھورا اور صنم کا انتظار کرنے لگا۔

" آپی وہ آپ کو نیچے بلا رہے ہیں۔ "سحر نے صنم سے کہا جو چھت پر بیٹھی موسم انجوائے کر رہی تھی۔

" کون بلا رہا ہے ؟ "صنم نے سحر سے پوچھا جو تیز تیز سانسیں لے رہی تھی جو دوڑ کر آنے کی وجہ سے پھول چکا تھا۔

" چلیں آئیں خود دیکھ لیں۔ "سحر نے کہہ کر صنم کا ہاتھ پکڑا اور اسے نیچے لے آئی صنم نے سحر سے دو تین دفعہ پوچھا کہ کون بلا رہا ہے مگر سحر نے کوئی جواب نہ دیا۔ اور اسکو لیکر نیچے آگئی۔ کہ سامنے کھڑے راج کو دیکھ اسکی آنکھیں پھٹ پڑی۔

" آپ ؟۔۔۔۔ "صنم نے شکوڈ سی کیفیت میں کہا تو اس سے پہلے راج جواب دیتا زیبا بیگم بول پڑی۔

ہاں بیٹی وہ راج کو پارٹی میں جانا ہے اس لئے تمہیں لینے آیا ہے۔" صنم نے اپنی امی کی بات سن کر حیران نظروں سے راج کو دیکھا۔ کہ وہ اتنی جلدی لینے آگیا۔

جاو بیٹا اپنی چیزیں لے کر آوا سے دیر ہو رہی۔" صنم کو ویسے ہی بت بنا دیکھ کر زیبا بیگم نے کہا۔ تو صنم منہ پھولا کر اپنے کمرے سے چیزیں لے نے کیلئے چلی گئی۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ اپنی چادر اور پرس وغیرہ لے کر آگئی۔ اور سب سے مل کر راج کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ گئی۔

اسنے اپنا رخ شیشے کی جانب کیا ہوا تھا۔ اس کو خفا دیکھ راج نے اپنی مسکراہٹ دبائی۔ پورے راستے صنم خاموش بیٹھی رہی اور راج ڈرائیو نگ کرتے وقفے وقفے سے اس پر نظر ڈالتا رہا

[10/23, 5:12 AM] S 💝💖♥️♥️💝💝:
🖤🖤

راج کمرے میں بیٹھا فون یوز کر رہا تھا۔اور ساتھ میں صنم کا انتظار بھی کر رہا تھا۔رات کا ایک بج گیا تھا مگر صنم ابھی تک کمرے میں نہیں آئی تھی۔راج اچھی طرح واقف تھا کہ صنم اس سے ناراض ہے اور اس کو منانے کے لئے اسکا کمرے میں آنے کا انتظار کر رہا تھا۔

" صنم بیٹی بس کرو اور کتنا کام کرنا ہے۔ شکورن (کام والی) کر دے گی۔ تم ابھی تھکی ہوئی آئی ہو۔ جاو جا کر آرام کرو۔ "

صوفیہ بیگم جو صنم کے ساتھ کچن میں بیٹھی باتیں کر رہی تھی۔انہوں نے صنم سے کہا جو وہ آگے اور برتن نکالنے والی تھی صفائی کیلئے۔۔

"بس یہ آخری پلیٹ ہے۔اور میں کوئی تھکی ہوئی نہیں ہوں مما۔ "

صنم نے مسکرا کر کہا۔تو صوفیہ بیگم بھی مسکرائے بغیر نہ رہ سکی۔

اچھا بھئی پھر میں تو جا رہی ہوں سونے رات کا ایک ہو گیا ہے۔"صوفیہ " بیگم نے جمائی روکتے ہوئے صنم سے کہا۔

جی مما آپ جائے آرام کرے میں بھی بس تھوڑی دیر میں جا رہی " "ہوں۔

صنم نے صوفیہ بیگم سے کہا۔تو وہ اٹھ گئی اور صنم کو"شب بخیر"بول کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔تو صنم نے بھی تھوڑی دیر تک سارے برتن صاف

کر لئے۔ جب اسنے گھڑی پر وقت دیکھا تو گھڑی پر 1:15 ہو رہے تھے۔
راج کے سونے کا سوچ کر اسنے اپنے قدم کمرے کی جانب بڑھا دیئے۔ جیسے ہی اسنے کمرے کا دروازہ کھولا تو سامنے ہی راج بیڈ کے بیچ و بیچ لیٹا فون یوز کر رہا تھا۔ وہ راج کو اگنور کر کے ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑی ہو گئی۔

"مجھے لگا کہ سارے گھر کے برتن دھو کر ہی آو گی۔ نہیں بلکہ پڑوسیوں کے بھی دھو کر آو گی۔"

راج نے صنم سے کہا جو ہاتھوں پر لوشن لگا رہی تھی۔ اور راج کی بات پر اسنے اپنے لب کا کونا دبا کر مسکراہٹ روک رہی تھی۔

"میں آپ سے بات نہیں کرنا چاہتی۔" صنم نے ناراضگی سے کہا۔

کیوں۔۔کیوں نہیں کرنی بات مجھ سے۔"راج نے انجان بنتے ہوئے "
کہا۔جیسے کہ اسکو تو کچھ پتہ ہی نہ ہو۔

راج میں تین ہفتوں بعد گھر گئی تھی۔میں نے ایک ہفتہ مانگا تھا مگر آپ "
نے دو دن دیئے۔مگر آپ نے یہ دو دن بھی رہنے نہیں دیا۔اور ایک دن
" میں ہی لے آئے۔

صنم راج کے سامنے کھڑی ہوتی ہوئی اپنی ناراضگی بتاتے ہوئے بولی۔

جانم میں نے پہلے ہی کہا تھا۔اگر مجھے آپ کے بغیر سکون نا ملا تو میں فورا "
"آجاوگا لینے کے لئے۔

راج نے صنم ہاتھ سے پکڑ کر اپنے برابر میں لیٹاتے ہوئے اسکا سر اپنے سینے پر رکھا۔

"تو آپ نے مما بابا سے کیوں کہا کہ ہم پارٹی میں جا رہے ہیں۔ جبکہ آپ تو مجھے ڈنر پر لے گئے۔" صنم نے راج کے سینے سے سر اٹھا کر کہا۔

"تو اگر ایسا کہتا کہ مجھے میری جانم کے بغیر سکون نہیں مل رہا اور میں اپنی جانم کو لینے آیا ہوں۔ تو تب بھی تمہیں شکایت ہونی تھی اس لیے وہ سب بول دیا۔"

راج نے صنم کے بالوں کی لٹ کان کے پیچھے اڑستے ہوئے محبت سے کہا تو اسکی بات سن کر صنم نے شرم سے اپنا چہرہ اسکے سینے میں چھپا دیا۔ راج نے

بھی مسکراتے اسکے گرد اپنا حصار تنگ کیا۔اور پھر جلد ہی دونوں نیند کی وادیوں میں اتر گئے تھے۔

♥♥

"سحر اٹھو دیر ہو رہی ہے۔دیکھو کتنا ٹائم ہو گیا ہے۔"زیبا بیگم جو کب سے سحر کو کالج کے لئے اٹھا رہی تھی مگر سحر تھی جو کہ اٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔آخر میں زیبا بیگم نے تنگ آکر اس سے بلینکٹ چھینتے ہوئے کہا۔

"مما آج نہیں کل جاوں گی میں پکا۔"سحر نے چہرے پر معصومیت طاری کرتے کہا کہ شاید اسکی امی کو رحم آجائے۔

نہیں کوئی نہیں آج ہی جانا ہے چلو اٹھو شاباش اٹھو۔" زیبا بیگم نے اسکی " معصومیت میں نہ آتے ہوئے سختی سے کہا۔

ماما پلیز آج نہیں اچھا لگ رہا کل سے جاوں گی دیا بھی کل آئے گی۔ پلیز نہ " ماما۔" سحر نے ایک آخری کوشش کرتے کہا مگر اسکی ماما کا نفی میں ہلتے سر کو دیکھتے منہ بنا کر اٹھی اور واش روم میں گھس گئی۔

تقریباً پندرہ منٹ بعد سحر تیار سی کالج یونی فارم میں باہر آئی اور مرر کے سامنے آ کھڑی ہوئی اور بے دلی سے بال بنانے لگی۔ آج اسکا دل نہیں کر رہا تھا کالج جانے کا۔ باہر آئی اور ناشتہ کر کے زید کے ساتھ کالج چلی گئی۔

ہادی اپنے کمرے میں بیٹھا سوچ رہا تھا کہ کیسے اپنی امی سے سحر کے بارے میں بات کرے کہ تبھی دروازہ ناک ہوا اور یاسمین بیگم اندر آئی۔

"ہادی بیٹا کیا بات ہے تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نہ۔ صبح سے نیچے ناشتے کے بعد کمرے میں بند ہوا گر کوئی بات ہے تو آپ شئیر کرو مجھ سے۔"

یاسمین بیگم ہادی کے بیڈ کے کنارے پر بیٹھتے پریشانی و فکر مندی سے بولی۔

"جی ماما وہ بس۔۔۔" ہادی بولتے بولتے رک گیا اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیسے بات کرے اپنی ماما سے۔

"جی جی بیٹا بولیں میں سن رہی ہوں۔" اس کی ماما اس کی بات سنجیدگی سے سنتے بولی کہ وہ اپنی ہر پریشانی اور ہر بات کھل کر اس سے شئیر کرلے۔

ہادی نے ایک کھلی سانس ہوا کے سپرد کی اور خود کو بولنے کے لئے تیار کیا۔

"ماما میں سحر سے بہت پیار کرتا ہوں بلکہ بے پناہ محبت کرتا ہوں اسکے بغیر جینے کا تصور بھی مجھے جان لیوا لگتا ہے۔آپ پلیز چاچا اور چاچی سے بات کریں ان سے رشتہ مانگیں۔اگر آپ نے دیر کر دی تو وہ اس کی شادی ہارون سے کر دیں گیں اور میں یہ ہونے نہیں دوں گا۔"

ہادی دیوانوں کی طرح بولے جا رہا تھا۔اپنی امی سے اپنی محبت کا اظہار کر رہا تھا۔اسکی امی حیرت سے اسکی باتیں اور سحر کے لئے اسکی محبت دیکھ رہی تھی۔

"لیکن بیٹا وہ کافی چھوٹی ہے اور شاید زیبا بہن اسکی اتنی جلدی شادی نہ کروائیں۔" یاسمین بیگم نے مدھم آواز میں کہا انہیں تو کچھ سمجھ ہی نہیں آرہا تھا۔

"ماما اس کے لئے ہارون کا رشتہ آیا ہے اور شاید چچی لوگ ہاں کر دیں تو اس لئے آج فورا جا کر میرا رشتہ مانگیں کہیں دیر نہ ہو جائے۔اور ویسے بھی وہ اتنی چھوٹی نہیں ہے جتنا آپ لوگ اسے بنا رہے ہیں۔"

ہادی نے اپنی امی کی بات سن کر تفصیل سے آگاہ کرتے کہا اور آخر میں اس کے چھوٹا کہنے پر منہ بنا کر کہا۔

"ٹھیک ہے میں پہلے تمہارے بابا سے تو بات کرلوں کہ وہ کیا کہتے ہیں۔" یاسمین بیگم نے اسکی بات مانتے کہا۔

"ویسے اگر انہوں نے رشتہ دینے سے انکار کر دیا تو؟" یاسمین بیگم نے کسی خدشے کے تحت کہا۔ انکی بات سن کر ہادی کی آنکھوں میں خون اترا۔ آنکھیں لال ہونے لگی۔

"تو میں اس سے زبردستی شادی کر لوں گا اور اگر پھر آپ لوگوں نے ہمیں دور کرنے کی کوشش کی تو میں اسے لے کر دور چلا جاوگا کہ ہماری آواز سننے کو بھی ترس جاوگے سب۔"

ہادی نے غصے سے کہا اسے یہ احساس بھی نہیں تھا کہ وہ اس وقت اپنی ماما کے سامنے ہے۔ اسکی امی اسکا یہ پاگل پن دیکھ مزید حیرت میں مبتلا ہو گئی۔

"ہادی یہ کیا کہہ رہے ہو تم کچھ اندازہ ہے تمہیں۔ساری تمیز بھول گئے ہو کیا؟"اسکی امی غصے سے بولی۔

"ماما ابھی تو میں نے صرف یہ کہا ہے اس پہ عمل بھی ہو گا اگر آپ نے میری بات نہ مانی تو۔"ہادی تحمل سے بولا۔

"لیکن ہادی بیٹا بات کو سمجھنے کی کوشش کرو۔۔۔"اس کی امی نے اب کہ اسکو پیار سے سمجھانا چاہا۔

"ماما مجھے کچھ نہیں سمجھنا آپ بس جائیں اور چاچو سے بات کریں۔"ہادی کہہ کر وہاں سے چلا گیا اور یاسمین بیگم کو پیچھے اسکی باتیں پریشان کرنے لگی۔

ہادی کار میں بیٹھا بے مول سڑکیں ناپنے میں لگا ہوا تھا۔ کہ تبھی کار سائیڈ میں پارک کر کے گاڑی سے اترا اور غصے سے گاڑی کے ٹائر کو کک کیا۔

وہ اپنے ہاتھ کی دو انگلیوں سے پیشانی ملتے غصے کو کنڑول کر رہا تھا کہ تبھی اسکا فون بجا۔

اسنے جب فون نکال کر دیکھا تو زید کا نام جگمگا رہا تھا۔ اس نے ایک ایک ٹھنڈی سانس بھر کر خود کو پر سکون کیا اور کال پک کی۔

ہیلو ہاں یار ہادی کہاں ہو؟" زید نے اسکے فون اٹھاتے ہی ہادی سے پوچھا۔ "

"باہر ہوں کیوں کیا ہوا؟" ہادی نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے زید کو جواب دیا۔

"یار وہ میری ایک بہت ضروری میٹنگ ہے تو کیا تم دیا کے ساتھ سحر کو بھی لے آوگے کالج سے؟" زید نے اپنی گھڑی میں وقت دیکھتے کہا۔

"ہاں ٹھیک ہے میں لے آتا ہوں۔" ہادی نے کہا تو زید نے شکریہ کہہ کر کال کٹ کر دی ہادی نے جیسے ہی فون جیب میں رکھا تو اسکو یاد آیا کہ دیا تو کالج ہی نہیں گئی۔ سحر کے کالج کو آف ہونے میں دس منٹ باقی تھے اسنے فوراً گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی کالج کی جانب موڑ دی۔

سحر کے کالج کا گیٹ کھلا تو سحر نے اپنی دوست کو اللہ حافظ کہہ کر باہر آئی اور نظریں زید کو ڈھونڈنے میں دوڑائیں۔

اسکو زید تو نہیں ملا البتہ ہادی ضرور کھڑا تھا۔ تو سحر نے اپنے قدم ہادی کی جانب بڑھائے۔

ہادی بھائی آج تو دیا بیا نہیں آئی تو آپ کسے لینے آئے ہیں۔" سحر نے ہادی " کے پاس پہنچ کر سوال کیا۔

میں تمہیں لینے آیا ہوں۔ اب گاڑی میں بیٹھو دیر ہو رہی ہے۔" ہادی "" نے کہا تو سحر بھی خاموشی سے جا کر گاڑی میں بیٹھ گئی۔

ہادی خاموش سا گاڑی چلا رہا تھا اور تب سے سحر کچھ نہ کچھ بولے جا رہی تھی جبکہ ہادی بس خاموش سا اسکو سن رہا تھا۔

کہ تبھی ہادی نے ایک جگہ گاڑی روکی جہاں لوگ کافی کم تھے۔

"کیا ہوا ہادی بھائی آپ نے گاڑی کیوں روک دی؟ "

Zubi Novels Zone

❤❤❤

[10/23, 5:13 AM] S 💝💖💗💗💝💝: 💟

کہ تبھی ہادی نے ایک جگہ جہاں کم لوگ تھے وہاں گاڑی روکی۔

کیا ہوا ہادی بھائی آپ نے گاڑی کیوں روک دی؟" سحر نے گاڑی رکتی "
دیکھ کر کہا۔

سحر مجھے تم سے کچھ کہنا ہے۔" ہادی نے سحر کی طرف مڑتے ہوئے کہا تو"
سحر بھی اسکی طرف متوجہ ہو گئی۔

سحر ابھی جو میں کہنے والا ہوں اسکو خاموشی سے سننا ہے اور۔۔۔اور "
مجھے سمجھنا ہے ہمممم" ہادی نے کہا تو سحر نے اثبات میں سر ہلایا۔ تو ہادی نے
لمبی سانس لے کر اپنی بات کا آغاز کیا۔

سحر میں تم سے بے پناہ محبت کرتا ہوں کب کیسے مجھے تم سے محبت ہوئی "
میں نہیں جانتا گے مگر اب میں تمہارے بغیر جینے کا تصور بھی نہیں کر سکتا.
میں مر جاؤ گا تمہارے بغیر میں اتنا جلدی یہ سب نہیں کہنا چاہتا مگر جب میں

نے چچی کے منہ سے یہ بات سنی کہ تمہارے لیے ہارون کا رشتہ آیا ہے۔ تو میں پاگل سا ہو گیا۔ سن کر مجھے لگا میں تمہیں کھو دوں گا مم- میں نے مما سے بات کی ہے کہ وہ تمہارے گھر میرا رشتہ لے کر جائے تو اگر چچی نے ہارون کا پوچھا تو تم منع کر دینا ہمم۔ "

ہادی سحر کے ہاتھ تھامے پاگلوں اور دیوانوں کی طرح بولے جا رہا تھا۔ اور سحر ہونک بنی اسکی باتیں سن رہی تھی وہ تو اسکی پہلی بات پر ہی اٹکی ہوئی تھی کہ میں تم سے بے پناہ محبت کرتا ہوں. باقی باتیں تو اسنے سنی ہی نہیں اور آخر میں جب ہادی نے اسکے ہاتھ دبائے اور ہمم کہا تو سحر ہوش میں آئی اور اسکے ہاتھ سے اپنے کھینچے۔

" ہا۔ہادی بھائی۔ یہ-- یہ آپ کیسی ہی باتیں کر رہے ہیں؟" سحر نے گھبراہٹ کے مارے اٹکتے ہوئے کہا۔اسکو ایسا لگ رہا تھا جیسے یہاں پر آکسیجن کی کمی ہو۔

" دیکھو سحر تم پلیز ہاروں کے رشتے سے منع کردوں۔میں نہیں برداشت کر سکتا تمہیں کسی اور کے ساتھ میں نے مما سے بات کی ہے وہ۔وہ لائے گی رشتہ تمہارے لیے لیکن ابھی پلیز ہارون کے رشتے سے منع کردو۔۔ "

ہادی نے دوبارہ سحر کے ہاتھ پکڑتے ہوئے التجائی لہجے میں کہا۔سحر کو یہ گی۔ سب سن کر رونا سا آنے لگا۔اسکو لگا وہ رہی بے ہوش ہو جائے

" ہادی بھائی۔پپپ پلیز ایسی باتیں۔ مم۔مت کرے""سحر نے ناں میں گردن ہلاتے ہوئے روندھی ہوئی آواز میں کہااور اپنے ہاتھ اسکے ہاتھ سے۔ دوبارہ آزاد کیئے کہ اسکی بات سن کر ہادی کا غصہ سوا نیزے پر پہنچ گیا۔

" نہیں ہوں میں تمہارا بھائی ڈونٹ کال می بھائی۔۔"ہادی نے تقریباً دھاڑتے ہوئے کہا کہ سحر نے روتے ہوئے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لیے۔ آج تک اس سے کسی نے نہیں ڈانٹا تھااور یہاں پر ہادی اتنی زور سے دھاڑا کہ اسکی چیخ اسکی دھاڑ میں دب سی گئی تھی۔

" کب سے کہہ رہاہوں کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ نہیں رہ سکتا تمہارے بغیر مگر تم سمجھ ہی نہیں رہی لاسٹ ٹائم کہہ رہاہوں اس رشتے سے منع کر دینا کیونکہ تم صرف میری ہو صرف میری تم سے زیادہ تم پر میرا حق ہے۔جو تمہیں مجھ سے چھیننے کی کوشش کرے گا میں اس سے سب کچھ

چھین لوں گا. یو آر مائن او نلی مائن اگر تم میری نہیں ہو گی۔تو کسی کی بھی "نہیں ہو گی تمہیں بھی جان سے مار دوں گا اور خود کو بھی۔

ہادی سحر کو بازوں سے پکڑ کر قریب کرتے ہوئے جنونیت سے بولا۔ سحر کے بازوں پر ہادی کی گرفت اُس حد تک سخت تھی کہ سحر کو لگ رہا تھا کہ جیسے ابھی اسکا بازوں ٹوٹ کر ہاتھ میں آجائے گا۔اور سحر روتے ہوئے مسلسل اپنا بازوں اسکے سخت گرفت سے آزاد کرنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

"چچ۔ چھوڑیں۔ درد ہو رہا ہے پلیز۔۔چ۔ چھوڑے۔"سحر ہچکیوں سے روتے اسکے ہاتھ سے اپنا بازوں چھڑانے کیلئے اسکے ہاتھ پر تھپڑ مارتے ہوئے بولی۔ہادی نے جب اپنی نظریں اسکے چہرے پر ڈالی تو جیسے ساکت سا ہو گیا۔

رونے سے اسکا سفید چہرہ لال ہو گیا تھا۔گلابی ہونٹ رونے سے کپکپا رہے تھے۔اور اسکی خوبصورت گرین آئز رونے سے لال ہو گئی تھی۔وہ مسلسل روتے ہوئے اپنا بازوں چھڑا رہی تھی۔تو ہادی نے اسکے بازوں پر اپنی گرفت ہلکی کی تو اسکی گرفت ہلکی ہوتے دیکھ سحر نے جلدی سے اپنا ہاتھوں آزاد کیا اور اپنے باتوں کو سہلانے لگی زور سے پکڑنے پر اسکے بازوں میں جلن ہو رہی تھی۔

" آآآپ بہت -۔ برے ہیں- مم میں آپ سے بات- تن- نہیں کروں گی "سحر روتے ہوئے بچوں کی طرح بولی۔

" میں اس سے بھی برا ہوں۔اس لیے کہہ رہا ہوں کہ ہارون کے رشتے سے منع کر دوں ورنہ میں کچھ بہت برا کر جاؤں گا۔اسلئے اچھے بچوں کی طرح

میری بات مان کر چچی کو منع کرو ہمم ورنہ جو میں کرونگا اس پر مجھے زرا برابر "شرمندگی نہیں ہو گی۔

ہادی نے سحر کو دیکھتے ہوئے کہا جو ہادی کی بات سن کر اور زیادہ رونے لگ گئی۔

" مجھے آپ کے ساتھ نہیں جانا گھر۔ میں۔۔۔ میں خود ہی، چلی جاؤ گی اور گھر جا کر زید بھائی سے آپ کی شکایت لگاؤ گی۔" سحر نے آنسوں صاف کرتے ہوئے کہا اور گاڑی کا دروازہ کھولنے لگی جس میں وہ ناکام ٹھہری کیونکہ گاڑی ہادی نے لاک کی ہوئی تھی۔

" خاموشی سے بیٹھی رہو سحر۔ نہیں کھلنے والا ہمم۔ اور خبر دار اگر گھر جا کر کسی سے بھی کچھ کہا تو اُدھر سے ہی تمہیں اٹھا کر لے جاؤں گا پھر تم اور

تمہارے گھر والے ایک دوسرے کیلئے ترستے رہنااور میں تمہیں ان سب سے دور لے جاؤ گا یہاں تم ان کو دیکھ بھی ناپاؤں اسلئے کسی سے بھی کچھ مت "کہنا ورنہ نتیجے کی ذمہ دار تم خود ہو گی۔

مسلسل سحر کو کھولتے دیکھ کر سختی سے کہا۔ تو اسکی بات سن کر نے دوبارہ اور زیادہ رونا سٹارٹ کر دیا۔

"سٹاپ کرائنگ۔" سحر کا رونا ہادی کو تکلیف دے رہا تھا اسلئے سختی سے کہا. تو سحر نے اسکی اونچی آواز سن اپنی سانس تک روک لی۔ اور بغیر آواز کے آنسو بہانے لگی تو ہادی نے اسکو دیکھ ایک لمبی سانس لی۔

میں تمہیں ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا مگر تم مجھے سمجھ بھی تو نہیں رہی۔ "
میں کب سے کہہ رہا ہوں کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ نہیں برداشت کر
" سکتا کسی اور کے ساتھ تمہیں۔ مگر تم بس روئے جا رہی ہو۔

سحر کے آنسو صاف کر کے اسکی تھوڑی پکڑ کر نرمی سے کہا تو سحر نے اپنی
نظریں اٹھا کر ہادی کو دیکھا. ہادی کی آنکھوں میں محبت کا ایک جہاں آباد تھا
جس میں محبت جنون، دیوانگی، عشق سب تھا سحر نے فوراً اپنی نظریں جھکالی
تھی گھبرا کر۔ وہ اسکی آنکھوں میں نہیں دیکھ پا رہی تھی۔

مجھے اپنے گھر جانا ہے پلیز۔۔"سحر نے اسکی گرفت سے اپنی تھوڑی آزاد "
کرتے ہوئے کہا تو ہادی نے بھی ایک نظر سحر کو دیکھ کر گاڑی سٹارٹ
کر دی۔ سحر نے اپنا رخ شیشے کی جانب کر دیا اور بغیر آواز کے آنسو بہانے
لگی۔

ہاری کا گاڑی چلاتے دل کر رہا تھا کہ کار کا ایکسیڈنٹ کر دے۔تا کہ قصہ ہی ختم ہو جائے نا وہ رہے اور نا ہی سحر۔ تقریباً پانچ منٹ میں ہادی نے سحر کے گھر کے باہر گاڑی روکی تو سحر ہادی کو دیکھے گاڑی سے اتری اور گھر کی جانب بھاگی۔

اور پیچھے ہاری اسکو جاتا ہوا دیکھ رہا تھا۔ کر ایک بار پھر سحر کا رونا یاد آیا تو غصہ آنے لگا اور غصے میں اسنے گاڑی کہا موڑی یہ وہ خود نہیں جانتا تھا۔

♥♥

زیبا بیگم لاؤنج میں تھی کہ سحر روتے ہوئے بھاگتے ہوئے آرہی تھی۔ سحر کو روتے ہوئے دیکھ کے زیبا بیگم کے دل کو کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا تھا۔

"سحر میری بچی کیا ہوا تم رو کیوں رہی ہو؟" زیبا بیگم نے سحر سے کہا جو روئے جا رہی تھی. تو سحر کچھ بھی کہے بغیر روتے ہوئے انکے گلے لگی اور اور زیادہ رونے لگی۔

"سحر ہوا کیا ہے کچھ تو بتاؤ کسی نے کچھ کہا ہے کیا؟" زیبا بیگم کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا ان کے دل میں عجیب و غریب سے وسوسے آرہے تھے۔

"مما۔" سحر نے کچھ کہنا چاہا مگر اس سے بولا نہیں جا رہا تھا اور روتے ہوئے بس اتنا ہی بول پائی۔

"ہوا کیا ہے میری بچی کچھ تو بتاؤ میرا دل بری طرح دھڑک رہا ہے کسی نے کچھ کہا ہے کیا؟" زیبا بیگم سحر کو گلے لگاتے دھڑکتے دل سے بولی۔

"اچھا آؤ بیٹھو یہاں اور بتاؤ مجھے آرام سے ہوا کیا۔" زیبا بیگم سحر کو لیئے صوفے پر بیٹھی اور اسکو پانی پلایا۔ تو سحر نے کانپتے ہاتھوں سے پانی پیا اور اپنے آنسو صاف کئے جو تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔

"ہاں اب بتاؤ کیوں رو رہی ہو؟" زیبا بیگم نے سحر سے پوچھا۔

"مم۔۔ مماوہ کہہ رہے تھی کہ وہ مجھ سے۔" ہچکیوں سے روتے ہوئے بتانے والی تھی کہ اچانک اسکو ہادی کی بات یاد آئی کہ وہ اٹھا کر لے جائے گا اُسے اور اسکو گھر والوں سے ہی دور لے جائے گا کہ وہ ان کو دیکھ ہی نا پائے

گی۔ہادی کی بات یاد آنے پر وہ فورا ر کی اور زیبا بیگم کو دیکھا جو بے چینی سے اسکی بات سننے کو بے قرار تھی۔

کون کیا کہہ رہا تھا سحر۔"سحر کو رکھتے دیکھ کر زیبا بیگم نے پوچھا۔"

" نن- نہیں مماوہ۔۔وہ نامیرے سس۔ سر میں درد ہو رہا تھا۔تو میں نے۔ میم میں سے کہا کہ - مم مجھے گھر بھیج دے مگر انہوں نے منع. کر دیا۔اس لیے مجھے رونا آگیا.اواور کوئی بات نہیں ہے۔"

سحر نے ہچکیوں سے روتے ہوئے جھوٹ بولا۔اس سے تو بولا بھی نہیں جا رہا تھا۔زیادہ رونے سے اسکی ہچکیاں بن گئی تھی سحر کی بات سن کر زیبا بیگم نے اپنے اندر سکون کی ایک سانس کھینچی۔

"سحر یہ کوئی رونے والی بات تو نہیں میری بچی اب تو تم بڑی ہو گئی ہو اس طرح چھوٹی چھوٹی باتوں پر روتے نہیں ہمم۔" زیبا بیگم سحر کو گلے لگاتے ہوئے اسکے بال سہلاتے ہوئے محبت سے بولی تو سحر نے انکی بات سن کر اپنا سر اثبات میں ہلایا۔

"جاؤ جا کر فریش ہو جاؤ میں کھانا نکالتی ہو تمہارے لیے اب رونا بند کرو دیکھو آنکھیں کتنی لال ہو گئی ہے۔" زیبا بیگم نے سحر کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

Zubi Novels Zone

"نہیں ماما مجھے بھوک نہیں میں روم میں جا کر آرام کرنا چاہتی ہوں سر میں درد ہو رہا ہے شدید ترین۔" سحر نے اٹھتے ہوئے کہا اور اپنے کمرے کی جانب قدم بڑھا رہے ہئے۔

پیچھے زیبا بیگم اسکو جاتا ہوا دیکھ رہی تھی۔انہوں نے سوچا تھا کہ وہ آج سحر سے ہارون کے رشتے کی بات کرے گی مگر سحر کی حالت دیکھ کل بات کرنے کا سوچ کر کچن کی طرف بڑھ گئی۔

🖤🖤

[10/23, 5:14 AM] S 💝💖💗💗💝💝:

🖤🖤

ماما مانو کہاں ہے جب سے آیا ہوں نظر نہیں آرہی کہاں ہے؟"زید جو" لاونج میں بیٹھا تھا اسنے سحر کی غیر موجودگی محسوس کرتے زیبا بیگم سے پوچھا۔

کیونکہ وہ جب سے آیا تھا اس نے سحر کو نہ دیکھا تھا۔ویسے تو وہ جب گھر آتا اس کی پہلی ملاقات سحر سے ہوتی اور اب تو شام کے سات ہونے کو آگئے مگر وہ اسے دکھی نہیں۔

"پتہ نہیں بیٹا کالج سے آکر کہہ رہی تھی کہ سر میں درد ہے اور وہ آرام کرنے جا رہی ہے۔ میں ایک دفعہ گئی تھی اسکو دیکھنے مگر وہ سوئی ہوئی تھی۔ "لیکن میں ذرا دوبارہ دیکھ آتی ہوں کیونکہ وہ کبھی اتنی دیر تک تو نہیں سوئی۔

زیبا بیگم نے زید کو ساری تفصیل سے آگاہ کرتے کہا اور اٹھ کر سحر کے کمرے کی جانب چل دی کہ تھوڑی دیر بعد وہ ہانپتی ہوئی لاونج میں آئی۔

"کیا ہوا اماا اتنی پریشان کیوں ہیں؟" زید نے فوراان کے پاس آکر فکر مندی سے پوچھا۔

بیٹا وہ سحر۔۔۔وہ۔۔۔وہ اپنی آنکھیں نہیں کھول رہی۔" زیبا بیگم نے " روتے ہوئے کہا تو زید کی پریشانی مزید بڑھی جبکہ اندر آتے اسماعیل صاحب نے بھی ان کی بات سنتے تیزی سے اپنے قدم ان کی جانب بڑھائے۔

کیا مطلب آنکھیں نہیں کھول رہی کیا ہوا ہے؟" اسمعیل صاحب فورا " ماتھے پر بل لئے پریشانی سے بولے۔

پتہ نہیں میں نے اسکو اٹھانے کی کوشش کی مگر وہ اٹھ نہیں رہی۔" زیبا " بیگم نے کہا تو زید اور اسماعیل صاحب بھاگتے ہوئے سحر کے کمرے کی جانب آئے۔

سحر۔۔ سحر آنکھیں کھولو گڑیا کیا ہوا ہے؟" زید نے سحر کے گال "" تھتپاتے ہوئے کہا مگر سحر نے آنکھیں نہیں کھولی تو زید نے اپنے ہاتھ کی دو

انگلیاں اس کے ناک کے قریب کی تو اس کی سانسیں کافی مدھم چل رہی تھی اور اسکو بخار بھی کافی تیز تھا۔

میں ڈاکٹر کو کال کرتا ہوں۔" کہتے ہی زید کمرے سے باہر آگیا اور اسماعیل " صاحب سحر کے بیڈ کے کنارے پر آبیٹھے۔

بیگم آپ جا کر ٹھنڈا پانی اور پٹیاں لے کر آئیں تا کہ اسکا بخار تھوڑا کم ہو " سکے۔" اسمٰعیل صاحب نے زیبا بیگم سے کہا جو رونے کا کام کر رہی تھی ازنکی بات سن کر فوراً اثبات میں سر ہلا کر کمرے سے باہر کچن کی جانب آگئی۔

کہ تھوڑی ہی دیر میں ڈاکٹر آگئی۔ اور انہوں نے سحر کا چیک اپ کیا۔

"گھبرانے کی کوئی بات نہیں بخار تیز ہونے کی وجہ سے ان کا بی پی لو ہو گیا تھا جس سے وہ بے ہوش ہو گئی ہے۔ لیکن آپ لوگوں کی ٹھنڈی پٹیاں کرنے سے ان کا بخار کافی حد تک کم ہوا ہے۔اور میں نے بھی ایک انجکشن لگا دیا. جس سے ان کو کل تک ہوش آجائے گا لیکن انہوں نے کسی بات کی سٹیرس لی ہے۔ کیا گھر میں کوئی بات ہوئی ہے؟"

ڈاکٹر نے مہارانہ انداز میں زید اور اسمعیل صاحب کو دیکھتے ہوئے کہا کہ

ڈاکٹر کی بات سن کر زید اور اسماعیل صاحب نے پریشانی سے ایک دوسرے کو دیکھا۔

"نہیں ڈاکٹر گھر میں تو ایسی کوئی بات نہیں ہوئی۔البتہ کالج سے آکر کہہ رہی تھی کہ اسکے سر میں درد ہو رہا اور تو کوئی بات نہیں ہوئی۔"

زید نے ایک نظر سحر کو دیکھتے ہوئے ڈاکٹر سے کہا۔

"اوکے خیر ان کا دھیان رکھئیے گا اور جو میں میڈیسن لکھ کے دے رہی ہوں۔ان کو وقت پے دیجئے گا اور ان کے کھانے کا بھی خیال کیجئے گا اور ان کی صحت کیلئے جوس لازمی پی لایئے گا۔"

ڈاکٹر پرچی پر میڈیسن لکھتے ہوئے بولی اور میڈیسن والی پرچی زید کو پکڑوا دی۔

"آیئے ڈاکٹر میں آپ کو دروازے تک چھوڑ کر آتا ہوں۔" زید نے ڈاکٹر سے کہا اور وہ آگے بڑھ گیا۔ کہ تھوڑی دیر بعد وہ ڈاکٹر کو چھوڑ کر دوبارہ کمرے میں آیا۔ جہاں زیبا بیگم سحر کے سرہانے بیٹھے اسکے بالوں میں انگلیاں چلا رہی تھی۔

میں آج سحر کے ساتھ ہی رہوں گی" زیبا بیگم نے اسماعیل صاحب سے "
کہا۔ تو اس کی بات سن کر انہوں نے اثبات میں سر ہلایا۔ تو تھوڑی دیر بعد
اسماعیل صاحب سحر کے ماتھے کو پیار سے چھو کر کمرے سے باہر آ گئے تو زید
بھی ایک نظر سحر کو دیکھ کر وہ بھی لائٹ آف کر کے باہر آ گیا۔

رات کے بارہ بجے ہونے کو آئے مگر ہادی ابھی تک گھر نہیں آیا تھا۔ یاسمین
بیگم پریشانی سے لاونج میں ٹہل رہی تھی کہ تبھی ہادی کی گاڑی گیراج میں
آ کر رکی ہادی کو صحیح سلامت آتا دیکھ کر یاسمین بیگم نے سکون کی ایک سانس
بھری۔

"ہادی کہاں تھے تم میں نے کتنی دفعہ کال کی ایک کا بھی جواب نہیں دے رہے تھے تم کہاں تھے ؟" یاسمین بیگم نے فکر مندی سے ہادی سے پوچھا۔

"ہادی میں نے کچھ پوچھا ہے اور یہ کیا حال بنایا ہوا ہے تم نے ؟" یاسمین بیگم نے ہادی کو خاموش پا کر دوبارہ کہا۔ اور اس کے حلیے پر ایک نظر ڈال کر غصے سے کہا۔

لال آنکھیں، شرٹ کے پہلے دو بٹن کھلے ہوئے تھے. اور بال پیشانی. پر بکھرے ہوئے تھے۔

"کہیں نہیں مما آپ یہ بتائیے کہ آپ نے بابا سے بات کی کے نہیں ؟" ہادی نے اپنی امی کی بات نظر انداز کر کے اپنی پوچھی۔

"نہیں ابھی۔ نہیں کی" یاسمین بیگم نے نفی میں سر ہلا کر کہا۔

"توکب کرے گی آپ بات جب چچی سحر کو کسی اور کے حوالے کر دے گی تب اگر آپ نے نہیں کرنی تو بتا دیں میں خود ہی کر لوں گا" ہادی اونچی آواز میں چلاتے ہوئے بولا۔

"ہادی یہ کیا بد تمیزی ہے۔ سارے لحاظ بھول گئے ہو۔ کہہ تو رہی ہوں کہ کروں گی بات۔" یاسمین بیگم نے اسکی اونچی آواز میں چلانے پر غصہ ہوئے ہوئے کہا۔

"آئی ایم --- سوری ماما مگر پلیز جلدی کریں میں اور ویٹ نہیں کر سکتا پلیز" ہادی نے غمگیں لہجے میں کہا۔

"ہادی بیٹا میری خود کی بھی یہی خواہش ہے کہ سحر میری بہو بنے مگر تم تھوڑا صبر کرو صبر سے کام لو اللہ سب بہتر کرے گا۔" یاسمین بیگم نے محبت بھرے لہجے میں کہا۔

"اچھا مما میں آرام کرنے جارہا ہوں سر میں درد ہے۔" ہادی نے کہہ اپنے قدم کمرے کی جانب بڑھا دئے۔

آیت سناو صبر کی کوئی قرآن سے
ورنہ الجھ پڑوں گا میں سارے جہان سے
وہ شام آج تک میرے سینے پہ نقش ہے
مکر گیا تھا کوئی جب اپنی زبان سے

زید تیار ہو کر نیچے آیا اور آ کر ڈائنگ ٹیبل پر بیٹھ گیا.

"ماما سحر طبیعت اب کیسی ہے اور اٹھی ہے کہ نہیں؟" زید نے زیبا بیگم سے سحر کے متعلق فکر مندی سے پوچھا۔

"ہاں نیچے آتے ہوئے میں نے اسکا بخار چیک کیا تھا جواب کافی بہتر تھا لیکن وہ اٹھی ابھی تک نہیں ہے" زیبا بیگم جو اسمعیل صاحب کیلئے ناشتہ لگا رہی تھی کہ زید کی بات پر انہوں نے اسکے سوال کا جواب دیا۔

"اچھا میں دیکھ کر آتا ہوں کہ اٹھی کہ نہیں" کہہ کہ اپنے اپنے قدم سحر کے روم کے جانب بڑھا دیئے، زید نے جیسے ہی روم کا دروازہ کھولا سامنے ہی سحر اپنے بیڈ پر لیٹی سو رہی تھی۔ زید چلتا ہوا اسکے سرہانے آ بیٹھا۔

سحر گڑیا۔ بھائی کی جان اٹھو آنکھیں کھولو "زید نے سحر کے بالوں کو " سہلاتے ہوئے پیار سے کہا کہ اسکی آواز سن کر سحر نے اپنی آنکھیں کھولی۔

بھائی جان "سحر نے مدھم آواز میں زید کو پکارا"

جی بھائی کی جان "زید پیار سے سحر کا ماتھا چھومتے ہوئے کہا۔ "

اب کیسی طبیعت ہے آپ کی "زید نے اسکے بال چہرے سے ہٹاتے کہا۔ "

کیوں مجھے کیا ہوا تھا؟ ""سحر نے اسکے سوال پر نا سمجھی سے پوچھا۔ "

کل سے آپ کو اتنا تیز بخار تھا جس سے آپ بے ہوش ہو گئی تھی اور " ساتھ میں ہماری جان ہمی سولی پر لٹکائی ہوئی تھی۔ "زید نے سحر کی ناک اِدھر اُدھر مروڑتے ہوئے شرارت سے کہا کہ اسکی بات سن کر سحر مسکرانے لگی۔

سحر گڑیا ایک بات پوچھو آپ سے "زید نے سحر کو دیکھتے ہوئے کہا. جو" اب اٹھ کر بیٹھ رہی تھی

جی بھائی جان پوچھئے "سحر نے کے زید کو دیکھتے ہوئے کہا جو سنجیدہ سا اُسے " دیکھ رہا تھا۔

گڑیا کیا کوئی بات ہے جو آپ کو پریشان کر رہی ہے مطلب ڈاکٹر نے کہا ہے کہ آپ نے کسی بات کی کافی سٹریس لی ہے۔ اگر کوئی بات ہے تو ہم سے شیر کریں گڑیا" زید نے سحر کو ڈاکٹر کے کہے گئے الفاظ بھی بتائے اور اس سے پوچھا کہ زید کے پوچھنے پر سحر کی آنکھوں کے سامنے ہادی کا جنونی روپ آیا اور اسکی آنکھوں میں نمی آنے لگی مگر وہ اُسے جلد چھپا گئی۔

ئن نہیں بھائی ایسی کوئی بات نہیں میں نے کسی بات کی سٹریس نہیں لی۔"
"سحر نے نفی میں سر ہلا کر کہا۔

اچھا گڑیا آپ فریش ہو کر نیچے آئے پھر مل کر ناشتہ کرتے ہیں ہمم۔" "
زید نے بیڈ سے اٹھتے ہوئے کہا کہ اسکی بات کر سحر بھی اٹھی اور واش روم میں چلی گئی۔ لیکن اسے یہ سوچ لیا تھا کہ اب وہ ہادی کے سامنے نہیں آئے گی وہ بہت ڈر گئی تھی ہادی سے۔

زید اپنے آفس میں بیٹھے بظاہر تو کام کر رہا تھا مگر اسکا دماغ ابھی تک کل رات کہی گئی ڈاکٹر کی بات پر اٹکا ہوا تھا۔ وہ اس سوچ میں اتنا گم تھا کہ اسکو ہادی کے آنے کا بھی علم نہ ہوا۔

"زید کہاں کھوئے ہوئے ہو؟"ہادی نے اونچی آواز میں زید سے کہا۔ہادی نے دو سے تین دفعہ زید کو پکارا مگر اسے کوئی جواب نہیں دیا آخر کار اسے اونچی آواز میں چلا کر زید کو پکارا۔

"ہاں---ارے ہادی تم تم کب آئے"زید نے ہادی کی آواز سے ہوش میں آتے ہوئے کہا۔

"تب جب تم کسی کے خیالوں میں کھوئے ہوئے تھے۔"ہادی نے شرارت سے کہا

"نہیں میں تو کسی کے خیالوں میں نہیں تھا وہ تو بس سحر کے بارے میں سوچ رہا تھا"زید نے ہادی کی پہلی بات پر مسکراتے ہوئے کہا۔

سحر کے بارے میں کیوں ؟"ہادی نے زید سے نا سمجھی سے پوچھا۔ "

وہ سحر کو کل رات اتنا تیز بخار ہو گیا۔ کہ اسکا بی پی شوٹ کر گیا۔اور وہ " بے ہوش ہو گئ تھی۔ جب ڈاکٹر کو بلایا تو ڈاکٹر نے کہا کہ اسنے کسی بات کا کافی سٹریس لیا ہے میں نے صبح اس سے پوچھا مگر اسنے کچھ بھی نہیں بتایا کہ " نہیں کوئی بات نہیں ہے

زید نے ہادی کو کل ہوئی ساری بات بتائی کہ یہ سب سن کر ہادی کا دل ایک پل کو زور سے دھڑکتے ہوئے رکا یہ سب سن کر ہادی کے دل کو کچھ ہوا۔ اسے اپنے روپے کی کافی شرمندگی ہو رہی تھے۔ مگر وہ بھی دل کے ہاتھوں مجبور تھا اسکے سامنے سحر کا روتا ہوا چہرہ گھومنے لگا۔

اچھا چل یہ چھوڑ یہ بتا کیا پیئے کا چائے یا کافی "زید نے ہادی سے کہا جو " شاید کچھ سوچ رہا تھا۔

ہاں کک۔ کافی منگوا دو "ہاری ہوش میں آتا زید سے جبرا مسکراتے ہوئے " بولا تو زید نے انٹر بیل کے زریعے پیون سے دو کپ کافی منگوائی اور پھر زید اور ہادی کام کی باتیں کرنے لگے۔

🖤💛

[10/23, 5:15 AM] S 💝💖💗💗💝💝:

🖤💚

ہادی زید سے ملنے کے بعد سیدھا گھر آگیا۔ اسکے دماغ میں ابھی تک زید کی باتیں گردش کر رہی تھی۔

اسکو اتنا تیز بخار تھا کہ اسکا بی پی شوٹ کر گیا اور وہ بے ہوش ہو گئی "
اور ڈاکٹر نے کہا ہے کہ انہوں نے کسی بات کی بھی ٹینشن لی ہے۔ "

آنکھیں بند کرنے پر اسکو دوبارہ زید کی باتیں یاد آئی ی۔ اپنی بے بسی پر اسنے ایک گہرا سانس بھرا۔ اسکا دل کر رہا تھا کہ ابھی جائے سحر کے پاس اور اسکو دیکھ کر آئے۔ وہ بہت بے چین تھا۔ چاہ کر بھی وہ نہیں جاسکتا تھا۔
اپنا سر جھٹک کر وہ جیسے ہی گھر میں داخل ہوا۔ سامنے ہی دیا اور بیا بیٹھی ہوئی ی تھی۔ وہ اپنا موڈ ٹھیک کرتا ان کی طرف بڑھ گیا۔

" کیا ہو رہا ہے؟ چوہیوں۔۔" ہادی ان کے ساتھ بیٹھتا ان دونوں کو تنگ کرتے ہوئے بولا۔

"بھائی میں بہت بڑی ہوں مجھے تنگ مت کرے۔" بیا اپنی نظریں سکرین پر جمائے ہوئے ہی بولی۔

"اچھاایسا کیا کر رہی ہو جو اتنی بڑی ہو ہم۔۔" ہادی بیا کے بال کھینچتا ہوا بولا۔

"بھائی دیکھ نہیں رہے میں ڈرامہ دیکھ رہی ہوں۔ اب تنگ مت کرے۔"

بیانے جلدی سے کہہ کر دوبارہ اپنی نظریں سکرین پر مزکور کرلی۔ کہ اسکیبات سن کر دیااور ہادی دونوں ہنسنے لگے۔ کہ تبھی اسکے ڈرامے کا ایڈ آیا۔اور بیا منہ بنا کے ان کی طرف مڑی۔

"پتہ نہیں یہ ہیروئن کو کیا ہوگیا ہے۔ ہیرو سے محبت بھی کرتی ہے اور اسکو کسی اور کا بھی ہونے دے رہی ہے۔" بیا منہ بناتے ہوئے بولی۔

"اسکا جواب تو تمہیں دیا ہی دے سکتی ہے۔بتاؤں دیا کہ ایسا کیوں ہے۔"

دیا جو خاموش بیٹھی تھی۔کہ ہادی کے مخاطب کرنے پر وہ ان کی طرف دیکھنے لگی جو مسکرا رہے تھے اب۔

کیوں کہ محبت میں محبوب کی خوشی دیکھی جاتی ہے نہ کہ اپنی۔اسطرح "
اس ڈرامے میں بھی ہیروئ ن محبوب کی خوشی دیکھ کر اسکو اسکی
"خوشی دے رہی ہے۔

دیا یہ سب بولتے ہوئے زید کو سوچ رہی تھی۔ اور آخر میں
ہوش میں آتی اس کو اسکے ڈرامے کا بتایا۔

یہ سب سنتے ہوئے ہادی کے دماغ میں سحر کا چہرہ آیا۔ دیا کی
باتیں اسکے دل میں ایک شور مچا گئ ی تھی۔ وہ سیدھا اُٹھتا
ہوا اپنے کمرے میں آیا۔
اور دیا کی باتوں کو سوچنے لگا کہ واقعی میں محبت میں محبوب کی خوشی ہی تو
دیکھی جاتی ہے نا کہ اپنے آپ کی۔

اسنے سحر سے اپنی محبت کا اظہار تو کر دیا تھا۔ مگر سحر کا اسنے سوچا ہی نہیں۔ وہ صرف اپنے بارے میں سوچ رہا تھا سحر کا تو اسنے سوچا نہیں کہ وہ کیا چاہتی ہے۔

دیا کی باتوں نے اسے ایک فیصلہ کرنے پر مجبور کر دیا۔ جسے وہ جلد سحر سے مل کر کہنا چاہتا تھا۔

♥♥♥♥

"ویسے دیا تم کب زید بھائی ی سے اظہارِ محبت کرو گی۔"

بیا نے پُر شوک نیگاہوں سے دیکھتے ہوئے دیا سے پوچھا۔ جبکہ بیا نہیں جانتی تھی کہ اسنے پوچھ کر کتنی بڑی غلطی کر دی تھی۔

بیاکی بات سن کر دیا کو رونا آنے لگا۔اسکا دل کیا کہ چیخ چیخ کر روئے کہ جس سے وہ بچپن سے محبت کرتی ہے۔وہ کسی اور کو چاہتا ہے وہ کسی اور کو پسند کرتا ہے۔

" شاید اب کبھی بھی نہیں۔ "

دیا نے دل پہ پتھر رکھ کر کہا۔کہ اسکی بات سن کر بیا حیران رہ گئی ی۔

"کیا مطلب کہ کبھی نہیں۔ "

بیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔ اسکو دیا کی بات سمجھ میں نہیں آئی ی۔

"مطلب کہ۔۔۔کچھ نہیں۔ "

دیانے پہلے سوچا کہ بتادے مگر پتہ نہیں کہ کیا سوچ کر وہ رک گ ئی ی۔

"کیا مطلب کہ پتہ نہیں۔۔بتاوں نہ۔۔ "

بیا اسکو بیچ میں رُکتے ہوئے دیکھ کر بولی۔

"بس نہ کچھ نہیں۔۔اب اپناڈرامہ دیکھو سٹارٹ ہو گیا ہے۔ "

دیا اسکو بتا کر پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔اسلیۓ وہ سب کہہ کر اسکی توجہ کہیں اور کرنی چاہی۔

بیااسکی بات سن کرخاموش توہوگ ئی ی تھی۔ مگر اسکے دل میں جو بات تھی اسکو ابھی فلحال پوچھنا نہیں چاہتی تھی۔ کہ صحیح وقت آنے پر وہ اس سے پوچھے گی۔

♥♥♥♥

سحر کو بیمار ہوئے دو دن ہوگ ئے تھے۔ اور آج وہ کافی زیادہ بہتر تھی۔ابھی وہ اپنی امی کے ساتھ لاونج میں بیٹھی تھی۔وہ فون پر ناول پڑھ رہی تھی اور اسکی امی سبزی کاٹ رہی تھی۔
زیبا بیگم نے سحر کی طرف دیکھا جو ناول پڑھنے میں کافی بزی تھی۔انہوں نے سوچا کہ سحر آج کافی بہتر تو وہ اس سے ہارون کے بارے میں بات کرلے۔

"سحر بیٹا مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔"

زیبا بیگم سحر سے بولی۔ سحر جو ناول پڑھ رہی تھی۔ کہ اپنی امی کی بات پر وہ ان کی طرف متوجہ ہوئی ی۔

"جی امی بولے میں سن رہی ہوں۔"

سحر نے اپنا فون سائیڈ پر رکھ کر اپنی امی سے کہا۔

"سحر تم تو جانتی ہو نا کہ لڑکی جب بڑی ہوتی ہے تو اسکو کسی اور گھر جا کر اپنا گھر بسانہ پڑتا ہے۔اس پر کافی ذمہ داریاں آجاتی ہے۔ چھوٹی سی چھوٹی چیز کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ ہر ایک کی خوشی دیکھنی پڑتی ہے اسکا دیھان رکھنا پڑتا ہے۔ تم تو جانتی ہو نا یہ سب۔"

زیبا بیگم نے بات کو گھوماتے ہوئے سحر سے کہا۔
سحر کو ان بات سن کر ہادی کی بات یاد آئی ی۔ مگر اس بات کو کنفرم کرنے کے لیے ان کی پوری بات سننے لگی ۔جو زیبا بیگم گھوما رہی تھی۔

"جی ممی جان مگر آپ یہ سب کیوں کہہ رہی ہے مجھ سے۔۔۔"

سحر ان کی بات پر جانتے ہوئے بھی انجان بنتے ہوئے بولی۔

"بیٹا آپ کے لیے۔۔ہارون کا رشتہ آیا ہے۔ مسسز شہروز چاہتی ہے کہ تم ان کے گھر کی بہو بن جاؤ۔ میں نے تمہارے بابا سے کہا تو انہوں نے کہا کہ تم سے پوچھ کر ان کو جواب دوں اب تم بتاؤں کہ

تم کیا کہتی ہو اگر سوچنے کیلیۓ وقت چاہۓ تو بےشک لے لو۔"

زیبا بیگم نے سحر کو اس آئے ہوۓ رشتے کے بارے میں بتایا۔

سحر کا خون تو اپنی امی کی بات سن کر ہی خشک ہو گیا۔اسکو ہادی کی بات یاد آئی ی۔

"کہ ہارون کے رشتے سے منع کر دینا اگر نہیں کیا تو وہ کچھ برا کر جاۓ گا۔
جس میں تکلیف سحر کو ہی ہونی تھی۔"

اسکا چہرہ لٹھے کی مانند سفید ہو گیا۔اسکا جسم کانپنے لگا۔اور اسکو پسینا بھی آنے لگا اسکو لگا کہ شاید اب پھر سے بےہوش ہونے والی ہے۔اسکی سانسس تیز تر ہو گ ئی ی۔

اسکی طبیعت خراب ہوتے دیکھ کر زیبا بیگم اُٹھ کر اسکے پاس آئی ی۔

"سحر میری بچی کیا ہوا۔ تم ٹھیک تو ہو نا۔"

زیبا بیگم سحر کو گلے لگاتی ہوئی ی فکر مندی سے بولی۔ سحر کا جسم ٹھنڈا تھا۔ اور وہ بہت کپکپا رہی تھی۔ اور اب تو رونے بھی شروع ہو گ ئی ی تھی۔

"سحر میری بچی ہوا کیا ہے؟ رو کیوں رہی ہو۔"

زیبا بیگم سحر سے بولی۔ جو ان کے گلے لگے روئے جا رہی تھی۔ اور روتے روتے اسکی ہچکیاں بن گ ئی ی تھی۔

"مم۔۔ ممی مجھے۔۔ کک۔۔ کہیں نہیں۔۔ جج۔۔ جانا مجھے۔۔ آآ۔۔ آپ کے پاس رہنا ہے۔۔۔ مم۔۔۔ مجھے ان۔۔۔ سس۔۔۔ سے شادی۔۔۔ نن۔۔۔۔ نہیں کرنی آپ ان۔۔۔ کک۔۔۔ کو منع کر دے۔۔۔۔ مم۔۔۔ میں آپ کو۔۔۔ چچ۔۔۔ چھوڑ کر کہیں۔۔۔ نن۔۔۔ نہیں جاؤ گی۔۔۔ کک۔۔۔ کہیں نہیں۔۔"

سحر روتے ہوئے زیبا بیگم کے گلے لگے ہوئے ہی بولی۔

وہ یہ سب نہ بولتی مگر ہادی نے اسکو اس دن بہت ڈرا دیا تھا۔ اور اسکو دھمکی بھی دی تھی کہ ہارون کے رشتے سے منع کر دے اگر اسنے نا کیا تو وہ اُسے اُٹھا کر لے جائے گا۔ اور اسکو اسکے گھر والوں سے بھی دور لے جائے گا۔

وہ سب یاد آنے پر اسکو اور زیادہ رونا آنے لگا۔اور رونے سے اسکی آنکھیں لال ہونے لگی۔

اچھا میری گڑیا میں ان کو منع کر دوں گی اب رو نہیں ورنہ تمہاری " ۔
"طبیعت دوبارہ خراب ہو جائے گی اب خاموش ہو جاؤں۔

زیبا بیگم سحر کو گلے لگائے ہی بولی۔ ان کو یہ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ سحر اتنا رو کر اور ڈر کر کیوں کہہ رہی ہے۔ وہ ایسے بھی تو کہہ سکتی تھی نا تو پھر۔۔۔ان کو کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔ فلحال ابھی کے لیے سر جھٹک کر سحر کو خاموش کروانے لگی۔
اپنی امی کی بات پر سحر نے سر اُٹھا کر اُنہیں دیکھا۔ ۔
"سچ۔۔۔مم۔۔۔میں آپ۔۔۔ااا۔۔۔انہیں منع کرے گی نا۔ "

سحر روتے ہوئے زیبا بیگم سے بولی۔تو زیبا بیگم نے سحر کی بات پر فوراً سر ہلایا۔

"جی میری جان میں انہیں منع کر دوں گی۔اب خاموش ہو جاؤ ورنہ نہیں کروں گی۔"

زیبا بیگم نے محض اسے خاموش کرنے کے لیے یہ سب کہا۔تو سحر نے انکی بات سن کر فوراً اپنے آنسو صاف کیے۔اور ناں میں سر ہلایا۔"کہ وہ نہیں روئے گی۔"

"شاباش میری بچی ایسے روتے نہیں۔اور ویسے بھی ہر لڑکی کو ایک نا ایک دن جانا ہی ہوتا ہے اپنے دوسرے گھر تو کیا تم نہیں جاؤں گی ہمم۔"

زیبا بیگم نے سحر کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لیا۔اور اسکو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"نن۔۔۔نہیں میں نہیں۔۔جج۔۔جاؤ گی کہیں۔۔جج۔۔۔جس سے بھی شادی ہو گی۔۔۔وو۔۔۔وہ خود یہاں میرے ساتھ رہے گا۔"

سحر نے معصومیت سے کہا اور اسکے اس الفاظ نے زیبا بیگم کو ہسنے پر مجبور کر دیا۔سحر نے سوں سوں کرتے ہوئے زیبا بیگم کو ہنستے ہوئے دیکھا۔

"آپ ہنس کیوں رہی ہے ممی جان۔"

سحر نے معصومیت سے پوچھا۔توزیبا بیگم نے ہستے ہوئے ناں میں سر ہلایا۔

''کچھ نہیں بیٹا بس آپ کی بات پر ہنسی آگ ئی ی تھی۔ ''

زیبا بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا۔ تو سحر نے نا سمجھی سے اپنی امی کو دیکھا۔

''میری بات پر کیوں میں نے ایسا کیا کہہ دیا جو آپ ہنس رہی ہے۔ ''

سحر نے اپنی امی سے پوچھا۔

''شادی کر کے لڑکیاں دوسرے گھر جاتی ہے۔ نا کہ لڑکے۔ ''

زیبا بیگم نے اسکے سر پر ہلکی سی چِھت لگاتے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔۔لڑکے کیوں نہیں آسکتے جب ہم اپنا سب کچھ چھوڑ کر ان کے پاس جاسکتے ہیں تو وہ نہیں آسکتے۔"

سحر اپنی امی کی بات پر تھوڑا غصہ ہوتے ہوئے بولی۔

"بس نہیں آسکتے اب تم جاؤ اور منہ دھو کر آؤ پوری چڑیل لگ رہی ہو۔"

زیبا بیگم نے مسکراتے ہوئے سحر کا مزاق اُڑایا۔کیوں کہ رونے اسکا چہرہ چڑیل جیسا لگ رہا تھا۔

امی ی ی ی"سحر نے روٹھتے ہوئے کہا۔"

اچھا جاو منہ دھو کر آئو۔ اور ویسے بھی تمہارے بابا اور زید کے آنے کا "
"وقت ہو گیا ہے۔میں زرا کچن میں بھی کام دیکھ لوں۔

زیبا بیگم نے سحر کو پیار سے کہہ کر اٹھ کر کچن کر طرف بڑھ گ ئی ی۔ اور سحر بھی منہ دھونے کے غرض سے باتھ روم کی جانب چلی گ ئی ی۔

♥♥♥♥

امان اپنے کمرے میں بیٹھا تھا کہ اسکے روم کا ڈور نوک ہوا۔

آجائے۔" امان نے دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "

کہ تبھی صوفیہ بیگم اندر آگ ئی ی۔

ارے امی آپ۔۔آپ کو دروازہ نوک کی کیا ضرورت تھی ایسی ہی آجاتی ”
آپ۔“

امان سیدھا بیٹھتا ہوا اپنی امی سے بولا۔کہ صوفیہ بیگم اسکی بات پر مسکرائے
مغیر نہ رہ سکی۔

“جیتے رہو۔۔وہ بیٹا مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے اگر فری ہو تو۔۔۔ ”

[10/23, 5:16 AM] S 💝💖💗💗💝💝:

🖤🖤

💞💞💞💞💞

"جیتے رہو۔۔وہ بیٹا مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے اگر فری ہو تو۔۔۔ "

صوفیہ بیگم امان کے بیڈ کے کنارے پر بیٹھتی ہوئی ی محبت سے بولی۔اور اپنے آنے کا مقصد بھی بتایا۔

جی امی آپ کے لیے تو میں دن رات فری ہو آپ بتائے کیا بات کرنی "
"ہے آپ نے مجھ سے۔

امان نے بھی محبت بھرے لہجے میں کہا۔اوران سے وہ اس بات کا پوچھا جس کے لیۓ وہ آئی ی ہے۔

بیٹا تم تو جانتے ہو کہ زندگی کا کچھ پتہ نہیں کب کس کی موت آجائے۔ "
" میں چاہتی ہو کہ اپنے جیتے جی تمہارا بھی گھر بستا ہوا دیکھو۔

صوفیہ بیگم نے امان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

" امی آپ یہ سب کیا کہہ رہی ہے۔آپ کو کچھ نہیں ہو گا آپ ایسی باتیں نہ کرے پلیز۔۔"

امان نے بھی بدلے میں صوفیہ بیگم کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے محبت سے کہا۔

" بیٹا ایک نا ایک دن تو سب کو جانا ہے۔ "

صوفیہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا چھوڑے یہ سب وہ بتائے کہ آپ کیا بات کرنے آئی ی تھی مجھ سے۔"

امان نے بات کو بدلنے کی کوشش کی جس میں وہ کامیاب بھی ہو گیا تھا۔

"ہاں وہ میں یہ کہنے آئی ی تھی کہ ہیں نے اور آپ کے بابا نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اب آپ کی بھی شادی کر دی جائے۔۔ اگر آپ کسی کو پسند کرتے ہیں تو بھی بتادے تاکہ ہم ان کے گھر رشتہ لے جائے۔ اور اگر نہیں تو ہماری نظر میں ہے۔ ان سے شادی کر لے بس میں یہی کہنے آئی ی تھی۔"

صوفیہ بیگم نے اپنی بات بتائی ی جس کے لیے وہ امان کے پاس آئی ی تھی۔

"امی مجھے کوئی ی نہیں پسند اور آپ نے کس کو میرے دیکھا ہے۔۔۔"

امان نے صوفیہ بیگم سے ان کی چوئی س کا پوچھا۔ جس کی بات پر صوفیہ بیگم مسکرا اُٹھی۔

"بیٹا ہم نے آپ کے لیے آئی ینہ کا انتخاب کیا ہے۔ آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں۔"

صوفیہ بیگم نے امان سے کہا۔ تو امان کو وہ گزرا ہوا وقت یاد آنے لگا جس میں آئی ینہ نے اس کے ساتھ ڈانس کیا تھا۔

"امان۔۔۔"

اسکو کسی سوچ میں گُم دیکھ کر صوفیہ بیگم نے اسے پُکارا۔ کہ ان کے پُکارنے پر وہ ہوش کی دنیا میں واپس لوٹا تھا۔

"ہاں۔۔وہ میں۔۔"

امان ہوش میں آتا ہوا بولنے لگا مگر بولا نہیں گیا۔

بیٹا آپ سوچ کر ہمیں کل یا پرسوں تک جواب دیں دے اب میں جا رہی "
"ہوں تم اچھے سے سوچ لو اس بارے میں ہمم۔

صوفیہ بیگم امان کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیر کر روم سے چلی گ ئی ی۔

اور امان آئی ینہ کے بارے میں سوچنے لگا۔ اسے وہ سب یاد آنے لگا جہاں جہاں امان آئی ینہ کے ساتھ تھا۔

''میں کیوں سوچ رہا ہوں اُسے۔۔۔جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ ''

آئی ینہ کو مسلسل سوچنے پر خود سے کہتا اور اپنا سر جھٹک کر اپنا دیھان فائل پر کرنے لگا۔مگر امان ناکام رہا وہ نا چاہتے ہوئے بھی آئی ینہ کو سوچ رہا تھا۔

صنم کی طبیعت کافی دنوں سے خراب تھی اسلیے راج زیادہ تر صنم کے ساتھ رہتا تھا اور آج کچھ زیادہ ہی طبیعت خراب ہو گئی تھی اسلیے راج اسے لیے ہوسپیٹل گیا تھا۔اور آفس کا کام امان سنبھال رہا تھا۔اسلیے ابھی وہ فائل لے کے بیٹھا تھا کہ صوفیہ بیگم آگئی۔

❤❤❤❤❤

آج سالک کافی خوش تھا۔ کیوں کہ دو دن پہلے سارہ بیگم نے پروین بیگم سے تارہ کے بارے میں بات کی تھی۔ تو انہوں نے سوچ کر جواب دینے کا اور تارہ سے بھی پوچھنے کا کہہ دیا۔

اور آج انہوں نے جواب دے دیا کہ نہ انہیں اعتراض ہے اور نہ ہی تارہ کو ان کی طرف سے جواب "ہاں" ہے۔

آج سالک کے خوشی سے پاؤں زمین پہ نہیں ٹِک رہے تھے۔ اسکا دل کر رہا تھا۔ کہ چیخ چیخ کر سب کو اپنی خوشی بتائے کہ آج اسکی محبت اُسے مل گئی ہے۔ آج اُسکی تارہ اُسے مل گئی ہے۔

سارہ بیگم نے سالک سے کہا کہ کچھ دنوں تک وہ جا کر تارہ کو انگوٹھی پہنانے "جائے گی۔"

سالک کا دل کر رہا تھا۔ کہ خود جائے اور تارہ کو انگوٹھی پہنا کر آئے۔ مگر ابھی فلحال اپنے جزبات پر قابو پانا ضروری تھا۔ اس لیے خاموشی سے بیٹھا رہا۔

❤❤❤❤❤

" زید کیا تم مجھے صرف آج شاپنگ پر لے جاؤ گے پلیز۔"

ایشل نے زید سے کہا جو لاؤنج میں بیٹھا تھا۔ کہ ایشل کے مخاطب کرنے پر اسنے ایشل کی طرف دیکھا۔ جو تیار سی اسکے سر پر کھڑی تھی۔

"ہاں ہاں کیوں نہیں آج تو ضرور لے کر جاؤ گا چڑیل کو۔"

زید نے ایشل کو تنگ کرتے ہوئے کہا۔ ایشل تو اپنے لیے چڑیل لفظ سن کر آگ بھگولا ہو گئی۔

"چڑیل میں نہیں چڑیل تو دیا ہے۔"

ایشل نے زید کی دکھتی رگ پر وار کرتے ہوئے کہا۔ کہ اسکی بات پر زید نے منہ کھولے ایشل کو دیکھا جو اب ہنس رہی تھی۔

وہ کہاسے تمہیں چڑیل دیکھتی ہے وہ تو آسماں سے اُتری ہوئی ی پری "
"لگتی ہے۔ " پریٹی گرل" وہ بھی صرف میری۔

زید چہرے پر محبت بھری مسکراہٹ سجاتے ہوئے ایشل سے بولا۔ کہ اسکے آخری جنونی الفاظ پہ ایشل مسکرائے بغیر نہ رہ سکی۔

"اچھا مجنوں صاحب اب مجھے لے کر جا رہے ہو کہ نہیں۔"

"ہاں کیوں نہیں لے کر جاؤ گا۔"

کہتے ہی زید اُٹھ کھڑا ہوا۔ ایشل نے اسے دیکھ نفی میں گردن ہلائی ی۔

"کتنے بدتمیز ہو تم زید۔۔۔آج اس لیے مجھے لے کر جا رہے ہو کہ پرسوں میری فلائیٹ ہے اور آج لاسٹ شاپنگ ہے میری ورنہ تم۔۔ جتنے تمہاری منتیں کرنی پڑتی ہے توبہ۔۔"

ایشل نے مصنوعی غصے سے زید سے کہا۔جو اسکی بات پر بیستی کی نمائش کروا رہا تھا۔

"پھر بھی تم ڈھیٹ چڑیل باز نہیں آتی زبردستی مجھے لے کر جاتی ہو۔"

زید نے ایشل کو مزید تنگ کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں تو کیوں نہ لے کر جاؤ۔۔۔شادی کہ بعد تو دیا کو روز لے کر جاؤ گے۔۔"

ایشل نے زید سے کہا۔ کہا سکی بات پر زید نے ایک زبردست قہقہہ لگایا۔

"ہاں۔۔اُسے تو میں روز زلے کر جاؤ گا۔"

زید نے ایشل کو تنگ کرنے کے لیے روز پر زور دیتے ہوئے کہا۔ کہ زید کی بات پر ایشل نے ناک سوکیڑی۔

"اچھا آجاؤ چلتے ہے دیر ہو رہی ہے۔"

زید نے معاملا رفع دفع کرتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ اور پھر ایشل بھی اسکے پیچھے ہی چلنے لگی اور آکر گاڑی میں بیٹھی اسکے بیٹھتے ہی زید نے گاڑی آگے بڑھا دی۔

"ہاں تو اب گھر جانا ہے کہ نہیں۔ "

زید مال سے نکلتے ہوئے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے ایشل سے بولا۔جو وہ بھی گاڑی میں بیٹھ رہی تھی۔

نہیں ابھی شاپنگ تھوڑی سی رہتی ہے تو ایک اور مال میں لے جاؤ " پلیز۔"

ایشل نے زید کی طرف دیکھتے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایک ماں کی شامت کافی نہیں تھی جو تم دوسرے کی بھی لا رہی ہو۔ "

زید نے ایشل کو تنگ کرتے ہوئے کہا۔ کہ اسکی بات پر ایشل نے زید کے کندھے پر ایک تھپڑ رسید کیا۔

"آآآ ظالم لڑکی میرا کندھا توڑ دیا اپنے ہاتھی جیسے ہاتھوں سے مار کر۔۔ "

زید ایکٹنگ کرتے ہوئے بولا۔ کہ اسکی بات پر ایشل نے ناں میں سر ہلایا۔

" اچھا بس کرو اور وہ دیکھو۔۔۔ وہ دیا نہیں ہے کیا۔۔۔ مگر یہ اکیلی کیوں جا رہی ہے۔"

ایشل نے زید سے کہا۔ کہ اسکے کہنے پر زید نے اس جانب دیکھا جہاں ایشل نے اشارہ کیا۔

"ہاں یہ تو دیا ہی ہے۔۔۔ مگر یہ اکیلی کیوں جا رہی ہے بیا کہاں ہے۔۔۔"

زید کو پہلے تو دیا کو دیکھ کر خوشی ہوئی ی مگر پھر اُسکو اکیلا دیکھ کر اُسکے ماتھے پر بل نمودار ہوئے۔
اور گاڑی اس جانب کر دی جس جانب دیا تھی۔اور گاڑی بلکل دیا کے پاس آ کر رُکی۔

اپنے سامنے ایک گاڑی کو رُکتے دیکھ کر پہلے پہل تو دیا ڈر گ ئی ی۔ مگر جب اندر زید کو دیکھا تو تھوڑی نارمل ہوئی ی۔

مگر اُسکے ساتھ ایشل کو دیکھ کر اُسکو اپنی دھڑکن آہستہ ہوتی محسوس ہوئی ی۔ اسکا دل ایک دم اُداس ہو گیا۔

"تم اکیلی کیوں جا رہی ہو۔۔۔اور بیا کہاں ہے۔"

زید کو پہلے تو کوئی ہوش نہیں تھا۔ وہ کنفیوز تھا کہ وہ پہلے دیا سے سوال کرے یا اسکو دیکھے۔

"وہ بیا کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اس لیے کالج نہیں آئی ی اور میں ڈرائیور کے ساتھ آرہی تھی مگر راستے میں ہماری گاڑی خراب ہو گی۔تو میں نے ڈرائیور انکل سے کہا کہ میں اکیلی چلی جاوں گی اور وہ گاڑی کے پاس ہی رک گ ئے۔

دیاانگلیاں چٹکاتے اپنی نظریں جھکائے ہوئے زید سے بولی۔ وہ اسکی طرف دیکھنے سے پرہیز برت رہی تھی۔
جبکہ زید تو وہ تو صرف اُسے ہی دیکھے جارہا تھا۔

بس کردواب کیاسارا وقت اُسکو دیکھنے میں ہی لگاؤ گے اس کو اندر آنے کا بھی تو کہو۔"

ایشل نے مسلسل زید کو دیا کی طرف تکتا پاکر دھیرے سے کہا۔کہ صرف زید ہی سن پایا۔اور اسنے مسکرا کر ایشل کو دیکھا اور اسکی مسکراہٹ دیا نے بڑے شوق سے دیکھی کیوں کہ مسکرانے سے اس کے ڈمپلز جو نظر آنے لگ گئے تھے۔ اور وہ تو تھی بھی اس کے ڈمپلز کی دیوانی۔
کہ زید کے دیکھنے پر اس نے فوراً اپنی نظریں جھکالی۔

"آؤ گاڑی میں بیٹھو میں تمہیں ڈراپ کر دوں گا۔ "

زید اپنی تیز ہوئی ی دھڑکنوں کو سنبھالتے ہوئے دیا سے بولا۔

"نہیں میں خود چلی جاؤ گی آپ ایشل آپی کے ساتھ انجوائے کرے۔"

"رکو۔۔"

دیا کہہ کر جانے لگی کہ زید نے غصے سے اسے رُکنے کو کہا۔

"جب میں کہہ رہا ہوں کہ میں چھوڑ دوں گا تو کہا جا رہی ہو آؤ بیٹھو اکیلی کیسے جاؤ گی۔"

زید نے تھوڑا غصہ ہوتے ہوئے کہا۔ کہ وہ اسکے ساتھ کے لیے مرا جارہا ہے اور ایک یہ میڈم ہے کہ مان ہی نہیں رہی۔
زید کو غصہ ہوتا دیکھ وہ اپنی تیز دھڑکنوں کے ساتھ لب کاٹتی ہوئی ی اس ستمگر کی گاڑی میں بیٹھ گ ئی ی۔

اور ایشل بار بار زید کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے آئی برو اکچا رہی تھی۔ اور زید مسکراہٹ روکتا بس اسکو گھور رہا تھا۔

زید گاڑی چلاتے ہوئے ایک نظر اس دشمنِ جاں پہ بھی ڈال رہا تھا۔ جبکہ وہ باہر کے مناظر دیکھ رہی تھی۔ دیا کو اپنے اوپر نظروں کی تپش محسوس ہورہی تھی۔ اسکو اچھے سے پتہ تھا۔ کہ

زید اسکو دیکھ رہا ہے مگر دیا میں اسکو دیکھنے کی ہمت نہیں تھی۔اس لیے وہ انجان بنتے ہوئے باہر دیکھ رہی تھی۔

زید تم کتنی بور نگ ڈرائیو رنگ کرتے ہو ایک سونگ ہی لگالو نہیں بلکہ "میں خود ہی لگا لیتی ہو۔"

ایشل نے اس خاموشی کو توڑنے کے لیے کہا۔اور ان دو "لو برڈ" کو دیکھتے ہوئے یہ سونگ لگایا۔

ہے دل یہ میرا

مجھے ہر دم یہ پوچھتا

کیوں ہے مجھے تجھ سے اتنی وفا

کیوں تیری حسرت ہے ہر خواہش سے بڑھ کر مجھے

کیوں نام تیرا ہی لیتی زباں

ساتھی تیرا بن جاؤں

کیوں ہے یہ جنوں

ہر آنسو تیرا پی جاؤ اور دے دوں سکوں

ہر دن تجھ کو چاہوں تیری راہ تکوں

اپنی باہوں میں تجھ کو میں سلامت رکھوں

ایشل نے دونوں کی حالت کو دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے یہ سونگ پلے کیا۔ کہ اس سونگ کے الفاظ سن کر زید نے بیک ویو مرر سے دیا کو دیکھا اور اتفاقاً دیا نے بھی مرر میں دیکھا اور ایک پل کو دونوں کی نظریں ملی۔

تو دیا نے گھبرا کر اپنی نظریں جھکا لی۔ اسکی دھڑکن جو پہلے ہی تیز تھی اور بڑھ گئی۔ اسکو نظریں جھکاتے دیکھ زید کے ڈمپل گہرے ہوئے تھے۔

تیرے ہی بارے میں ہے اب ہر ذکر میرا

ہوا کیسا اثر یہ تیرا

کوئی نصیحت نہ چاہو میں کوئی صلاح

جو روح نے میرے تجھے چن لیا

ساتھی تیرا بن جاؤ

کیوں ہے یہ جنون

ہر آنسو تیرا پی جاوں اور دے دو سکوں

ہر دن تجھ کو چاہوں تیری راہ تکوں

اپنی باہوں میں تجھ کو میں سلامت رکھوں

ان الفاظ پر ایشل نے زید کو مسکرا کر دیکھا کہ زید کے ہر ذکر میں ہی دیا ہوتی ہے۔ان کو مسکراتا دیکھ دیا کو رونا آنے لگا کہ اسکا محبوب اسکی آنکھوں کے سامنے کسی اور کے ساتھ ہنس رہا ہے۔اسکی آنکھوں میں نمی آنے لگی مگر وہ اسے چھپا گ ئی ی۔

ہے دل خامخا پریشان بڑھا
اسکو کوئی ی سمجھا دے زرا
عشق میں فنا ہو جانا ہے دستور ہی
جس میں ہو صبر کی فطرت وہ عشق ہے ہی نہیں
سمجھ بھی جاۓ دل میرے کیا ہے یہ ماجرا
ساتھی تیرا بن جاوں
کیوں ہے یہ جنون

ہر آنسو تیرا پی جاؤں اور دے دوں سکوں

ہر دن تجھ کو چاہوں تیری راہ تکوں

اپنی باہوں میں تجھ کو میں سلامت رکھوں

یہ الفاظ دیا کے دل کی بات کر رہے تھے۔اس نے نظر اُٹھا کر زید کو دیکھا۔جو خاموشی سے گاڑی چلا رہا تھا۔اس نے اپنے لب کچل کر نظر جھکالی۔

کہ تبھی ایشل کی آواز گاڑی میں گونجی۔

"بس زید گاڑی یہیں روک دوں میں یہی سے شاپنگ کر لوں گی تم دیا کو گھر ڈراپ کر دو پہلے۔"

ایشل نے سامنے مال کو دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ چاہتی تھی کہ زید اور دیا اکیلے ٹائم سپینڈ کرے اس لیے یہی اتر گئی۔

"آر یو شور۔ "

زید نے ایشل سے کنفرم کرنے کے لیے پوچھا۔تو زید کی بات پر ایشل نے ہاں میں گردن ہلائی ی۔

اوکے جب شاپنگ مکمل ہو جائے تو مجھے کال کر لینا میں آجاؤ گا۔ "

"تب تک میں دیا کو گھر ڈراپ کر کے آتا ہوں۔

زید نے ایشل سے کہا۔زید کی بات سن کر ایشل نے اوکے کہہ کر دیا کو بائے کہہ کر مال کے اندر بڑھ گ ئی ی۔

اب گاڑی میں صرف زید، دیا اور اِن دونوں کی تیز دھڑکنے تھی۔کہ تبھی زید نے بیک ویو مرر سے دیا کو دیکھا۔

"آگے آؤ۔۔ "

🖤🖤

[10/23, 5:17 AM] S 💝💖💓💓💝💝:

🖤🖤

اب گاڑی میں صرف زید, دیااوراِن دونوں کی تیز دھڑکنے تھی۔ کہ تبھی زیدنے بیک ویو مررسے دیاکودیکھا۔

"آگے آؤ۔۔ "

زیدنے بیک ویو مررسے دیاکودیکھتے ہوئے کہا۔ کہ دیا نے جھٹ سے نیگاہیں اُٹھا کر زید کو دیکھا۔

''نہیں مم میں یہی ٹھیک ہو۔ ''

دیانے تھوک نگلتے ہوئے بمشکل زید سے کہا۔اسکادل اتنی تیزی سے دھڑک رہاتھاجیسے ابھی باہر آجائے گا۔

دیاکی بات سن کرزید کادل کیاکہ خوداُٹھےاوراسے اٹھاکرآگے بیٹھائے۔

''دیافضول کی باتیں مت کروآگے آؤ۔ نہیں تو میں آگیا تو اٹھا کر لاؤ آگے۔''

زید تھوڑی سختی سے کہاجومان ہی نہیں رہی تھی۔

زید کی بات سن کردیاکاچہرہ شرم سے سرخ ہوگیا۔اوراسکے شرم سے لال چہرے کوزید نے بڑی دلچسپی سے دیکھا۔

دیا زید کی بات سن کر فوراً اتری اور آگے آکر بیٹھ گ ئی ی۔ کہ کہی سچ میں ہی نا زید اسے اٹھا کر آگے بیٹھا دے۔

''طبیعت تو ٹھیک ہے نا تمہاری۔ ''

زید نے گاڑی آگے بڑھاتے ہوئے دیا سے پوچھا۔ جو اپنی گود میں رکھے ہاتھ کی لکیروں میں پتہ نہیں کیا تلاش کررہی تھی۔کہ زید کی بات پر اسنے سر اٹھا کر اُسے دیکھا۔

''جج جی ٹھیک ہے کیوں۔ ''

دیانے اسکی گرین آئی یز کو دیکھتے ہوئے کہا۔ جو سامنے دیکھ رہا تھا۔

ایسے ہی مجھے لگا نہیں ٹھیک اس لیے ایسی حرکتے کر رہی ہو مطلب کہ پہلے ''
''بات مانتی تھی آج نہیں مان رہی تھی ناراض ہو کیا مجھ سے۔

زید گاڑی بائیں جانب موڑتا ہوا دیا سے بولا۔

آپ بھی تو اب ویسے نہیں رہے۔"دیا دل میں ہی زید سے بولی۔"

''دیا میں نے کچھ پوچھا ہے؟ ''

دیا کو کسی سوچ میں گم دیکھ کر زید نے دوبارہ پوچھا۔

''ہاں نہیں تو میں کیوں آپ سے ناراض ہونگی بلا۔

زید کے دوبارہ پکارنے پر وہ ہوش میں آتی ہوئی ی ہڑبڑا کر بولی۔

مگر لگ تو ایسا ہی رہا ہے تمہارے بیہویر سے۔اور مجھ سے بھاگ کیوں رہی "
"ہو۔

زید گاڑی کی سپیڈ سلو کرتے ہوئے بولا۔

"نہیں تو میں کیوں آپ سے بھاگو گی وہ تو بس۔"

دیا لب کاٹتے ہوئے سر جھکائے زید سے بولی۔

" اچھا دیا ایک فرینڈلی بات پوچھو۔ "

زید نے دیا کے جھکے ہوئے سر کو دیکھتے ہوئے کہا۔ کہ زید کی بات پر دیا نے اسکی جانب دیکھتے ہوئے سر ہلایا۔

"کیا تم۔۔۔ تم کسی کو پسند کرتی ہو۔ "

زید نے دیا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔ زید کو دیا کی آنکھوں میں اپنے لیے بے پناہ محبت نظر آرہی تھی۔ لیکن پھر بھی وہ دیا سے پوچھنا چاہتا تھا۔ کہ وہ کیا کہتی ہے۔

کاش آپ کو میرے لفظوں کے بجائے میری نظروں سے ہی پتہ چل جائے۔ " دیا دل میں ہی زید سے بولی۔

اسکادل کیا کہ یہی پہ وہ زید سے کہہ دے کہ وہ اس سے دیوانگی کی حد تک محبت کرتی ہے۔وہ اس کے بغیر کچھ بھی نہیں وہ نہیں جی پائے گی اسکے بغیر۔

"نن نہیں میں کسی کو پسند نہیں کرتی۔۔۔کیوں آپ کسی کو پسند کرتے ہے۔"

دیانے نفی میں سر ہلا کر زید سے کہا۔اور آخری بات اسنے روکتی ہوئی ی دھڑکنوں کے ساتھ پوچھی۔ پتہ نہیں کیا سوچ کر اس زید سے یہ سوال کیا۔

"ہمم کرتا ہوں بے انتہا۔ "

زید دیا کو نظروں کے حصار میں لیتا ہوا بولا۔اور یہ الفاظ دیا کے لیے ہی تو تھے۔جو وہ ان الفاظ کو ایشل کے لیے سمجھ بیٹھی تھی۔

"اور میں سوچ رہا ہوں کہ مما سے بات کرو کہ اسکے گھر رشتہ لے کر جائے کیا کہتی ہو ہمم۔"

زید دیا سے بولا۔جس کی آنکھیں لال ہو رہی تھی۔اور اسکی بات پر اسنے محض صرف سرہاں میں ہلایا۔

"دیا یہ تمہاری آنکھیں کیوں لال ہو رہی ہے۔تم ٹھیک تو ہو نا۔"

زید دیا کی لال آنکھوں کو دیکھتے ہوئے فکری مندی سے بولا۔

دیا کی آنکھیں شاید آنسو روکنے سے لال ہو رہی تھی۔ یا پھر کوئی ی اور وجہ تھی اب یہ تو صرف دیا کو ہی پتہ تھا۔

"وہ مم میرے سر میں درد ہو رہا ہے شاید اسلیے لال ہو رہی ہے۔ "

دیا اپنے آنسو روکتے ہوئے بمشکل زید سے بولی۔

تو پہلے بتانا تھا نا تا کہ میں گاڑی جلدی چلا کر تمہیں گھر ڈراپ کر سکو ویسے "
"اگر زیادہ درد ہو رہا ہے تو ہاسپیٹل چلتے ہیں۔

زید گاڑی کی سپیڈ تیز کرتا ہوا دیا سے بولا۔ کہ اسکی اتنی فکر پر دیا نے اپنے جھوٹ پر اپنا سر جھکا لیا۔ اسکو شرمندگی ہو رہی تھی اپنے جھوٹ پر۔

''نہیں ہاسپیٹل کی ضرورت نہیں بس گھر ہی ڈراپ کر دے۔ ''

دیا خود کو سنبھالتے ہوئے زید سے بولی۔ کہ وہ اسکی فکر کرتا جلدی جلدی گاڑی چلانے لگا۔ کہ تقریباً دس منٹ میں ہی وہ اسے اسکے گھر ڈراپ کر گیا۔ دیا زید کو ایک نظر دیکھ کر گاڑی سے اتر گ ئ ی۔

❤❤❤❤❤

سحر، اسمٰعیل صاحب اور زید اس وقت لاؤنج میں بیٹھے تھے۔ کہ زیبا بیگم لاؤنج میں خوشی سے آئ ی۔

''کیا بات ہے امی آپ اتنی خوش کیوں ہو رہی ہے۔ ''

سحر جو زید کے ساتھ بیٹھے باتیں کر رہی تھی۔ کہ اپنی امی پہ نظر پڑتے ہوئے ان سے بولی۔

"ہاں بھئی ی خوشی والی بات ہے تو ہی خوش ہو نگی نا۔ " ۔
زیبا بیگم خوشی سے مسکراتے ہوئے سحر سے بولی۔ کہ زید نے بھی چونک کر اپنی امی کو دیکھا۔

"کیا خوشی ہے امی زرا ہمیں بھی تو بتائے ؟۔۔"

اس دفعہ سوال زید نے زیبا بیگم سے پوچھا۔ تو انہوں نے مسکرا کر سب کی طرف دیکھا۔

"بات یہ ہے کہ ۔۔۔میں نانی بنے والی ہو اور تم دونوں خالہ ماموں "

زیبا بیگم نے ان دونوں کے سر پر بم پھوڑا۔اپنی امی کی بات سن کر وہ دونوں خوشی سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔

"کیاااا۔۔۔امی سچ میں۔۔"

سحر اور زید دونوں یک زباں ہو کر زیبا بیگم سے بولے۔

"ہاں بھ ئی ی آج ہی مجھے صوفیہ بہن کی کال آئی ی تھی کہ راج صنم کو لے کے ہسپتال گیا تھا اور وہاں اسے ڈاکٹر نے بتایا کہ اللہ نے اسکے نصیب میں خوشی لکھ دی ہے۔ اور وہ ماں

بنے والی ہے۔ میری تو خوشی کا کوئی ی ٹھکانہ ہی نہیں تھا جب میں نے یہ سنا۔

"ماشاءاللہ۔ اللہ میری بیٹی کے نصیب اچھے کرے۔ اسے نیک اولاد عطا کرے آمین۔"

اس دفعہ اسمٰعیل صاحب نے کہا۔ توسب نے مل کر "آمین" کہا۔

"میں کل ہی آپی سے ملنے جاؤ گی۔"

سحر خوشی سے اُچھلتے ہوئے بولی۔ کہ سب اسکی اس حرکت پر ہنسنے لگے۔

"ہاں کیوں نہیں ۔۔۔ویسے بھی صوفیہ بہن نے اس خوشی کے موقع پر کل دعوت رکھی ہے۔اور پورے خاندان کو بلایا ہے۔تو ہم سب بھی چلے گے۔"

زیبا بیگم نے سحر کے بالوں میں شفقت سے ہاتھ پھرتے ہوئے محبت سے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے پھر میں اوپر اپنا ڈریس ڈیسائیڈ کرنے جا رہی ہو اور پھر جلدی سو جاؤں گی تاکہ صبح جلدی اُٹھ سکوں۔"

سحر مسکرا کر کہتی اوپر اپنے کمرے میں بھاگ گ ئی ی۔
تو زید اور اسمٰعیل صاحب دوبارہ باتوں میں مصروف ہو گ ئے۔

صنم ہاسپیٹل سے آنے کے بعد کی اپنے روم میں بند تھی۔صوفیہ بیگم کافی وقت تک اسکے ساتھ بیٹھی رہی تھی۔

پھر صنم کے آرام کا خیال کر کے اسے آرام کرنے کا کہہ کر روم سے باہر آگ ئی ی۔

صوفیہ بیگم کے جانے کے بعد صنم کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔شرم سے اسکا چہرہ لال ہو رہا تھا۔راج روم میں نہیں تھا۔مگر پھر بھی صنم شرم سے گھٹر رہی تھی جیسے کہ راج روم میں ہی موجود ہو۔

کہ تبھی راج نے ڈور کے ہینڈل کو گھومایا۔راج کو آتے دیکھ صنم فورا کمبل میں گھس گ ئی ی۔اس کو راج سے ڈھیروں شرم آرہی تھی۔ وہ کمبل میں گھسی اپنے لب کاٹ رہی تھی۔

راج جیسے ہی روم میں داخل ہوا۔ سامنے صنم کو کمبل میں دھبے ہوئے پایا۔ اس کے لبوں پہ ایک خوبصورت مسکراہٹ نے اخاطہ کیا۔ اپنا قہقہہ روکنے کے لیے راج نے اپنا نچلا لب دانتوں تلے دبایا۔ اور پھر کبرڈ کی طرف بڑھ گیا۔ اپنے لیے آرام دہ سوٹ لے کر باتھ روم میں بند ہو گیا۔

تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس آیا۔ تو صنم جوں کی توں ویسے ہی کمبل میں گھسی ہوئی ی تھی۔ راج نفی میں سر ہلا کر مسکراتا ہوا اس کی طرف بڑھ گیا۔

راج صنم کے قریب ہی لیٹ گیا۔ اور ہاتھ بڑھا کر صنم کو کھینچ کر اپنے قریب کیا اور اس کا سر اپنے سینے پر رکھا۔

"تھینکس میری جان مجھے اتنی بڑی خوشی دینے کے لیے۔ "

راج نے صنم کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے محبت سے کہا۔ کہ راج کی بات سن کر صنم نے اپنا شرم سے ہوا لال چہرہ راج کے سینے میں چھپایا۔

تو راج نے بھی مسکرا کر اس کو مزید اپنے حصار میں لے کر آنکھیں موند لی۔ اس کو زندگی کا سب سے خاص دن لگ رہا تھا آج۔ اس طرح وہ دونوں ایک دوسرے کی محبت کو محسوس کر کے جلد ہی نیند کی وادیوں میں اُتر گئے۔

💞💞💞💞💞💞💞

[10/23, 5:18 AM] S 💝💖💗💗💝💝:

🖤🖤🖤

اگلے دن صوفیہ بیگم کے گھر اچھی خاصی ہلچل تھی۔ کیوں کہ صنم کے ماں بننے پر خاندان میں دعوت رکھی گ ئی ی تھی۔ اس لیے اس کی تیاری میں نوکر یہاں سے وہاں بھاگ رہے تھے۔

کہ تبھی خاندان کے افراد آہستہ آہستہ آنے لگے۔ سب سے پہلے ارحم لوگ آئے پھر سالک لوگ آئے۔ کہ دیکھتے ہی دیکھتے کچھ ہی منٹ بعد ہادی لوگ اندر آتے ہوئے دیکھائی ی دیے۔ ارحم تو بیا کو دیکھ کر کھل ہی اُٹھا تھا۔ وہ مل تو ہادی کو رہا تھا مگر نظریں بیا پر ہی تھی۔

بیا کو اپنے اوپر نظروں کی تپش محسوس ہوئی ی تو اسنے جب سامنے دیکھا تو ارحم مسکراتی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ ارحم کو دیکھ کر بیا کی دھڑکن ایک دم تیز ہو گ ئی ی۔ اس سے پہلے کہ ارحم اسکو

نظروں سے ہی کچھ کہتا بیا نے اپنی نظریں دوسری جانب کرلی۔ اس کی اس حرکت پر ارحم نے اپنی مسکراہٹ دبائی ی۔ اور ہادی سے باتوں میں مصروف ہوگیا۔

کہ تبھی داخلی دروازے سے اسمٰعیل صاحب کی فیملی اندر آتی ہوئی ی دیکھائی ی دی۔ تو صوفیہ بیگم مسکراتے ہوئے ان کے پاس آئی ی۔ اور خوش دلی سے ان سے ملی۔ ہادی کی نظر تو بس سحر پہ تھی۔ جو ہنستے ہوئے سب سے مل رہی تھی۔

وہ اسکو اتنے دنوں بعد دیکھ رہا تھا۔ جب سے اس نے زید سے سنا تھا۔ کہ وہ اس قدر بیمار ہوئی ی کہ بے ہوش ہو گی تھی۔ تب سے اس کا دل بے چین تھا۔ اس کا دل کرتا کہ جائے اور اس کو دیکھ کر آئے مگر وہ بے بس

تھا۔ وہ نہیں جاسکتا تھا۔ اور آج اس کو صحیح سلامت دیکھ کر اس کے دل میں جیسے ٹھنڈی پھوار برسی تھی۔

سحرا اتنی خوش تھی کہ اسنے ہادی پہ دیھان ہی نہیں دیا اگر اسے دیکھ لیتی تو اسنے ڈر کر ایک کونے میں بیٹھ جانا تھا۔ مگر وہ اپنی خوشی میں کسی پہ غور ہی نہیں کررہی تھی۔

وہ بھاگ کر صنم کے روم میں گ ئی ی تھی۔ جہاں صنم تیار ہورہی تھی۔ راج صبح سویرے ہی اٹھ گیا تھا۔ کیوں کہ صوفیہ بیگم نے رات میں ہی اسکو ڈھیر سارے کام سونپ دیے تھے۔اس لیے ان کو کرنے کے لیے وہ صبح سویرے اٹھا ہوا تھا۔

سحر نے جیسے ہی روم کا دروازہ کھولا۔ سامنے ہی صنم مرر کے سامنے کھڑی تھی۔ سحر بھاگ کر اسکے گلے لگی۔

"آپییییی۔۔"

سحر خوشی سے چلاتے ہوئے صنم کے گلے ملی۔ تو صنم بھی بدلے میں خوش دلی سے اپنی گڑیا سے ملی۔

"کیسی ہے میری گڑیا؟"

صنم نے سحر کے گال پر بوسہ دیتے ہوئے محبت سے پوچھا۔

میں بلکل ٹھیک آپ بتائے آپ کیسی ہے اور راج بھائی ی کہا "

"ہے ہمم۔۔

سحر نے صنم کو جواب دینے کے ساتھ اسکا حال بھی پوچھا۔اور ساتھ میں معراج کا بھی پوچھا۔

" میں بھی بلکل ٹھیک ہو اور راج نیچھے ہونگے۔ "

صنم نے سحر کو جواب دیا کہ راج کے ذکر پر صنم کا چہرہ لال ہونے لگا۔

"آہاااا آپی بلش کر رہی ہے۔ "

سحر نے صنم کو بلش کرتے دیکھ کر اسے چھیڑا۔

''بہت شرارتی ہوتی جارہی ہو۔۔ ''

صنم نے سحر کو کان سے کھینچتے ہوئے کہا۔ کہ اس کی بات پر سحر نے ایک قہقہہ لگایا۔

پھر صنم اور سحر نے کچھ باتیں کی اور پھر نیچھے سب سے ملنے کے لیے آگ ئی ی۔

❤❤❤❤❤

ان کو آئے ہوئے کافی وقت ہوگیا تھا۔اور اس وقت سب کے سب مہمان باہر لان میں بیٹھے ہوئے تھے۔ صنم اسی وقت اندر

آئی ی تھی کیوں کہ اس کے کپڑوں پہ جوس گر گیا تھا۔ اور اپنے کپڑے صاف کرنے کے لیے وہ گھر کے اندر آئی ی تھی۔

سحر صنم کو ناپا کر گھر کے اندر آئی ی۔ وہ آگے جا ہی رہی تھی۔ کہ کسی نے اسے ہاتھ سے پکڑ کر ساتھ والے کمرے میں کھینچا اور اس کو دیوار کے ساتھ پن کیا۔

سحر اس اچانک ہوئی ی کاروائی ی کو سمجھ ہی نہیں پائی ی۔ اس نے جب نظریں اٹھا کر سامنے دیکھا۔ تو وہ کوئی ی اور نہیں بلکہ ہادی تھا۔

ہادی کو دیکھ کر سحر کو اس دن کا واقعہ یاد آیا۔ اسکا جنونی روپ یاد کر کے سحر کا جسم کانپنے لگا۔ اس کو ہادی سے ڈر لگ رہا تھا۔ اس کو اچھے خاصے ٹھنڈے موسم میں بھی پسینہ آنے لگا۔

اس کو خود سے ڈرتے دیکھ کر ہادی کے اندر کچھ چھن سے ٹوٹا تھا۔اس نے سختی سے اپنے لب بھینچے تھے۔

"پپ پلیز مجھے جانے دے۔۔ "

سحر ڈر سے ہکلاتے ہوئے ہادی سے بولی۔

"جانے دوں گا۔۔۔ مگر میرے سوالوں کے جوابات کے بعد۔۔ "

ہادی سحر کے ایک ایک نقوش کو دیکھتے ہوئے بولا۔ وہ سحر کو ایسے دیکھ رہا تھا جیسے اسکے نقوش کو حفظ کر رہا ہو۔

"کک۔۔۔کیسے۔۔۔سس۔۔۔سوالات۔۔"

سحر اٹکتے ہوئے ہادی سے بولی۔

یہی کہ۔۔۔اس دن جو میں نے کہا تھا کہ ہارون کے رشتے سے منع کر دو "

"کیا تم نے کیا۔

ہادی سحر کے دونوں اطراف ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔

کیوں کہ سحر نے ہادی کے دونوں اطراف سے نکلنے کی کوشش کی۔

ہادی کی بات پر سحر نے نظریں اٹھا کر ہادی کو دیکھا۔اس کو ہادی کی نظروں میں اپنے لیے بے پناہ محبت نظر آ رہی تھی۔اس نے فوراً اپنی نظریں جھکا لی۔

"سحر میں نے کچھ پوچھا ہے تم سے۔"

سحر کو خاموش دیکھ کر ہادی نے دوبارہ سختی سے پوچھا۔ کہ سحر ڈر کر اچھل پڑی اس کو ڈرتے دیکھ کر ہادی نے خود کو پر سکون کیا۔

"سحر بتاو کیا منع کیا تم نے چچی کو ہارون کے لیے۔"

اس دفعہ ہادی نے نرمی سے سحر سے پوچھا۔ اور اس کے آنسو صاف کیے۔ اور اسکا چہرہ تھوڑی سے پکڑ کر اونچا کیا۔ کہ سحر نے ہادی کے نظروں میں دیکھتے ہوئے "ہاں" میں سر ہلایا۔

"ہ۔۔ہاں میں۔۔۔ نن۔۔۔نے منع کر دیا ہے۔۔۔اب مجھے۔۔۔جج۔۔۔جانے دے پلیز۔"

سحر ہچکیوں سے روتے ہوئے ہادی سے بولی۔ اور جانے کی کوشش کرنے لگی مگر ناکام ٹھری۔

ششششش۔۔رو نہیں ورنہ نہیں جانے دوں گا۔اب میرے دوسرے "
"سوال کا جواب دو تو ہی جانے دوں گا۔

ہادی سحر کو مزید روتے ہوئے دیکھ کر نرمی سے بولا۔ کہ اسکی بات پر سحر نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

اب جب تم نے ہارون کو منع کر ہی دیا ہے تو اب تو مجھے کوئی ی "
" مس ئی لہ نہیں کیوں کی اب تم صرف میری ہو گی۔

ہادی نے سحر کو دیکھتے ہوئے محبت سے کہا۔ کہ اس کی بات سن کر سحر کا دل زور سے دھڑکا۔

اچھا اب جب میری مماتمہارے گھر رشتہ لے کر آئے گی تو تم نے "کیا جواب دینا ہے۔"

ہادی نے سحر سے کہا۔ جو سر جھکائے کھڑی رو رہی تھی۔ کہ ہادی نے سحر کی تھوڑی پکڑ کر اسکا چہرہ اوپر اٹھایا۔

"بتاؤ سحر کیا جواب دو گی تم۔۔۔"

ہادی نے سحر سے پوچھا جو اسکی بات پر مزید رونے لگی تھی۔

ششش ۔۔ سحر رو نہیں ۔۔ میں نے جان لیا ہے کہ محبت میں زبردستی " نہیں چلتی۔ کسی کو کسی سے محبت زبردستی نہیں کوائی ی جاسکتی۔ اور یہی میں آج تم سے کہنے آیا تھا کہ میں تم سے زبردستی نہیں کرنا چاہتا۔ "

ہادی نم لہجے میں سحر سے بولے جارہا تھا۔

اور سحر حیرت سے اسے دیکھے جارہی تھی۔ کہ اس نے سنا تھا کہ مرد کبھی نہیں روتے کہ اس کو کوئی ی بھی چیز چاہیے ہوتی ہے تو یا تو وہ چھین لیتے ہے یا تو وہ انہیں مل جاتی ہے مگر آج اس نے ایک مرد کو روتے ہوئے دیکھا تھا۔ وہ حیرانیت سے ہادی کو دیکھ رہی تھی جو نظریں نیچھے کیے ہوئے بولے جارہا تھا۔

"اور ویسے بھی محبت میں تو محبوب کی خوشی دیکھی جاتی ہے نا کہ اپنی۔اس لیے اب میں تمہیں فورس نہیں کروگا کہ۔۔تم مجھ سے شادی کرو تم جس سے مرضی چاہے اپنا ہمسفر بناؤ میں اب تم سے زبردستی نہیں کروں گا۔اور اس دن کے لیے بھی سوری کہ میں محبت میں اندھا ہو کر کچھ زیادہ ہی بول گیا تھا۔اب اگر میری مما رشتہ لے بھی آئے تو تم بے شک منع کردے نا میں کچھ نہیں کہوں گا۔"

ہادی نم لہجے میں سحر سے بول رہا تھا۔اور یہ سب بولتے ہوئے ہادی کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر بے مول ہوا تھا۔سحر اپنا رونا بھول کر ہادی کو روتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

اور اس نے سحر کو کتنی مشکل سے خود دور کرنے کا فیصلہ کیا تھا یہ صرف ہادی ہی جان سکتا تھا۔اور ابھی بھی جب ہادی نے سحر کو کسی اور کے ساتھ جوڑا تو جیسے جسم سے جان جاتی ہوئی ی محسوس ہوئی ی۔

اب میں تمہیں کبھی نہیں کہوں گا کہ کسی کے رشتے سے منع کرو۔۔۔اور ہاں میرے ڈر سے میری مما کو ہاں مت کہنا دل سے انہیں منع کر دینا "اوکے۔

ہادی سحر کو کہہ کر بغیر اسے دیکھ کر دروازہ کھول کر نکل گیا۔اور سحر ابھی تک کھڑی ہادی کی باتوں کو اور اسکے رونے کو سوچ رہی تھی۔اسکا ڈر اچانک کہی دور بھاگ گیا تھا۔اسکے دل میں کچھ ہوا تھا ہادی کو روتے ہوئے دیکھ کر۔

وہ ٹرانس سی کیفیت میں ہی اس روم سے نکلی اس کے کان میں ابھی تک ہادی کی باتیں گونج رہی تھی۔

وہ اسی طرح صنم کے روم میں داخل ہوئی ی۔ اس کو چپ چاپ آتے دیکھ کر صنم نے حیران ہوتے ہوئے دیکھا۔

"کیا بات ہے گڑیا اتنی خاموش کیوں ہو کیا سوچ رہی ہو۔ "

صنم نے سحر سے پوچھا۔ جو خاموش سی بیٹھی کچھ سوچ رہی تھی۔

آپی اگر کوئی ی مرد کسی کے لیے روتا ہے تو وہ کیا ہوتا ہے "

"مطلب کہ۔۔۔

سحر نے صنم سے پوچھا مگر اس کے پاس وہ الفاظ نہیں تھے جس سے وہ صنم کو سمجھا پاتی۔ مگر صنم پھر بھی سمجھ گئی تھی اس کی بات کو۔۔

"اگر کوئی مرد کسی عورت کے لیے روتا ہے تو وہ عورت بہت خوش قسمت ہوتی ہے کیوں کہ ایک مرد جو کبھی نہیں روتا وہ ایک کمزور عورت کے لیے روتا ہے اسکو پانے کے لیے اپنے رب کے سامنے گڑگڑاتا ہے اس کو اس سے مانگتا ہے۔"

صنم سحر کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں لے کر اسے محبت سے سمجھاتے ہوئے بولی۔ جو دلچسپی سے اسے سن رہی تھی۔

"تو آپی اگر لڑکی کو وہ پسند نا ہو تو۔۔"

سحر نے صنم سے پوچھا جس پر وہ مسکرا اٹھی۔

"تو اگر لڑکی کو وہ پسند نا ہو تو اس لڑکے کو پتہ چلنے پر یا تو وہ اس کو اپنی محبت کا احساس دلاتا ہے یا تو اسکی خوشی دیکھ کر وہ اس محبت سے پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ لیکن وہ عورت بہت بد قسمت ہوتی ہے جو ایک بے انتہا محبت کرنے والے شخص کو کھوں دیتی ہے۔"

صنم نے مسکرا کر سحر کو گالوں سے کھینچتے ہوئے اس کے سوال کا جواب دیا۔"

کہ صنم کی بات پر اس کو ہادی کا اس کے لیے رونا یاد آیا۔ اسکا دل بڑے زور دھڑکا۔ اس کو اپنا آپ خوش قسمت لگ رہا تھا۔ جن باتوں کو وہ سمجھ نہیں پارہی تھی صنم کے سمجھانے پر وہ سمجھی۔

"اچھا اب چلو نیچھے چلتے ہے سب انتظار کر رہے ہونگے۔ باقی بعد میں تمھارے ناول کے بارے میں بات کرے گے۔"

صنم نے مسکراکراٹھتے ہوئے سحر سے کہا۔ اس کو لگ رہا تھا کہ سحر اس سے ناول کے کسی ہیرو کا پوچھ رہی ہوگی اس لیے اس نے کہا۔

"ہمم چلے چلتے ہیں۔"

سحر نے بھی اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ دونوں نیچھے کی جانب بڑھ گے۔

جیسے ہی سحر نیچے آئی ی نجانے کیوں اسکی نظروں نے ہادی کو ڈھونڈا مگر وہ کہی نہیں تھا۔

کہ تبھی پاس سے کھڑے زید اور ارحم سے اس نے سنا کہ ہادی گھر چلا گیا کیوں کہ اسکو کوئی ی ضروری کام تھا۔

ہادی میں اب سحر کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں تھی اس لیے سب سے کہہ کر کہ اس کو ضروری کام ہے اور وہ گھر جا رہا ہے۔اور وہ گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔
ہادی نے اب یہ فیصلہ قسمت پہ چھوڑ دیا۔اب وہ سحر کو اپنے لیے فورس نہیں کرنا چاہتا تھا۔اس لیے خاموشی سے وہ وہاں سے نکل گیا۔

ہادی کا اس طرح سے چلے جانا سحر کو اچھا نہیں لگا۔

وہ جو ہادی سے ڈرتی تھی اب اس کا دل ہادی کو دیکھنے کا کر رہا تھا۔

کچھ ہادی کی باتوں کا اثر تھا تو کچھ صنم کے سمجھائے ہوئے باتوں نے سحر کا دل دھڑکایا۔

کہ سحر کے دل کے کسی کونے میں ہادی کی محبت نے انگھڑائی ی لی تھی۔ اس کا دل زور دھڑک رہا تھا۔

ہادی کو نہ پاکر سحر کا دل اداس سا ہو گیا تھا۔ مگر اپنی کیفیت چھپاتی وہ سب کے ساتھ نارمل انداز میں بات کرنے لگی۔

❤❤❤❤❤

"بیا بیٹا اندر سے زرا پانی لانا۔ "

سارہ بیگم نے پاس کھڑی بیا سے کہا۔ تو بیا ان کی بات مانتی "جی اچھا" کہہ کر اندر کی جانب بڑھ گ ئی ی۔

کہ تبھی ارحم جو موقعے کی تلاش میں تھا۔ بیا کو اندر جاتے ہوئے دیکھ کر مسکراتے ہوئے اس کے پیچھے ہی آگیا۔

بیا اپنی ہی دھن میں کچن میں آ کے فریج سے پانی نکال رہی تھی۔ کہ اچانک پیچھے سے کسی نے اسکے منہ پہ ہاتھ رکھا۔
کہ بیا کی چیخ اس بھاری ہاتھ کے نیچھے ہی کہیں دھب سی گ ئی ی تھی۔ اور اس کی آنکھیں باہر نکلنے کو تھی۔
وہ سانس روکے کھڑی تھی کہ ایک تو ڈر سے اور دوسرا اسکے بھاری ہاتھ سے۔ کہ تبھی اس کے کان میں جانی پہچانی سی آواز آئی ی۔ جیسے سن کر کچھ حد تک وہ پرسکون ہوئی ی۔

"ششش چیخنا مت میں ہوں ارحم۔ "

ارحم نے اس کے کان کے قریب ہوتے ہوئے کہا۔ اور اپنا ہاتھ آہستہ سے پیچھے ہٹایا۔

"آآ۔۔آپ نے تو ڈرا ہی دیا تھا۔ "

بیا اپنے خشک لبوں پہ زبان پھرتی ہوئی ی ارحم سے بولی۔ جو اس کے ڈرے ہوئے چہرے کو بڑی دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔

کیوں تمہیں کیا لگا کہ کون ہے۔۔اور ویسے بھی میرے علاوہ کسی کی اتنی " "ہمت نہیں کہ ارحم کی محبت کو کوئی ی نقصان پہنچائے۔

ارحم بیا کے قریب آتے ہوئے جنونی لہجے میں بولا۔ کہ اس کے الفاظ سن کر بیا کے جسم میں ایک سرد سی لہر دوڑی اس کے ہاتھ کانپنے لگے اور اسکے ماتھے پر پسینہ آنے لگا۔

"مم۔۔۔میں پھوپھو۔۔ کک۔۔ کو پانی دے کر۔۔ آآ۔۔ آتی ہوں۔۔ "

بیا سے تو اسکی باتیں سن کر بولا ہی نہیں جا رہا تھا۔اس لیے ہکلاتے ہوئے بولنے لگی اور کہہ کر جانے لگی۔

کہ ارحم نے بیا کو دوبارہ بازوں سے پکڑ کر اپنے سامنے کیا۔ کہ اس کے ایسا کرنے پر بیا کے ہاتھوں سے گلاس گرتے گرتے بچا۔اس نے حیرانیت سے سامنے ارحم کو دیکھا۔

"ابھی کہاں صبح سے اکیلے میں ملنے کی کوشش کر رہا ہوں اور اب جب ملی ہو تو بھاگنے چلی مائے سوئی ٹی۔"

ارحم اس کے قریب ہوتے ہوئے بولا۔ کہ اس کے قریب آنے پر بیا دو قدم پیچھے ہوئی ی تھی۔ وہ بار بار اپنے خشک لبوں پر زبان پھیر رہی تھی۔
کہ ارحم کی بھی نظر اس کے گلابی ہونٹوں پہ ٹھر سی گ ئی ی تھی۔ مگر ابھی اس کے پاس ایسا کوئی ی حق نہیں تھا کہ وہ بیا کو چھو پاتا اس لیے اپنی نظروں کا زواریہ بدل کر اس کے چہرے کو دیکھنے لگا۔

"میں اپنی امی سے تمہارے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں مطلب کہ ہماری شادی کے مطلق اگر تمہیں کوئی ی بھی اعتراض ہے تو ابھی سے بتادو تاکہ میں پھر بات ہی نا کرو اور اس یکطرفہ محبت سے میں پیچھے ہٹ جاؤں۔"

ارحم نے بیا سے کہا۔ جو اپنی نظریں زمین پہ گھاڑیں کھڑی تھی۔ کہ اس کی بات پر اس نے فوراً سر اٹھا کر ارحم کو دیکھا۔

اس دن جب ارحم نے کچن میں وہ جنونی الفاظ کہے تھے۔ تب سے وہ روز ارحم کے بارے میں سوچتی تھی اور اس کا دل ارحم کی محبت میں گرفتار ہو ہی گیا تھا۔

بتاوں بیا کوئی ی اعتراض مطلب کہ اگر تم مجھ سے محبت نہیں کرتی تو میں زبردستی نہیں کرنا چاہتا۔ اس لیے ابھی سے بتادو تاکہ میں امی سے بات ہی نا کرو۔"

بیا کو خاموش پا کر ارحم نے دوبارہ اس سے پوچھا۔
مگر بیا دوبارہ کچھ بھی نا بولی۔اور خاموشی سے کھڑی رہی۔

اس کو خاموش دیکھ کر ارحم واپس مڑنے لگا تھا۔کہ شاید اس کا جواب "ناں" ہے۔

کہ اچانک بیا کی آواز پر وہ رکا۔اور پیچھے مڑ کر اس کو دیکھنے لگا جو کنفیوز سی کھڑی لب کاٹ رہی تھی۔

"مم۔۔۔مجھے کوئی ی اعتراض نہیں۔۔۔آآ۔۔آپ تائی ی امی سے کرلے بات۔"

بیا شرم سے لال چہرہ لیے ارحم سے بولی۔اوراس کے سائیڈ سے نکل کر بھاگ گ ئی ی۔

ارحم کی تو چہرے سے مسکراہٹ ہی نہیں ہٹ رہی تھی۔اس کو لگا جیسے اس کو جنت مل گ ئی ی ہو۔

وہ بھی اس کے پیچھے ہی باہر آیا جہاں وہ تارا کے ساتھ کھڑی باتیں کررہی تھی۔

تو وہ مسکراتے ہوئے زید لوگوں کی جانب بڑھ گیا۔

وہ آج ہی جا کر پروین بیگم سے بیا کے مطلق بات کرنا چاہتا تھا۔اس لیے گھر جانے کا انتظار کرنے لگا۔

❤❤❤❤❤

[10/23, 5:19 AM] S 💝💖💗💗💝💝:

❤❤❤

🌷🌷🌷🌷🌷

"یار تارا تم مجھے یہاں کیوں لائی ہو۔"

آئینہ نے تارا سے پوچھا۔ جو اسے پکڑ لان کے بیک سائیڈ پر لے آئی تھی۔

"مجھے بات کرنی ہے تم سے۔ "

تارا نے اس کو اپنے سامنے کرتے ہوئے کہا۔ تو آئی ینہ نے نا سمجھی سے دیکھا۔

"کیسی بات"

"میں جو بھی پوچھوں اسکا سچ سچ جواب دینا۔ "

تارا نے آئی ینہ سے کہا۔ تو اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

"ارمان بھائی ی کو لائی ک کرتی ہو نا۔ "

تارا نے دلچسپی سے پوچھا۔تو اسکی بات سن کر آئی ینہ کا دل زور سے دھڑکا۔

"تت۔۔تمھیں کس نے کہا "

آئی ینہ نے اس کی بات پر ہڑبڑاتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے کسی نے نہیں کہا میں نے خود نوٹ کیا ہے اب بتاو کرتی ہو نا۔ "

تارا نے کہہ کر اب اس سے اسکے سوال کا جواب مانگا۔
کہ اس کی بات پر آئی ینہ کے چہرے پر مسکراہٹ آئی ی اور وہ اپنا چہرہ جھکا گ ئی ی۔

"اووہووو شرما رہی ہو۔ "

تارا نے اس کو چھیڑا۔

"اچھا بتاؤ نا مجھے کب سے کرتی ہو ارمان بھائی ی کو لائی ک۔ "

تارا نے آئی ینہ سے پوچھا۔تو آئی ینہ نے دھڑکتے دل سے اپنی بات کا آغاز کیا۔

مجھے نہیں پتہ کہ میں کب سے ان کو پسند کرنے لگی۔ مگر راج بھائی ی " کی شادی میں ان کے ساتھ پرفارمنس اور پریکٹس میں ہی شاید "میں انہیں لائی ک کرنے لگی تھی۔

آئی ینہ اپنے دل کا حال تارا کو بیان کر رہی تھی۔

مگراس بات سے انجان کہ وہاں کوئی ی اور بھی موجود تھا۔ جو اس کی یہ باتیں سن رہی تھا۔ اور یہ سب سن کر وہ حیرت کا مجسمہ بن کر کھڑا تھا۔

"توامان بھائی ی سے اظہار کیا کہ نہیں۔ "

تارانے بے تابی سے اس سے پوچھا۔

"نہیں میں نہیں کر سکتی ان سے اظہار۔۔۔ کیا پتہ وہ کسی اور کو پسند کرتے ہو اور میں فضول میں ان کے پیچھے پڑھ جاؤ۔ جو بھی ہو گا دیکھا جائے گا اگر وہ نصیب میں ہوئے تو مل جائے گے نہیں تو صبر کرلوں گی۔"

آئی ینہ نے تارا کی بات سن کر نفی میں گردن ہلاتے ہوئے کہا۔

کہ اس کی اگلی بات پر اس شخص کو آگ لگی تھی۔اور اس نے غصے سے آئی ینہ کو گھورا تھا۔

"پھر بھی یار ایک بار اظہار تو کر کے دیکھو کیا پتہ وہ کسی کو بھی لائی ک نہ کرتے ہو۔"

تارا نے آئی ینہ سے کہا۔ اس سے پہلے کہ آئی ینہ اس کے سوال کا کوئی ی جواب دیتی کہ سامنے ارمان آ کھڑا ہوا۔

ارمان کو دیکھ کر اس کا سانس تک رُک گیا۔اور دل بڑے زور سے دھڑک رہا تھا۔ جیسے ابھی سینہ چھیر کے باہر آجائے گا۔

اس نے ارمان کے چہرے کو دیکھا جو اسے سنجیدگی سے گھور رہا تھا۔اس کے چہرے کی سنجیدگی کو دیکھ کر اس کو ڈر سا لگا۔دل جو پہلے ہی دھڑک رہا تھا اب وہ خوف سے اور زیادہ دھڑکنے لگا۔

"تارا تمہیں مامی جان کب سے بلا رہی ہے۔جاؤ ان کے پاس۔"

ارمان نے سنجیدگی سے کہا۔ کہہ وہ تارا سے رہا تھا۔مگر نظریں آئی ینہ پہ جمی تھی۔

توتارا" جی بھائی ی " کہہ کر وہاں سے چلی گ ئی ی اور آئی ینہ کو اکیلا ارمان کے پاس چھوڑ گ ئی ی۔

تارا کے جانے کے بعد آئی ینہ بھی وہاں سے جانے لگی کہ ارمان نے اس کا راستہ روکا۔ اس نے نا سمجھی سے ارمان کو دیکھا۔ جو سنجیدہ سا کھڑا تھا۔

"اس طرح کی باتوں کا اظہار ہر کسی سے نہیں کیا جاتا۔ "

ارمان اس کے قریب ہوتے ہوئے بولا۔ تو آئی ینہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔ کہ مطلب کہ وہ سب سن چکا ہے۔ تو اس کی بات پر اس نے محض اپنا سر جھکا لیا۔

"ماما نے بات کی تھی تمہارے بارے میں مجھ سے۔ "

ارمان نے پر شوق نیگاہوں سے اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔ تو اس کی بات پر آئی ینہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

"بہت سوچا میں نے اس بارے میں۔۔اب میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ۔۔۔شادی تو میں تم جیسی چڑیل سے ہی کروں گا۔"

ارمان نے اس کے کنفیوز چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔ کہ اس کی بات پر آئی ینہ نے شرم سے اپنا چہرہ جھکا لیا۔

"اس رات میں یہ اظہار اپنے لیے کھل کر سننا چاہوں گا۔تو تیار رہنا اس رات ذہنی بھی اور۔۔۔"

ارمان تھوڑا سا اس کی طرف جھکتے ہوئے معنی خیزی سے بولا۔اور اپنی آخری بات ادھوری چھوڑ کر اسے ایک آنکھ ونک کی۔

کہ آئی ینہ یہ سب سن کر شرم سے پانی پانی ہو گی۔اور اس کی بات سن کر وہ اسے دیکھے بغیر وہاں سے بھاگ گ ئی ی۔

تو ارمان بھی مسکراتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔

(وہ وہاں ایک ضروری کال سننے آیا تھا۔ جیسے ہی اسنے کال بند کی اور جانے لگا کہ اس کے کانوں میں تارا اور آئی ینہ کی آواز آئی ی۔ تو پہلے تو اپنے لیے اظہار سن کر وہ شوکڈ ہو گیا۔ مگر اس کو وہ سب سن کر اچھا لگا تھا۔ اس لیے تارا کو وہاں سے بیھج کر اس سے بات کرنے آ گیا۔)

ایک ہفتے بعد۔۔

"زید بیٹے ہمیں آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔ "

زیبا بیگم نے زید سے کہا۔جو ڈی ئی نگ ٹیبل پر بیٹھا کھانا کھا رہا تھا۔

"جی مما کہیں کیا بات کرنی ہے آپ کو۔ "

زیدان کی جانب متوجہ ہوتے ہوئے بولا۔
توزیبا بیگم نے پہلے اسمعیل صاحب کو دیکھااور پھر اپنی بات شروع کی۔

"وہ بیٹے ہم نے آپ کے لیے لڑکی دیکھی ہے اور ہم کل ہی اس کے گھر رشتہ لے کر جانا چاہتے ہے۔"

زیبا بیگم نے زید سے کہا۔ کہ ان کی بات سن کر زید کا منہ کو جاتا ہاتھ رُکا اور اپنی امی کو دیکھا۔

" مگر امی میں کسی اور کو پسند کرتا ہوں۔ "

زید نے دھڑکتے دل سے کہا۔ کہ وہ دیا کو دل میں بسائے ہوئے ہے اور اس کے والدین کہی اور شادی کروا رہے ہیں۔

"اچھا کس کو پسند کرتے ہے زرا ہمیں بھی تو بتائے۔ "

اس دفعہ اسمٰعیل صاحب نے شرارت سے پوچھا۔ توزیبا بیگم نے بھی اس کو دیکھا۔

"مماوہ۔۔وہ میں دیا کو پسند کرتا ہوں اور شادی بھی اسی سے ہی کرنا چاہتا ہوں۔"

زید اپنی نظریں پلیٹ پر مرکوز رکھے ہوئے ہی بولا۔
کہ پتہ نہیں ان کا کیا جواب ہو گا۔ کہ تبھی اس کو اپنے والدین کی ہنسی کی آواز آئی ی۔ تو اس نے سر اٹھا کر انہیں نا سمجھی سے دیکھا۔

"بیٹا ہم نے بھی اس کو آپ کی دلہن بنانے کا سوچا ہے۔"

زیبا بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا۔ تو ان کی بات سن کر اس کو - اپنے اندر ڈھیر سارا سکون ملا تھا۔

"پھر ٹھیک ہے مجھے کوئی ی اعتراض نہیں آپ کل ہی جائے ان کے گھر۔"

زید بھی پر سکون ہوتا ہوا بولا۔ کہ اس کی بات سن کر وہ دونوں اور زیادہ ہنسنے لگے۔

"مما سحر نے کھانا نہیں کھانا کیا۔"

سحر کو نا پا کر زید نے اپنی امی سے پوچھا۔

نہیں وہ کہہ رہی تھی کہ کالج کا بہت سارا کام ہے۔وہ کرنے کے بعد "
"کھالے گی۔

زیبا بیگم نے زید کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

توان کی بات سن کراس نے اثبات میں سر ہلایا۔اور دوبارہ کھانا کھانے میں مصروف ہو گیا۔

ارمان بیٹے ایک ہفتے سے زیادہ کا وقت ہو گیا ہے تو کیا سوچا آپ نے شادی "
"کرنی ہے آپ نے آئی ینہ سے۔

صوفیہ بیگم نے ارمان سے کہا۔جو لاؤ نج میں بیٹھا فون یوز کر رہا تھا۔ کہ اپنی امی کی بات پر اس نے سر اٹھا کر انہیں دیکھا۔اس کے سامنے آئی ینہ کا چہرہ گھومنے لگا۔

"جی مما مجھے کوئی ی اعتراض نہیں آپ کر لے بات ماموں لوگوں سے۔"

ارمان نے صوفیہ بیگم کو اپنا فیصلہ بتایا۔ کہ اس کی بات سن کر صوفیہ بیگم اس کے صدقے جا رہی تھی۔

"ٹھیک ہے پھر میں کچھ ہی دنوں میں جا کر ان سے آئی ینہ کا ہاتھ مانگوں گی۔"

صوفیہ بیگم نے ارمان سے کہا۔

کہ ان کی بات پر ارمان کو اس دن آئی ینہ کا اس سے شرمانا یاد آیا اور تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی ی۔ اور دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔ مگر دیھان ابھی بھی آئی ینہ پہ اٹکا ہوا تھا۔ اور اس کو سوچتے ہوئے اس کا دل بڑے زور سی دھڑک رہا تھا۔

🌷🌷🌷🌷🌷

[10/23, 5:20 AM] S 💝💖💓💓💝💝: 💞💞

✿✿✿✿✿

آج زیبا بیگم اور اسمعیل صاحب نے عارف صاحب کی طرف جانا تھا۔اس لیے جلدی اٹھ کر تیار ہو رہے تھے۔
سحر کو انہوں نے نہیں بتایا تھا۔ کہ وہ زید کا رشتہ لے کر ان کے گھر جا رہے تھے۔اس لیے اسے کالج بیھج کر وہ اب ان کی طرف روانہ ہو گ ئے تھے۔
کہ سحر کے کالج میں فنکشن تھا۔ جس سے اس نے لیٹ آنا تھا۔اور اس کے ساتھ دیا اور ربیا نے بھی لیٹ ہی آنا تھا۔

تقریبا پندرہ منٹ کے سفر کے بعد اسمعیل صاحب اور زیبا بیگم عارف صاحب کے گھر پہنچ گ ئے تھے۔

یاسمین بیگم نے خوش دلی سے ان کا استقبال کیا۔عارف صاحب بھی اپنے بھائی ی کو دیکھ کر پورے جوش سے ان سے ملے۔ اور جا کر ایک الگ صوفے پر بیٹھ گ ئے۔ اور زیبا بیگم اور یاسمین بیگم

الگ صوفوں پر بیٹھ گ ےئ۔ اور خوش گھپوں میں مصروف ہوگ ےئ۔

ان کو آئے ہوئے کافی وقت ہو گیا تھا۔کہ تبھی زیبا بیگم نے یاسمین بیگم کو اپنے آنے کی وجہ بتائی۔

"یاسمین بہن میں آج خاص طور پر آپ سے کچھ مانگنے کے لیے ہی آئی ی ہوں۔امید ہے آپ انکار نہیں کرے گی۔"

زیبا بیگم نے یاسمین بیگم کے ہاتھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے ایک امید سے کہا۔ تو ان کی بات سن کر یاسمین بیگم نے اثبات میں سر ہلایا۔

میں آج آپ سے اپنے بیٹے زید کے لیے دیا کا ہاتھ مانگنے کے لیے آئی ی ہوں امید ہے آپ مجھے خالی ہاتھ نہیں بیھجیں گی۔"

زیبا بیگم نے یاسمین بیگم سے زید کے لیے دیا کا رشتہ مانگا تو یاسمین بیگم کے چہرے پر خوشی کے تاثرات بکھر گ ئے۔

"بتاؤ یاسمین بہن دو گی نا مجھے دیا بیٹی اپنے زید کے لیے۔"

یاسمین بیگم کو خاموش دیکھ کر زیبا بیگم نے دوبارہ پکارا۔

"ہاں کیوں نہیں میرے لیے اس سے بڑی خوشی اور کیا ہو سکتی ہے۔ مگر۔۔۔"

یاسمین بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا اور آخر میں رُک کر زیبا بیگم کو دیکھا۔

''مگر کیا۔۔یاسمین بہن کوئی ی بات ہے۔ ''

یاسمین بیگم کو رکتے دیکھ کر زیبا بیگم نے فکر مندی سے ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔

''زیبا بہن مجھے بھی آپ سے کچھ مانگنا ہے۔''

یاسمین بیگم سے زیبا بیگم کو دیکھتے ہوئے کہا۔ تو زیبا بیگم نے ناسمجھی سے انہیں دیکھا۔

"مجھے بھی اپنے ہادی کے لیے سحر کا رشتہ چاہیے۔"

یاسمین بیگم نے اب ہاتھ زیبا بیگم کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"یاسمین بہن میرے بھی اس سے بڑی خوش نصیبی اور کوئی ی نہیں ہو گی کہ میری بیٹی آپ کے گھر کی بہو بنے۔ مگر اس کے لیے مسسز شہروز کے بیٹے ہارون کا رشتہ بھی آیا تھا تو اس نے انکار کر دیا مگر میں آپ کے لیے اس سے اس بارے میں ایک بار بات ضرور کرو گی اور سمجھاؤں گی۔"

زیبا بیگم نے یاسمین بیگم کے سوال کے جواب کے ساتھ ان کو سحر کے لیے ہارون کے رشتے کا بھی بتایا۔

توان کی بات سن کر یاسمین بیگم نے اثبات میں سر ہلایا۔اور دوبارہ باتوں میں مصروف ہوگ ئی ی۔

جبکہ اسمعیل صاحب اور عارف صاحب ان باتوں سے دور اپنی باتوں میں مصروف تھے۔کہ یہ باتیں عورتوں کی ہے ناکہ مردوں کے اس لیے وہ ان کو چھوڑ کر اپنی باتوں میں مصروف تھے۔

✿✿✿✿✿

اسمعیل صاحب اور زیبا بیگم جیسے ہی گھر پہنچے کہ سامنے سے سحر کو اپنے منتظر پایا۔جوان دونوں کو ناراضگی سے دیکھ رہی تھی۔سحر کو ناراض دیکھ دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

"سحر بیٹا آپ کب آئی ی کالج سے۔"

زیبا بیگم سحر کی طرف بڑھتے ہوئے محبت سے بولی۔

"تبھی جب آپ دونوں مجھے چھوڑ کر گھومنے گ ئے تھے۔ "

سحر ناراضگی سے بولی۔

بیٹا ہم آپ کے بغیر کہیں جا سکتے کیا۔۔۔وہ تو بس تمہارے عارف تایا کی "
"طرف گ ئے تھے۔

زیبا بیگم سحر کے ماتھے کو پیار سے چھوتے ہوئے بولی۔

" تو مجھے بھی لے جاتے نا۔ "

سحر معصومیت سے آنکھیں ٹپکاتی ہوئی ی زیبا بیگم سے بولی۔

"ہم لے کر جا سکتے تھے مگر آپ کالج میں تھی۔اور ویسے بھی ہم کیسی خاص مقصد سے گ ئے تھے وہاں۔"

زیبا بیگم نے سحر کو اپنے جانے کا بھی بتایا۔کہ سحر نے نا سمجھی سے اپنی امی کو دیکھا۔

"ہم وہاں۔۔۔آپکے بھائی ی جان زید کا رشتہ دیا کے لیے لے کر گ ئے تھے۔"

زیبا بیگم نے جیسے ہی بتایا کہ سحر نے خوشی سے ان کی طرف دیکھا اور پھر اپنے بابا کو دیکھا جو بیٹھے مسکرا رہے تھے۔

"سس سچ میں امی۔۔۔"

سحر نے خوش ہوتے ایک بار پھر کنفرم کرنا چاہا۔ تو اسکی بات پر زیبا بیگم نے مسکراتے ہوئے "ہاں" میں سر ہلایا۔

"تو امی اتنی بڑی خوشی پر آپ مجھے کیوں نہیں لے کر گئی۔ میں آپ سے بات نہیں کرو گی میں جا رہی ہوں اپنے کمرے میں۔"

سحر رونے والا منہ بنا کر زیبا بیگم سے بولی اور بھاگ کر اپنے روم میں آگ ئی ی۔

اور پیچھے اس کے جانے پر اسمعیل صاحب اور زیبا بیگم نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

کہ کیسے یہ آگے رہے گی شادی کے بعد یا سمین بیگم کی باتیں زیبا بیگم نے اسمعیل صاحب کو گاڑی میں ہی بتادی تھی۔ اسمعیل صاحب کو تو کوئی ی اعتراض نہیں تھا۔ کہ ہادی سے اچھا لڑکا کوئی ی اور ہو ہی نہیں سکتا۔ مگر سحر سے وہ لوگ ایک بار پوچھنا چاہتے تھے کیونکہ اس نے ہارون کے رشتے سے بھی انکار کر دیا تھا۔

زیبا بیگم بھی اٹھ کر اپنے کمرے میں آگئی ی تاکہ کپڑے وغیرہ بدل کر تھوڑی پر سکون ہو جائے۔ تب تک سحر بھی فریش ہو جائے گی۔

تاکہ پھر جا کر سحر کو منانے کے ساتھ ساتھ ہادی کے بارے میں بھی بات کر لے۔

✿✿✿✿✿

"مما کوئی ی آیا تھا کیا؟"

بیا یاسمین بیگم کے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھتے ہوئے ان سے بولی۔

"ہم آئے تھے مگر تم پہلے جاکر کپڑے چینج کرو آکر فورا بیٹھ گ ئی ی۔ تم سے تو اچھی دیا ہے جو آتے ساتھ ہی روم میں جاکر فریش ہو کر آتی ہے۔ اور ایک تم ہو کہ شوز یہاں بیگ وہاں اور۔۔ چھوڑوں جاکر کپڑے چینج کرو جاؤ پتہ نہیں آگے جاکر کیا کرو گی۔"

یاسمین بیگم نے بیا کی اچھی خاصی کلاس لیتی ہوئی ی بولی۔ کہ بیا حیرت سے اپنی امی کو دیکھ رہی تھی۔ کہ آج کیا ہو گیا ہے امی کو جو ایسی باتیں کر رہی ہے۔

"امی کیا ہو گیا ہے۔۔ آپ اتنا ہائی پر کیوں ہو رہی ہے اور ویسے بھی آگے جاکر کیا کرنا ہے میں نے۔۔ کھانا ہے سونا ہے پھر کھانا ہے اور پھر سونا ہے بسسس۔"

بیا اپنی امی کو مزید تنگ کرتے ہوئے بولی۔ اور آخر میں بس بول کر اپنی امی کو مزید جلایا۔

"اچھا بتائے نا کہ کون آیا تھا آج یہاں۔ "

بیا اپنی امی کے گلے میں باہیں ڈالتے ہوئے پیار سے بولی۔

"تمہارے چچا اور چاچی آئے تھے۔ "

یاسمین بیگم نے بیا کو بتایا۔ تو بیا نے نا سمجھی سے انہیں دیکھا "کہ خیریت ایسے ہی آئے تھے یا کوئی ی بات تھی۔"

"ہمم وہ ایک خاص مقصد کے لیے آئے تھے آج یہاں۔ "

یاسمین بیگم نے آدھی بات کہہ کر بیا کو مشکل میں ڈالا۔

"امی کیا مقصد سہی طرح بتائے نا بات کیوں گھوما رہی ہے۔ "

بیا نے جھنجھلاتے ہوئے اپنی امی سے پوچھا۔

" وہ لوگ۔۔۔دیا کا رشتہ مانگنے آئے تھے زید کے لیے۔ "

یاسمین بیگم نے جیسے ہی بیا کو بتایا تو بیا نے حیرت سے اپنی امی کو دیکھا۔ کہ شاید اسنے سننے میں کہی غلطی کر دی ہے۔تو اسنے دوبارہ اپنی امی سے پوچھا تو وہی جواب پا کر بیا خوشی سے چیخنے لگی۔

"توامی آپ نے کیا جواب دیا ہاں کی ان کو کیا۔"

بیا نے بے تابی سے یاسمین بیگم سے پوچھا۔

"نہیں ابھی ہاں نہیں کی کہ ایک بار دیا سے بھی پوچھ لوں گی اور تب تک وہ لوگ بھی جواب دے دینگے۔"

یاسمین بیگم نے اسکی بے تابی پر مسکراتے ہوئے اس کہا۔

"امی اسے کیا اعتراض ہونا ہے وہ تو خوش ہو گی۔۔آآ آمیرا مطلب ہے کہ اس کو آپ لوگوں کا فیصلہ منظور ہو گا جو آپ کریے گے۔اوران کا جواب سے کیا مطلب ہے؟"

بیا جلدی جلدی میں بولے جارہی تھی کہ اپنی امی کو خود کو تکتا پا کر ہڑ بڑاتے ہوئے بات سنبھالی اور آخر میں ان سے پوری بات جاننی چاہی۔

"ہاں وہ تو ہے مگر ایک بار پھر بھی ہمیں اس سے پوچھنا تو چاہیے اور ان کا جواب مطلب ہے کہ میں نے ان سے ہادی کے لیے سحر کا رشتہ مانگا ہے۔ اب دیکھتے ہیں کہ وہ لوگ کیا جواب دیتے ہے۔"

یاسمین بیگم بیا کو پوری بات بتاتے ہوئے بولی کہ وہ سن کر خوشی سے پھولے نہیں سما پا رہی تھی۔

"سچی امی آپ نے ہادی بھائی ی کے لیے سحر کا رشتہ بھی مانگا ہے واو کتنا مزا آئے گا۔ مین وٹہ سٹہ ہوگا نائی س۔"

بیا خوشی سی چیختے ہوئے بولی کہ یاسمین بیگم ہنسنے لگی۔

"اچھا اب جاؤ اور فریش ہو جاؤ پھر میں تم لوگوں کے لیے کھانا لگا دیتی ہوں۔"

یاسمین بیگم نے بیا سے کہا تو وہ "جی امی" کہہ کر اپنے کمرے میں بھاگ گ ئی ی۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ سب کو چیخ چیخ کر بتائے کہ آج اس کی بہن کو اس کی محبت ملنے والی ہے اور وہ کتنی خوش ہے یہ وہ بتا نہیں سکتی تھی۔

اس کی حرکت پر یاسمین بیگم مسکرائے بغیر نہ رہ سکی اور مسکراتے ہوئے نفی میں گردن ہلاتے ہوئے کچن کی جانب بڑھ گئی۔

✿✿✿✿✿

"سحر بیٹا۔۔"

زیبا بیگم نے سحر کے کمرے میں آتے ہوئے سحر کو پکارا۔
تو سحر نے ناراضگی سے انہیں دیکھا۔تو زیبا بیگم مسکرانے لگی اس کی اس حرکت پر۔

"سحر بیٹا اب بھی آپ ناراض ہے کیا؟"

زیبا بیگم سحر کے پاس ہی بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولی۔ تو سحر نے ناراضگی سے ان کی طرف دیکھا۔ اور اثبات میں سر ہلایا۔

"سوری بیٹا مگر آپ اس وقت کالج میں تھی۔اور ویسے بھی ابھی ہم صرف رشتہ لینے گیے تھے نا کہ منگنی کرنے۔"

زیبا بیگم نے سحر تھوڑی پکڑ کر اسکا چہرہ اونچا کرتے ہوئے محبت سے کہا۔

"اور ہاں مجھے آپ سے ایک اور اہم بات بھی کرنی ہے۔"

زیبا بیگم نے سحر سے کہا تو اس نے نا سمجھی سے اپنی امی کی جانب دیکھا۔

"بیٹا آپ نے تحمل سے ہماری بات سننی ہے ٹھیک ہے۔"

زیبا بیگم نے سنجیدگی سے کہاتو سحر نے سرہاں میں ہلایا۔اوران کی بات سننے لگی۔

"بیٹاجب ہم زید کارشتے لےکرگ ئے تو۔۔۔یاسمین بہن نے بھی ہادی کے لیے آپ کا رشتہ مانگا ہے۔"

زیبا بیگم نے سحر سے کہاجو شوکڈسی انہیں دیکھ رہی تھی۔
سحر کی تو یہ سب سن کرہی دھڑکن تیزہوگ ئی ی تھی۔ اس کو اس دن کا ہادی کا رونا اور اس کے الفاظ سب یاد آرہے تھے۔

سحر کی تو یہ سب سن کرہی دھڑکن تیزہوگ ئی ی تھی۔ اس کو اس دن کا ہادی کا رونا اور اس کے الفاظ سب یاد آرہے تھے۔

کہ اگر اس کی امی رشتہ لے بھی آئے تو بے شک وہ منع کر دے وہ کچھ "
"نہیں کہے گا

اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔اس لیے اپنی کیفیت چھپاتی سر جھکا
گ ئی ی۔

"بیٹا ایک نا ایک دن تو ہونی ہی ہے نا شادی تو اب کیوں نہیں۔ "

زیبا بیگم نے سحر کے جھکے ہوئے سر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"امی آپ اور ابو جو بھی چاہے گے مجھے منظور ہے۔ "

سحر یوہی سر جھکائے ہوئے ہی بولی۔ اس کا دل یہ سب بولتے
ہوئے کافی تیزی سے دھڑک رہا تھا۔

"اچھا سے ہادی کہ نہیں اعتراض ی کوئی تو کو ابو تمہارے اور مجھے
ہمسفر تو کوئی ی ہے ہی نہیں آپ کے لیے۔ مگر بات یہاں
آپ کی زندگی کی ہے تو فیصلہ بھی آپ کو ہی کرنا ہے۔"

زیبا بیگم نے پیار سے سحر کا چہرہ ہاتھ کے پیالے میں لے کر محبت سے کہا۔

"امی۔۔۔مجھے کوئی ی اعتراض نہیں آپ ہاں کہہ دے
بے شک۔"

سحر نے دھڑکتے دل سے زیبا بیگم سے کہا۔
کہ اس کی بات سن کر زیبا بیگم کے چہرے پر مسکراہٹ چھا گ ئی ی۔
اور انہوں نے پیار سے سحر کا ماتھا چھوما۔

اور پھر اٹھ کر کمرے سے باہر آگ ئی ی۔ ان کے باہر جاتے ہی سحر نے اپنے دل کے مقام پر اپنا ہاتھ رکھا۔ جو تیزی سے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی باہر ہی آجائے گا۔

"یااللہ۔۔"

سحر دل پر ہاتھ رکھے ہوئے ہی بولی۔

اس دن کے بعد ہادی کی باتوں نے سحر پر ایک جادو سا کر دیا تھا وہ روز ہادی کے بارے میں سوچتی تھی۔اس کے دل میں ہادی کی محبت دن بہ دن بڑھتی ہی جارہی تھی۔

اور اب وہ بھی ہادی سے بے پناہ محبت کرنے لگی تھی۔

اس لیے اب جب اس کا رشتہ آیا تو اس نے اپنی پوری رضامندی سے اس رشتے کے لیے ہاں کر دی۔

✿✿✿✿✿

"دیا بیٹے۔۔"

یاسمین بیگم دیا کے روم میں داخل ہوتے ہوئے بولی۔

دیا جو کھانا کھانے کے بعد سیدھا اپنے روم میں آگئی تھی۔ کہ اب اپنی امی کے پکارنے پر اس نے ان کی جانب دیکھا۔

"جی امی۔۔۔کوئی کام تھا کیا مجھ سے آپ کو۔ "

دیا اپنی امی سے بولی۔ جواب بیڈ پر بیٹھ رہی تھی۔

"نہیں بیٹا کام تو نہیں وہ بس کچھ بات کرنی ہے مجھے تم سے۔ "

یاسمین بیگم نے دیا کی طرف دیکھتے ہوئے پیار سے کہا۔ تو دیا نے اثبات میں سر ہلا کر ان کی جانب متوجہ ہوئی۔

" دیکھو دیا بیٹا ہر لڑکی کی طرح تمہیں بھی رخصت ہونا ہے ایک دن اور میں چاہتی ہوں کہ میں تمہیں اپنے جیتے جی اپنے ہاتھوں سے رخصت کرو اس لیے میں ابھی یہی بات کہنے آئی ی ہوں۔"

یاسمین بیگم نے جیسے ہی اپنی بات کا آغاز کیا تو دیا کی تو جیسے دھڑکن ہی رک گئی تھی۔ اس کو ایسا لگ رہا تھا جیسے بس اب دل نے رکنا ہے اور مرنا ہے۔ اس کو اب سچ میں لگ رہا تھا کہ زید اس کے نصیب میں نہیں ہے۔اس دل کیا کہ چیخ چیخ کر روئے۔ اس لیے اپنے آنسو روکنے کے لیے وہ اپنا چہرہ جھکا گئی۔

"تمہارے لیے رشتہ آیا ہے۔۔۔۔زید کا آج صبح ہی تمہاری چچی اور چچا آئے تھے تمہارا رشتہ لے کر۔۔تو میں نے کہہ دیا کہ تم سے پوچھ کر کل تک جواب دے دوں گی۔
اب فیصلہ تم نے کرنا ہے کہ زید سے شادی کرنی ہے کہ نہیں۔۔ویسے زید سے اچھا لڑکا کوئی ہو ہی نہیں سکتا مگر زندگی چونکہ تمہاری ہے تو فیصلہ بھی تمہارا ہی ہونا چاہیے۔"

دیا جو رونے کی تیاری میں تھی کہ اپنی امی کے الفاظ سن کر شوکڈ ہو گئی۔ وہ حیرت سے اپنی امی کو دیکھ رہی تھی۔ کہ شاید اس نے سننے میں کہیں غلطی تو نہیں کر دی۔ اور آنسو جو آنے کی تیاری کر رہے تھے کہ اب نکلنے سے ہی انکاری ہو گئے تھے۔

"امی ز ز زید کا رشتہ۔۔"

دیا نے حیرت سے یاسمین بیگم سے پوچھا۔ کہ جو بات اس نے سنی ہے کہیں غلط تو نہیں سنی۔ اس لیے ایک بار پھر سے کنفرم کرنے کے لیے ہکلاتے ہوئے پوچھا۔

" جی بیٹا جی زید کا۔۔۔ اگر آپ کو منظور نہیں تو ہم انکار کر دیتے ہیں۔ "

یاسمین بیگم نے اس کے دوبارہ پوچھنے پر اس کی بات کا غلط مطلب لیتے ہوئے کہا۔

"ن نہیں امی مجھے کوئی ی اعتراض نہیں آپ لوگوں کا جو فیصلہ ہو گا مجھے بھی وہی منظور ہے۔"

دیا اپنی امی کی بات پر ہلکاتے ہوئے جلدی سے بولی۔

کہ ابھی تو زید کو اللہ نے نصیب میں لکھا ہے اور وہ اس کو کھونا نہیں چاہتی۔ اس لیے بات سنبھالتی ہوئی ی وہ جلدی سے بولی۔ کہ کہیں اس کی امی زیبا بیگم کو انکار ہی نا کردے۔

"ٹھیک ہے بیٹا جیتی رہو اللہ ہمیشہ خوش رکھے میری بیٹی کو۔"

یاسمین بیگم دیا کا ماتھا چھومتے ہوئے محبت سے بولی۔ اور پھر اٹھ کر کمرے سے باہر آگئی۔

ان کے جاتے ہی دیا نے اللہ کا شکر ادا کیا۔ کہ آج اس کی محبت کو اللہ نے اس کے نصیب میں لکھ دیا ہے۔ آج وہ بہت خوش تھی۔ وہ اپنے رب کا جتنا شکر ادا کرتی کم تھا۔ خوشی سے اس کے آنسو آ بہے۔

جیسے ہی آنسو صاف کیے کہ اس کے دماغ میں ایک ہی خیال آیا تھا۔

"کہ زید تو ایشل سے محبت نہیں کرتا تھا کیا؟ "

وہ شرمندہ ہوتے ہوئے سر جھکا گئی ی تھی۔ کہ وہ تو زید سے دیوانگی کی حد تک محبت کرتی ہے تو پھر کیوں وہ نے اس کی آنکھوں میں اپنے لیے محبت نہیں دیکھ پائی ی۔

کہ وہ اس کو غلط سمجھ بیٹھی۔ اس کو بے وفا کہہ بیٹھی تھی۔ وہ اپنی حرکت و سوچ پہ حد سے زیادہ شرمندہ ہو رہی تھی۔ مگر ایک بار سحر سے ایشل کے بارے میں پوچھنا ضرور چاہتی تھی۔ کہ وہ کیا بتاتی ہے ان کے بارے میں۔ فلحال ابھی اپنی باتیں جھٹک کر زید کے بارے میں سوچنے لگی۔ اس کو سوچتے ہوئے اس کی دھڑکن حد سے زیادہ بڑھ گئی ی تھی۔ اور اوپر سے بیا کو بھی یقیناً پتہ چل ہی گیا ہوگا۔ کہ اب وہ اس کو تنگ کرنے میں کوئی ی کسر نہیں چھوڑے گی کہ پہلے کم تنگ کرتی تھی کہ اب رشتے کا پتہ چلنے پر تو وہ اس کو تنگ کر کر کے ہی پاگل کر دے گی۔ اور اوپر سے زید کا سوچتے ہوئے شرم سے الگ چہرہ لال ہو رہا تھا۔ وہ خود کو نارمل کرنے لگی تا کہ نیچے جا سکے۔

✿✿✿✿✿

[10/23, 5:23 AM] S 💝💖💓💓💝💝:

💚💚

❤❤❤❤❤

اگلے دن۔۔

ہادی تھکا سا گھر میں داخل ہوا۔اس دن سحر سے بات کرنے کے بعد سے وہ زیادہ تر خود کو مصروف رکھ رہا تھا۔ کہ اس سے دل کو ہٹا سکے مگر وہ ناکام ہی رہ جاتا۔اس لیے اب بھی وہ تھاکا سا گھر میں داخل ہوا۔ کہ سامنے ہی یاسمین بیگم کو اپنے منتظر پایا۔تو ہادی مسکراتا ہوا ان کی جانب بڑھ گیا۔

"اَلسَلامُ عَلَیکُم امی۔ "

ہادی مسکراتا ہوا اپنی امی سے بولا۔

"وَعَلَیکُم السَّلَام میرے بچے۔ "

یاسمین بیگم ہادی کا ماتھا چھوتے ہوئے محبت سے بولی۔

"امی دیا اور ربیا کہاں ہے؟ "

ہادی اپنی امی کے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھتا ہوا بولا۔

ویسے تو کچھ دنوں سے وہ لیٹ آتا تھا اس لیے وہ کم ہی ان کے ساتھ ٹائم سپینڈ کرتا تھا۔اس لیے آج جلدی آگیا کہ کچھ وقت ان کے ساتھ گزار سکے۔

"وہ دیا کے ساتھ اس کے روم میں ہے۔"

یاسمین بیگم ہادی کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

"کیوں دیا کے روم میں کیوں کیا ہوا دیا کو وہ ٹھیک تو ہے نا۔"

اپنی امی کی بات سن کر فکر مندی سے ایک سانس میں ان سے سول کی ئے۔ کہ ہادی کی بات سن کر یاسمین بیگم ہنسنے لگی۔

"ہاں ہاں بیٹا وہ بلکل ٹھیک ہے بس ایسے ہی وہ اسے تنگ کر رہی ہے۔"

یاسمین بیگم نے اس کی فکر پر مسکراتے ہوئے کہا۔ تو ان کی بات سن کر ہادی نے اثبات میں سر ہلایا۔

"ہادی بیٹا مجھے آپ کو کچھ بتانا ہے۔۔۔ "

یاسمین بیگم نے ہادی کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا جو آج کل مرجھایا مرجھایا سا تھا۔

"جی امی بولے میں سن رہا ہوں۔ "

ہادی ان کی طرف مکمل متوجہ ہوتے ہوئے بولا۔

"وہ۔۔وہ سحر کا رشتہ ہو گیا۔ "

یاسمین بیگم نے آدھی بات کہہ کر ہادی کے ایکسپریشن چیک کرنا چاہے۔ کہ وہ کیا کہتا ہے کیا وہ پہلے دنوں کی طرح جنونی ہوتا ہے کہ نہیں۔

"اچھا۔۔ "

ہادی پہلے پہل سن کر ساکت ہو گیا مگر پھر خود کو سنبھالتے ہوئے بس اتنا ہی بول پایا۔ کہ اِس سے آگے اُس سے بولا نہیں جا رہا تھا۔ اس کا دل پھٹ رہا تھا۔ یہ سب سن کر کتنی مشکل سے اس نے یہ الفاظ سنے تھے یہ صرف ہادی ہی جان سکتا ہے۔ کہ اپنی محبت کو کسی اور کے ساتھ سوچ کر ہی وہ مر رہا تھا۔ اس نے بڑی مشکلوں سے خود کو سمجھایا تھا۔

"اچھا امی میں بہت تھک گیا ہوں کل بات کرے گے اس بارے میں۔ "

ہادی سے وہاں اب بیٹھنا محال ہو رہا تھا۔اس لیے یاسمین بیگم سے کہہ کر جانے لگا مگر اپنی امی کے آگے کے الفاظ سن کر وہ جھٹکے سے مڑا۔

"سحر کا رشتہ تم سے ہوا ہے۔۔"

"کیاااامی آپ سچ کہہ رہی ہے نا آپ مزاق تو نہیں کر رہی۔ "

ہادی بھاگتا ہوا اپنی امی کے ساتھ دوبارہ صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا اور ایک ہی سانس میں ہی وہ پوچھنے لگا۔ کہ اسکی اس حرکت پر یاسمین بیگم ہنسنے لگی۔

"امی بتائے نا اب چپ کیوں ہے پوری بات بتائے مجھے۔ "

ہادی نے یاسمین بیگم کو ہنستے ہوئے دیکھ کر بے تابی سے پوچھا۔

" ارے بھ ئی ی تم مجھے کچھ بولنے دو گے تو ہی کچھ بولو گی نا میں بس خود ہی بولے جا رہے ہو۔"

یاسمین بیگم نے اس کی بے تابی پر مسکراتے ہوئے کہا۔ تو ہادی بھی اپنی بات پر مسکراتے ہوئے سر کھجلانے لگا۔

" اچھا امی بتائے نا آپ رشتہ کب لے کر گ ئی ی اور اس نے ہاں کیسے کہا مجھے بتائے نا جلدی اور صبر نہیں ہو رہا مجھ سے۔

ہادی ان یاسمین بیگم کے ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا۔ اور دوبارہ ایک ہی سانس میں سوالات کر گیا۔

کل زیبا بیگم آئی ی تھی دیا کا رشتہ زید کے لیے تو میں نے " بھی موقع دیکھتے ہوئے ان سے سحر کا رشتہ مانگ لیا۔ تو آج صبح ہی ان کی کال آئی ی کہ ان کی طرف سے "ہاں" ہے۔ سحر مان گ ئی ی ہے شادی کے لیے۔ تو ہماری طرف سے بھی ہم نے کہا کہ "ہاں" ہے کیوں کہ دیا کو بھی زید سے شادی "کرنے میں کوئی ی اعتراض نہیں ہے۔ بس یہی بات ہے۔

یاسمین بیگم نے ہادی کو کل کی اور آج کی ساری باتیں بتائی۔

جو وہ منہ کھولے سن رہا تھا۔ اسے ابھی تک یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ سحر مان گ ئی ی اس سے شادی کے لیے وہ آج بہت خوش تھا اس کو

لگ رہا تھا جیسے کہ اس کو جنت مل گ ئی ی ہو۔ وہ اپنی خوشی بیان نہیں کر پا رہا تھا۔

واووووامی میں بیان نہیں کر پارہا کہ میں کتنا خوش ہو آج۔ایسالگ رہا "
"ہے جیسے میں نے پوری دنیا کو ہی فتاح کر لیا ہو۔

ہادی صوفے سے اُٹھ کھڑا ہوتے ہوئے اونچی آواز میں بولا۔
یاسمین بیگم نے مسکراتے ہوئے اس کے چہرے کو دیکھا کہ ابھی یہ چہرہ کتنا مرجھایا مرِجھایا سا تھا اور اب کتنا کھلا کھلا لگ ہے۔

" ماشاءاللہ۔۔اللہ ہمیشہ ہی ایسے خوش رکھے تمہیں۔ "

یاسمین بیگم ہادی کا ماتھا چومتے ہوئے محبت سے بولی۔

"ویسے امی آپ نے دیا سے اس کی پوری رضامندی سے ہی پوچھا ہے نا؟"

اچانک دیا کا خیال آنے پر ہادی نے فکر مندی سے پوچھا۔

"ہاں ہاں اس کی پوری رضامندی سے ہی زیبا بہن کو "ہاں" کہا ہے۔"

یاسمین بیگم نے ہادی کو کہا تو ہادی ان کی بات سنتا اثبات میں سر ہلا گیا۔

"تو امی آپ کب جا رہی ہے منگنی کی رسم کرنے۔۔۔"

ہادی نے جلد بازی سے اپنی امی سے پوچھا۔ تو یاسمین بیگم ہنسنے لگی۔

"بیٹا جی صبر رکھو آرام سے سب کام ہو جائے گے فکر مت کرو اب وہ کہیں بھاگی نہیں جارہی اب وہ تمہاری ہی ہے۔"

یاسمین بیگم اس کی جلد بازی پر ہنستے ہوئے بولی۔ تو ان کی بات سن کر ہادی بھی ہنسنے لگا۔

"اچھا بس اب جاؤ جاکر فریش ہو جاؤ میں کھانا لگاتی ہوں تمہارے لیے۔"

یاسمین بیگم نے ہادی کو دیکھتے ہوئے کہا۔ جو خوشی میں کھانا کھانا ہی بھول گیا تھا۔ اور اب تک وہ آفس کے کپڑوں میں ہی تھا۔

"نہیں امی مجھے بھوک نہیں میں وہ کلائی ینڈ کے ساتھ کھا کر آیا ہوں۔ تو میں کھانا نہیں کھاؤں گا۔ میں روم میں آرام کرنے جارہا ہوں۔"

ہادی اپنی امی کو جواب دیتے ہوئے بولا۔ تو اس کی امی نے اس کی بات پر اثبات میں سر ہلایا۔ تو ہادی نے خوشی خوشی اپنے قدم اپنے کمرے کی جانب بڑھادی ئے۔

روم میں آکر ہادی نے پہلے کبرڈ سے آرام دہ سوٹ لے کر واش روم میں بند ہو گیا۔اور تقریبا پانچ منٹ بعد ہی وہ فریش سا باہر آیا۔ مسکراہٹ تو اس کے چہرے سے غائب ہی نہیں ہو رہی تھی۔وہ اپنے بال سیٹ کرتا بیڈ پر آیا اور گرنے کے انداز میں وہ بیڈ پر لیٹا۔

آخر کار قسمت نے تمہیں میرا کر ہی دیا نا۔اب تم میری صرف میری " ۔
ہو۔اب مجھے کوئی ڈر نہیں کیوں کہ اب تمہیں مجھ سے کوئی نہیں چھین
سکتا۔"

مسسز سحر ہادی واو کتنا اچھا لگ رہا ہے تمہارا نام میرے نام کے "
ساتھ۔۔"

ہادی اپنے دونوں ہاتھ سر کے پیچھے تکیے کی مانند رکھتا ہوا تصور میں ہی سحر سے
بولا۔اب وہ پہلے والا ہادی ہی لگ رہا تھا۔جیسے پہلے وہ سحر کے لیے جنونی تھا
اب بھی وہ ویسے ہی باتیں کر رہا تھا۔

اور آخر میں سحر کا نام خود کے ساتھ جوڑ کر پُراسرار سا مسکرایا۔کافی دیر تک
وہ سحر کو سوچتا رہا اور سوچتے سوچتے ہی وہ نیند میں چلا گیا۔کیوں کہ وہ کافی
تھکا ہوا تھا اس لیے جلد ہی نیند میں چلا گیا۔

♥♥♥♥♥

"اچھابس اب جاؤ مجھے نیند آرہی ہے۔"

دیانے بیا سے کہا۔ جو اسے کل سے تنگ کی ئے جارہی تھی۔ اور اب بھی کب سے بیٹھی اسے تنگ کرہی تھی۔ آخرکار دیانے تنگ آکر اس سے کہا۔

"ہاں ہاں اب ہمیں تو روم سے بھی نکالا جائے گا۔ کہ اپنی چیز جو مل گئ ی ہے اب اس کے خیالوں میں ہی رہنا ہے میڈم نے۔"

بیانے دیاکومزید تنگ کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس کی بات سن کر دیا نے مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔

"ویسے دیاایک بات توبتاؤ۔۔ "

بیانے دیاکے مسکراتے چہرے کودیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں بولو کیابات پوچھنی ہے تم نے۔ "

دیابھی اس کی طرف مکمل متوجہ ہوتے ہوئے بولی۔ "

یہ کچھ دنوں سے تمہیں ہواکیاتھا۔ مطلب کہ کافی اُداس اُداس سی رہتی "تھی کیابات تھی جس سے تم اتنی پریشان تھی۔

بیانے اس کے مرجھائے چہرے کا پوچھا کہ کتنی اُداس رہتی تھی وہ۔اور آج اس کے چہرے کی ایک الگ ہی چمک دِیکھ رہی ہے۔۔

"وہ مجھے کچھ غلط فہمی ہوئی ی تھی اس لیے بس اُداس سی تھی۔ "

دیانے سر جھکاتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا۔

توبیانے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔تو دیانے بیا کے سر سے ساری بات گوش گزار دی۔کہ اسکا ایشل اور زید کی دوستی کو غلط معنیٰ میں لینا اور سب کچھ اس نے بیا کو بتادیا۔

یہ سب سن کر بیانے افسوس سے اپنی بے وقوف بہن کو دیکھا۔ کہ ایک بار بھی اس نے نازید سے اس کا پوچھا اور نا ہی مجھ سے بس خود سے ہی کہانی بنا کر رونے دھونے بیٹھ گ ئی ی۔

ایک بار بھی تم نے ہم میں سے کسی سے بھی نہیں پوچھا اس بارے میں۔ " اور زید بھائی ی کو بے وفا تک بول بیٹھی۔ افسوس ہے دیا "افسوس۔۔

بیانے افسوس سے دیا کو کہا۔ تو بیا کی بات سن کر دیا نے اپنا سر جھکا لیا۔

ہمم میں جانتی ہوں میں نے غلط کیا مجھے ایسا نہیں سوچنا چاہیے تھا۔ مگر میں " بھی کیا کرتی مجھ سے نہیں برداشت ہو رہا تھا ان کا ایشل سے اتنا فرینکلی بات کرنا۔ مجھے ایسا لگ رہا تھا جیسے بس وہ اب مجھ سے دور ہو رہے ہیں۔ میں ان کو

کھوں دوں گی۔اس لیے خود کے ساتھ ہی میں چُپ ہو گئی ی اور سب قسمت پر چھوڑ دیا اور آج دیکھو میری قسمت نے ان کو میرا کر دیا اب وہ صرف میرے ہیں۔"

دیا نے اپنی اس وقت کی حالت بیا کے سامنے بیان کرتے ہوئے کہا۔ کہ ایک پل کو تو بیا بھی حیران رہ گئی ی۔ اور آخر میں دیا کے زید کے لیے شدت پسند الفاظ سن کر بیا مسکرا اُٹھی۔

"اففف اتنی شدت پسندی۔۔۔"

بیا نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔ تو دیا نے شرماتے ہوئے اپنا چہرہ جھکا لیا۔

"اچھااب میں چلتی ہوں اور تم بھی جاو۔۔۔۔۔زید بھائی ی کے خیالوں میں۔"

بیانے بیڈ سے اُٹھتے ہوئے پہلے آدھی بات کہی اور جب دروازے کے قریب آئی ی تو اپنی بات پوری اور بھاگ گ ئی ی۔

تو دیا بھی مسکراتے ہوئے سونے کی غرض سے لیٹ گ ئی ی۔ اور اسکی سوچوں کا مرکز زید ہی تھا۔ اور اس دشمنِ جاں کو سوچتے سوچتے ہی وہ نیند کی وادیوں میں چلی گ ئی ی۔

♥♥♥♥♥

ایک ہفتے بعد۔۔۔

آج دیااور سحر کا نکاح جبکہ بیا، آئی ینہ ، اور تارا کی منگنی رکھی گ ئ ی تھی۔

زیداور ہادی کی ضد پر ان کاڈائریکٹ نکاح ہو رہا تھا۔اور باقی ان تینوں کی آج صرف منگنی رکھی تھی۔

ارحم نے تین دن پہلے ہی پروین بیگم کو عارف صاحب کے گھر رشتے کے لیے بیجھااور بیا کی پوری رضامندی کے ساتھ یاسمین بیگم نے پروین بیگم کو "ہاں" کہہ دیا۔

توعارف صاحب کے کہنے پر کہ بیا کی اتنی جلدی شادی نہیں ہو گی صرف منگنی ہو گی توارحم کا پہلے پہل تو منہ بنا پھر خود کو سمجھاتے ہوئے صرف منگنی پہ ہی راضی ہو گیا۔

اور امان اور آئی ینہ کی بھی منگنی تھی۔ کہ سارہ بیگم کے کہنے پر آئی ینہ ان کی ایک ہی بیٹی ہے تو وہ ان کی اچھی خاصی دھوم دھام سے شادی کرنا چاہتی تھی اور سالک کی بھی ساتھ میں۔اس لیے انہوں نے شادی کے لیے کافی وقت دیا۔

یاسمین بیگم جیسے ہی روم میں داخل ہوئی۔ دیا اور بیا مرر کے سامنے کھڑی ہو کر تیار ہو رہی تھی۔ تیار کم ہو رہی تھی جبکہ ایک دوسرے کو تنگ زیادہ کر رہی تھی۔

جس میں زیادہ تر ہاتھ بیا کا تھا کہ وہ بار بار دیا کو زید کے نام سے چھیڑ رہی تھی۔ جس پر یا تو وہ شرما جاتی یا گھورتی یا پھر اس کو بھی ارحم کے نام نے تنگ کرتی مگر وہ ڈھیٹ سدا کی کہ اس کو ارحم کے نام سے شرم آ جائے۔

بیا دیا کی بات پر صرف مسکرا دیتی۔ تو بیا کو کیسی بات پر نا مانتے دیکھ دیا نے نفی میں گردن ہلائی ی۔

یاسمین بیگم کب سے کھڑی ان کی نوک جوک دیکھ رہی تھی۔ان کی آنکھیں اشک بار ہونے لگی۔ کہ ان کی یہ دو پریاں آج اتنی بڑی ہوگ ئی ی ہے کہ ان کی شادی ہو رہی ہے۔ اور وہ نجانے کب دوسرے گھر چلی جائے گی۔

جب ان سے وہاں کھڑے رہنا محال ہو گیا۔ تو وہ منہ پر ہاتھ رکھتی ہوئی ی کمرے سے باہر آگ ئی ی۔ اور کمرے کے باہر کھڑے ہو کر رونے لگی۔ آج ان کو یہ دن کافی بڑا لگ رہا تھا۔ کافی وقت تک وہاں کھڑے ہو کر رو کر اپنا جی ہلکا کیا۔ پھر اپنے آنسو صاف کر کے نیچے چلی گ ئی ی۔ صرف چند ہی مہمان بلائے تھے۔ کیوں کہ نکاح اور منگنی کی رسم سادگی سے رکھی گ ئی ی تھی۔

♥♥♥♥♥

''سحر میری بچی کب تک تیار ہو نگی آپ وقت کافی کم رہ گیا ہے۔ ''

زیبا بیگم روم میں داخل ہوتے ہوئے سحر سے بولی۔ جو مرر کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے آپ کو آخری دفعہ دیکھ رہی تھی۔ کہ اپنی امی کی بات پر اس نے پیچھے مڑ کر انہیں دیکھا۔

''ماشاءاللہ۔''

زیبا بیگم نے سحر کے ماتھے کو پیار سے چھومتے ہوئے کہا۔ کیوں کہ وہ لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی۔ کہ زیبا بیگم کے منہ سے بے ساختہ یہ لفظ نکلا۔

آج سحر نے گولڈن کلر کا لہنگا پہنا ہوا تھا۔اور ساتھ میں میچنگ جیولری پہنی ہوئی تھی۔ بالوں کا جوڑا بنایا ہوا تھا۔ جس پر ڈوپٹہ اچھے طریقے سے سیٹ کیا ہوا تھا۔اور ساتھ میں برائیڈل میک اپ میں اس کی گرین آئی یز کافی خوبصورت لگ رہی تھی۔ اور اس کے نچلے ہونٹ کے نیچے والا تل جو ہمیشہ اس کو نظر لگنے سے بچاتا ہے آج بھی بلکل اُسی طرح دربارن بنا بیٹھا اس کو نظر لگنے سے بچانے کے لیے اپنے پورے آب وتاب کے ساتھ چمک رہا تھا۔

"امی جان میں کیسی لگ رہی ہوں۔۔"

سحر اپنا لہنگا پکڑے اِدھر اُدھر گھومتے ہوئے زیبا بیگم سے بولی۔ کہ زیبا بیگم نم آنکھوں سے مسکرائی ی۔

اس سے پہلے کہ زیبا بیگم سحر کو جواب دیتی کہ زید کمرے میں داخل ہوتا ہوا دیکھائی ی دیا۔ زید نے بھی سحر کو دیکھ کر ماشاءاللہ پڑھا۔ اور جاکر اسکا ماتھا چھوما۔

"ویسے امی سحر کہاں ہے؟ "

زید سحر کو تنگ کرتے ہوئے اپنی امی سے بولا۔

"بھائی ی جان یہ میں ہی ہوں سحر۔۔"

سحر زید کی بات پر مصنوعی غصے سے بولی۔اس کو پتہ تھا کہ زید اس کو تنگ کر رہا ہے۔

نہیں ہماری سحر تو کافی خوبصورت ہے اور یہ۔۔یہ تو چڑیل لگ رہی "
ہے۔"

زید سحر مزید تنگ کرتے ہوئے بولا۔ کہ اس کی بات سن کر سحر نے منہ پھلالیا۔

"جائے بھائی ی میں نہیں آپ سے بات کرتی اب۔ "

سحر منہ پھولاتے ہوئے زید سے بولی۔ کہ اس کی اس حرکت پر زیبا بیگم اور زید دل کھول کر ہنسنے لگے۔

" اچھابھ ئی ی چلو دیر ہورہی ہے عارف تایا کی کافی دفعہ کال آچکی ہے وہ کہہ رہے کہ کب تک پہنچنا ہے۔ میں نے کہا کہ

ہم تو تیار ہے بس سحر ہی ہے کہ ابھی تک تیار نہیں ہوئی ی۔"

زید نے سحر کے گال کھینچتے ہوئے کہا۔ کہ سحر کراہ کہ روگ ئی ی۔ کیوں کہ زید نے کافی زور سے اس کے گال کھینچے تھے۔

زید نے محبت سے اپنی چھوٹی سی گڑیا کو دیکھا۔ وہ اتنی بڑی ہوگ ئی ی ہے کہ اس کی شادی ہو رہی ہے۔ وہ بھی اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں بھی نم ہونے لگی مگر وہ اپنے آنسو چھپا گیا۔ کہ اگر اس کے آنسو سحر نے دیکھے تو اس نے بھی رونے لگ جانا ہے اور پھر شادی میں بھی شاید دیر ہو جائے۔

♥□♥□♥□

[10/23, 5:24 AM] S 💝💖♡♡💝💝:
♥♥

زید نے جیسے ہی کہا زیبا بیگم کی آنکھیں دوبارہ نم ہونے لگی۔اور سحر کا دل بھی بڑے زور سے دھڑکنے لگا۔اور ساتھ میں گھبراہٹ بھی ہونے لگی۔

"بب۔۔۔بھائی مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔"

سحر نے نم لہجے میں کہا۔کہ ایک پل کو زید کی آنکھیں بھی نم ہونے لگی۔مگر پھر خود کو سنبھالتا سحر کو اپنے حصار میں لیا۔

"کچھ نہیں ہوتا میری جان گھبرانے کی کوئی بات نہیں اس میں۔۔"

زید سحر کے سر پر لب رکھتے ہوئے محبت سے بولا۔ اور مگر ایک آنسو زید کی آنکھ سے ٹوٹ کر گیرا۔ جیسے وہ جلدی سے صاف کر گیا۔ اور ہاتھوں کے پیالوں میں اسکا چہرہ لے کر اسکے ماتھے کو چوما۔

مگر۔۔۔پھر بھی۔۔بب۔۔بھائی ی بہت۔۔ڈڈ۔۔ڈر لگ رہا ہے مجھے۔"

سحر ناچاہتے ہوئے بھی رو پڑی اور روتے ہوئے زید سے بولی۔ کہ یہ سب دیکھ کر زیبا بیگم بھی رونے لگی۔

"مما آپ باہر جائے سحر کو میں لے کر آتا ہوں۔"

زیبا بیگم کو روتے دیکھ کر زید نے ان کو باہر بیجھا کہ ان کو روتے دیکھ کر سحر نے اور زیادہ رونے لگ جانا ہے۔تو زیبا بیگم زید کی بات سنتی آنسو سے بھری آنکھیں لیے باہر چلی گ ئی ی۔

"سحر میری جان اِدھر دیکھو میری طرف۔۔۔ "

سحر جو نظریں جھکائے رونے میں مصروف تھی۔ کہ زید کے پیار سے پکارنے پر اس نے اپنی نظریں اوپر کو اٹھائی ی۔
جو رونے سے بھری ہوئی ی تھی۔

"کیا ہوا ہے کیوں گھبراہٹ ہو رہی ہے ہمم۔۔ "

زید نے سحر کے آنسو صاف کرتے ہوئے نرمی سے کہا۔

"پتہ نہیں بھائی۔۔۔ "

سحر روتے ہوئے زید سے بولی۔ اور زید کے سینے سے لگی۔ تو زید نے بھی نرمی سے اس کے گرد حصار باندھا۔۔

"کچھ نہیں ہوتا ریلیکس میری چھوٹی سی گڑیا۔۔ "

زید نے سحر کو ریلیکس کرتے ہوئے کہا۔ تو کچھ دیر بعد اس کی رونے کی آواز آنا بند ہو گئی مطلب کہ وہ چپ ہو گئی تھی۔ تو زید نے اپنے سینے سے اس کا چہرہ اٹھا کر ہاتھوں کے پیالوں میں لیا۔ اور ایک بار پھر اس کے ماتھے کو پیار سے چوما۔

"رورو کر اپنا چہرہ خراب کر دیا تم نے دیکھو اب پکا چڑیل لگ رہی ہو۔ "

"بھائی ییییی۔۔ "

زید نے سحر کو تنگ کرتے ہوئے کہا۔ کہ سحر نے روتے ہوئے زید سے کہا۔ جس پر وہ ہنسنے لگا۔

" اچھا صرف کاجل ہی پھیلا ہے میں بیوٹیشن کو بیجھتا ہوں دو منٹ میں دوبارہ چہرہ سیٹ کر کے آؤ باہر۔۔پھر جانا بھی ہے تایا جان اور۔۔۔ہادی ویٹ کر رہے ہیں۔۔"

زید نے سحر کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اور اس کو چہرہ صاف کرنے کو کہا۔ اور پھر آخر میں ہادی کے ذکر پر سحر کے گال لال گلابی ہونے لگے۔

توزید سحر کو ایک آخری نظر دیکھ کر روم سے باہر چلا گیا۔زید کے جانے کے بعد سحر نے اپنے عکس کو شیشے میں دیکھا۔جو ہادی کے ذکر پر کافی رنگوں میں نہا گیا تھا۔

ابھی ہی تھوڑی دیر میں اس کا نام ہادی کے نام کے ساتھ جوڑنے والا تھا۔

اور پھر وہ اسی کے نام سے جانی جائے گی۔ یہ سب سوچتے ہوئے سحر کا دل بڑے زور سے دھڑکا اس نے اپنے دھڑکتے دل پر اپنا ہاتھ رکھا اور خود کو نارمل کرنے لگی۔

کہ تبھی بیوٹیشن کمرے میں آئی ی اور سحر کا میک اپ دوبارہ ٹھیک کرنے لگی۔

ان سب کا نکاح اور منگنی ایک ہی گھر میں رکھی گ ئی ی تھی۔ عارف صاحب کے ضد اور اسرار پر ان کے گھر ہی رکھی گ ئی ی تھی۔ کہ دونوں بھائی ی اور بہنوں نے اپنے بھائی ی کی بات مانتے ہوئے ان کو "ہاں" کر دیا اور آج ان سب کی ان کے گھر ہی شادی تھی۔

❤❤❤❤❤

صنم جلدی جلدی تیار ہو کر نیچے آئی ی اور لاونج کی جانب بڑھ رہی تھی۔ کہ اچانک اس کا پاوں پھسلا اور وہ گرنے والی ہی تھی کہ کسی نے اس کو کمر سے پکڑ کر تھام لیا۔

صنم نے جیسے ہی اپنی آنکھیں کھولی۔ تو راج نے اسے تھام رکھا تھا۔ راج کو دیکھ کر صنم نے اپنا رو کا ہوا سانس بحال کیا۔

"جانم دیھان سے اگر کچھ ہو جاتا تو۔۔"

راج صنم کو سیدھا کرتے ہوئے بولا۔ مگر اسے چھوڑا ابھی نہیں تھا۔ تو صنم اس کی بات پر شرم سے چہرہ جھکا گ ئی ی۔

"جب آپ ہے تو مجھے کچھ ہو سکتا ہے کیا۔"

صنم اپنی نظریں جھکائے ہوئے ہی راج سے بولی۔ کہ اس کی بات سن کر راج کی گرے آنکھیں مسکرا اُٹھی۔

''ہمم ہوں تو مگر میں یہاں اپنے بے بی کی بات کر رہا ہوں۔ ''

راج صنم کو تنگ کرتے ہوئے بولا۔ کہ اس کی بات سن کر صنم نے اسے گھورا۔ تو راج نے بدلے میں اپنی آنکھ ونک کی۔

''اچھا تو پھر اس کے آنے کے بعد آپ مجھ سے بات بھی مت کریے گا اور اسی کے ساتھ ہی رہیے گا۔اور میں اپنے گھر چلی جاؤں گی ہمیشہ کے لیے پھر اچھا ہو گا۔''

صنم نے راج کی دکھتی رگ پر وار کیا تھا۔اور مسکراتے ہوئے راج سے بولی۔ کیوں کہ اس کو پتہ تھا کہ راج کو اس بات سے آگ لگ جاتی ہے۔

اور ایسا ہی ہوا کہ اس کی بات سن کر راج کے جسم میں آگ لگ گ ئی ی تھی۔ اس نے صنم کی کمر پر اپنی گرفت سخت کی۔

جا کر تو دیکھاؤ زرا ٹانگیں توڑ دوں گا میں تمہاری پھر پڑی رہنا "
"ایک ہی کمرے میں۔

راج نے غصے سے صنم سے کہا۔ کہ اس کی بات پر صنم کے چہرے پر مسکراہٹ آئی ی۔

"تو پھر آپ کیوں ایسی بات کرتے ہے۔ "

صنم نے ناراضگی سے کہا۔ کہ راج اپنا غصہ بلائے صنم کی بات پر مسکرا اٹھا۔ اور جھٹ سے اس کے گال پر بوسہ دیا۔
کہ اس کی اس حرکت پر صنم کو شرم نے آگھیرا۔

"وہ تو بس تنگ کرتا ہوں میں اگر میری جان تم ہو تب ہی تو میری اولاد ہے۔اور خبردار اگر ان کے آنے کے بعد مجھے اگنور کیا تو۔۔"

راج نے اس کے شرم سے لال چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اور پھر آنے والے وقت سے بھی خبردار کیا۔

"وہ تو ڈیپینڈ کرتا ہے۔۔"

صنم نے کہہ کر کندھے اکچائے۔ اور ہنسنے لگی کیوں کہ اس کی بات پر راج اس کو گھور رہا تھا۔

"اچھا اب گھورنا بند کرے چلے دیر ہو رہی ہے۔ "

صنم راج کے ہاتھ اپنے اوپر سے ہٹاتے ہوئے بولی۔ اور دور ہو کر صوفیہ بیگم کے کمرے کی جانب بڑھ گ ئی ی۔ تو راج بھی امان اور آفاق صاحب لوگوں کی جانب بڑھ گیا۔

♥♥♥♥♥

تقریبا دو گھنٹے میں خاندان کے سب ہی افراد جمع تھے۔عارف صاحب کے گھر پر نکاح اور منگنی کے لیے جو کچھ لوگوں کو جو بلایا تھا وہ بھی آگئے تھے۔

سب ہی باتوں میں مصروف تھے۔زید اور ہادی نکاح کے انتظار میں آدھے ہو رہے تھے۔وہ باتوں میں بار بار ٹائم دیکھ رہے تھے۔اور ساتھ میں ان تینوں کو امان ارحم اور سالک کو جلا بھی رہے تھے۔کہ وہ بس گھور کر ہی رہ جاتے۔

کہ تبھی نکاح کا وقت آ پہنچا اور اسمعیل صاحب کے بلائے گئے مولوی صاحب بھی پہنچ گیے تھے۔ ان سب کا نکاح پڑھانے کے لیے۔

مولوی صاحب نے پہلے زید اور دیا کا نکاح پڑھایا۔

جیسے زید نے خوشی سے دیا کو اپنی زندگی میں قبول کیا۔اور دیا نے بھی اپنی پوری رضامندی کے ساتھ اس جانِ جہاں کو قبول کیا۔وہ کیسے اس کا ساتھ قبول نہیں کرتی اس نے تو ہمیشہ ہی اسے دعاؤں میں مانگا تھا۔ تو اب جب وہ صرف اس کا ہونے جارہا ہے تو کیسے ناں کہے۔

دیا کے اقرار پر زید کے ڈمپل واضح ہوئے تھے۔ مگر آج دیا نے شرم سے نہیں دیکھا۔ورنہ وہ تو تھی ہی اس کے ڈمپلز کی دیوانی۔

زید اور دیا کے نکاح کے بعد مولوی صاحب اب ہادی اور سحر کی جانب بڑھ گیے تھے۔انہوں نے پہلے ہادی سے پوچھا۔تو ہادی نے فوراہی تین بار "قبول ہے" کہا۔

پھر مولوی صاحب سحر کی جانب مڑے اور اس سے پوچھا۔سحر کی دل کی دھڑکن اتنی تیز تھی۔کہ جیسے ابھی اسکا دل سینہ چھیر کر باہر آجائے گا۔

مولوی صاحب نے دو دفعہ سحر سے پوچھا مگر اس نے کوئی ی جواب نہیں دیا۔ ہادی کو لگا کہ شاید سحر اس شادی سے خوش نہیں اس لیے "ہاں" نہیں کہہ رہی۔

ہادی کا دل ایک دم اداس سا ہو گیا۔ کہ تبھی زیبا بیگم سحر کی جانب آئی ی اور سحر کو اپنے حصار میں لیا۔ تو سحر کے روکے ہوئے آنسو آ بہے۔ زیبا بیگم کے سمجھانے پر سحر نے مولوی صاحب کے تیسری بار پوچھنے پر "قبول ہے" کہا۔ اور اپنا آپ ہادی کے نام کر دیا۔ کہ اب اس نے ہادی کے نام سے ہی جانے جانا ہے۔

سحر کے اقرار پر ہادی کا سانس بحال ہوا۔ اور دل جو اداس تھا دوبارہ کھل گیا۔

سحر کا دل جو پہلے گھبرا رہا تھا۔ اب نکاح کے بعد بلکل ٹھیک ہو گیا اور بلکل مطمئن ہو گیا تھا۔

ان دونوں کے نکاح کے بعد اب ان تینوں جوڑوں کی منگنی ہو رہی تھی۔ کہ پہلے انگوٹھی سالک نے تارا کو پہنائی ی۔ پھر تارا نے سالک کو۔اس کے بعد ارحم نے بیا کو اور بیا نے ارحم کو پھر امان نے آئی ینہ کو اور آئی ینہ نے امان کو انگوٹھی پہنائی ی۔

اب یہ تینوں جوڑوں کو الگ بیٹھایا۔اور زید اور ہادی کی جوڑی کو الگ بیٹھایا تھا۔

کہ تبھی ارحم جو بور سا بیٹھا تھا وہ اُٹھ کھڑا ہوا۔ کہ اس کو اٹھتے دیکھ سب نے اس کی طرف دیکھا۔

"یار کوئی شادی والا ماحول بھی تو بناؤ کتنا بورنگ لگ رہا ہے۔"

ارحم نے سب کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔ تو سب نے ہی اس کی بات سے اتفاق کیا۔ تو ارحم نے جاکر اس ماحول کے مطابق یہ والا سونگ لگایا۔

ملے ہو تم ہم کو

بڑے نصیبوں سے

چرایا ہے میں نے قسمت کی لکیروں سے

تیری محبت سے سانس ملی ہے

صدا رہنا دل میں قریب ہو کے

گانے کے الفاظ سن کر سب نے اپنے اپنے دشمنِ جاں کو دیکھا۔ زید کے دیکھنے پر دیا کی دھڑکن بڑھ گئی۔ اور اس نے شرماتے ہوئے اپنا چہرہ جھکالیا۔ کہ واقعی میں دیا نے زید کو قسمت سے ہی پایا ہے۔

تیری چاہتوں میں کتنا تڑپے ہیں

ساون بھی کتنے تجھ بن برسے ہیں

زندگی میں میری ساری جو بھی کمی تھی

تیرے آجانے سے اب نہیں رہی

صدا ہی رہنا تم میرے قریب ہو کے

چرایا ہے میں نے قسمت کی لکھیروں سے

ملے ہو تم ہم کو بڑے نصیبوں سے

چرایا ہے میں نے قسمت کی لکھیروں سے

یہ سب الفاظ ہادی کے دل کیفیت بیان کر رہے تھے۔

اس نے پیار بھری نیگاہوں سے سحر کی طرف دیکھا۔اور پھر سب کی طرف دیکھاتوکوئی ی بھی ان کی جانب متوجہ نہ تھا۔ تو اس سحر کا ہاتھ پکڑ لیا۔

سحر جس کی حالت گاناسن کرہی خراب ہورہی تھی۔کہ ہادی کے ہاتھ پکڑنے پراس کی تیز دھڑکن میں اوراضافہ ہوا۔

اس نے ہادی کی جانب دیکھا۔جو اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے ریلیکس رہنے کا کہہ رہاتھا۔توسحرایک سانس ہواکے سپرد کرکے خود کوریلیکس کرنے لگی۔

باہوں میں تیری اب یاراجنت ہے

مانگی خدا سے تو وہ منت ہے

تیری وفاکاسہارا ملا ہے

تیری ہی وجہ سے اب میں زندہ ہو

تیری محبت سے زرا امیر ہو کے

چرایا ہے میں نے قسمت کی لکھیروں سے

ملے ہو تم ہم کو بڑے نصیبوں سے

چرایا ہے میں نے قسمت کی لکھیروں سے

ان الفاظ پر ایک بار پھر سب نے ایک دوسرے کو دیکھا۔
کیوں کہ یہ الفاظ بس کے دل کا حال بیان کر رہا تھا۔

کافی وقت تک ایسا چھوٹا سا فنکشن چلتا رہا۔اور پھر سب اپنے اپنے گھروں کی جانب روانہ ہونے لگے۔

صرف دو لوگ تھے جن کا دل جانے کو نہیں کر رہا تھا۔ اور نا ہی وہ چاہتے تھے۔ کہ ان کی شریک حیات جائے۔

زید اور ہادی کا دل کر رہا تھا۔ کہ ویسے بھی نکاح تو ہو ہی گیا ہے کیوں نا ان کو اپنے ساتھ ہی لے کر چلے جائے۔ مگر وہ مجبور تھے۔ ان پر حق ہوتے ہوئے بھی وہ دونوں کچھ نہیں کر سکتے تھے۔ سوائے ایک لمبی سانس ہوا کے سپرد کرنے کے۔

پھر سحر لوگ بھی اپنے گھر کی جانب روانہ ہو گئے۔ ان کے جاتے ہی ہادی اپنے روم میں آ گیا۔ اور اپنے بیڈ پر گرنے کے انداز میں لیٹا۔ اور چھت کو دیکھنے لگا۔

آج کا دل کافی اچھا لگ رہا تھا۔ کیوں نا لگتا آج اس نے اپنی محبت جو اس کو ناممکن لگ رہی تھی۔ اس کو پالیا اسکو اپنی قسمت بنالیا۔ اس نے دل کی گہرائیوں سے اپنے رب کا شکر ادا کیا۔ جس نے اس کی محبت کو اس کی قسمت میں لکھ دیا۔

کافی وقت تک وہ یوہی پڑا رہا اور سحر کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ پھر اٹھ کر باتھ روم میں فریش ہونے چلا گیا۔ اور واپس آکر دوبارہ بیڈ پر لیٹ گیا۔ اور جلد ہی وہ نیند میں چلا گیا۔ کیوں کافی تھکا دینے والا دن تھا۔ جس سے وہ کافی تھک گیا تھا جس کے باعث وہ جلد ہی نیند میں چلا گیا۔

❤❤❤❤❤

تین مہینے بعد۔۔۔۔

آج ان کے نکاح کو ہوئے تین مہینے ہو گیے۔ سب دوبارہ اپنی اپنی زندگی میں مصروف ہو گے۔ سحر دیا اور بیا دوبارہ کالج جانے لگی تھی۔ لیکن آج بیا نہیں آئی تھی۔ صرف سحر اور دیا ہی آئی تھی۔

"ڈیئر بھابھی کیا آج آپ میرے ساتھ چلے گی۔ "

سحر نے دیا کو کہا۔ کہ سحر کی بات سن کر دیا نے مسکراتے ہوئے سر جھکایا۔

"نہیں میری چھوٹی سی بھابھی میں نہیں جاسکتی۔ "

دیا نے بھی بدلے میں سحر کو چھیڑا۔ جس پر دونوں نے قہقہہ لگایا۔

نہیں جاناتوپڑے گاکوئی ی ایکسکیوز نہیں سنوں گی چلو جلدی ”
“شاباش۔

سحرنے دیاکوہاتھ سے پکڑتے ہوئے کہا۔ اور اس کو پکڑتے ہوئے لے کر چلنے لگی۔ دیا نے کافی منع کیا۔ مگر وہ سن کر بھی ان سنی کر رہی تھی۔ اور اس کو گاڑی تک لاکر ہی چھوڑا۔

تقریباًپندرہ منٹ کی مسافت کے بعد سحرلوگ گھر پہنچ چکے تھے۔دیاکی دھڑکن کافی تیزہوگی تھی۔اس کولگاکہ شاید دروازہ زید کھولے مگرپھر اچانک یادآنے پرکہ زیدتوآفس میں ہے یہ سوچ کرہی وہ تھوڑی نارمل ہوئی ی۔ اور سحر کے ساتھ ہی گھر میں داخل ہوئی کہ ایک سال بعد وہ اسی گھر میں آنے والی ہے ہمیشہ کے لیے۔

سحر اور دیا جیسے ہی گھر میں داخل ہوئی ی۔ سامنے ہی زیبا بیگم بیٹھی ہوئی ی تھی۔ زیبا بیگم سحر کے ساتھ دیا کو دیکھ کر خوشی سے ان کی جانب بڑھی۔ اور خوشی سے دیا کو گلے لگایا۔ اور دیا کو پیار سے صوفے پر بیٹھایا۔ اور ملازمہ سے دیا کے لیے چائے وغیرہ منگوائے۔ کافی وقت تک سحر دیااور زیبا بیگم بیٹھ کر باتیں کرتے رہے۔ کہ تبھی سحر وہاں سے یہ کہہ کر اٹھی کہ وہ فریش ہو کر آتی ہے۔ سحر کے جانے کے بعد دیا اب زیبا بیگم سے باتیں کر رہی تھی۔ان کو باتیں کرتے ہوئے کچھ ہی وقت گزرا تھا۔ کہ تبھی دروازہ کھلا۔

دیا نے جیسے ہی اپنی نیگاہیں اٹھا کر دروازے کی سمت دیکھا۔ایک دم ہی اس کی دھڑکن بڑھ گ ئی ی۔

زید تھکا سا گھر میں داخل ہو رہا تھا۔اس کے بال بکھرے ہوئے ماتھے پر پڑے ہوئے تھے۔ وہ اپنی ٹائی کی لٹ کو کیھچتے ہوئے اسے ڈھیلا کر رہا تھا۔ جبکہ دوسرے ہاتھ میں بیگ پکڑا ہوا تھا۔ وہ چلتا ہوا زیبا بیگم کی جانب آیا۔

اس کو آتے دیکھ دیا نے اپنا سر شرم سے جھکا لیا۔

"اسلام علیکم امی۔۔"

زید اپنی شرٹ کے اوپری دو بٹن کھولتے ہوئے زیبا بیگم سے بولا۔

سلام کرتے ہوئے زید نے ان کی جانب ابھی تک نہیں دیکھا تھا۔

"واعلیکم اسلام بیٹا آج اتنی جلدی آگئے خیریت۔۔۔ "

زیبا بیگم نے پہلے دیا کو دیکھا پھر زید سے بولا۔ تو زید نے ان کی جانب دیکھا جو انہی کی طرف دیکھ رہی تھی۔

"جی امی وہ بس آج کچھ خاص کام نہیں تھا اس لیے آ گیا جلدی۔ "

زید نے کہہ کر اپنی امی کے نظروں کے تعقب میں دیکھا۔
جہاں دیا سر جھکائے بیٹھی ہوئی ی تھی۔ اس متاعِ جاں کو دیکھ کر زید کا موڈ ایک دم خوشگوار ہو گیا۔ آج وہ اسے تین مہینے بعد دیکھ رہا تھا۔ دھڑکنوں الگ شور برپا کر دیا۔
وہ اسے دیکھنے میں مصروف تھا۔ کہ اچانک اسے اپنی امی کے موجودگی کا احساس ہوا۔ تو وہ اپنی نظروں کو کنٹرول کرنے لگا۔ جو دیا پہ ہی اٹک گ ئی ی تھی۔

"اچھا امی میں روم میں جا رہا ہوں۔ تو ایک کپ کافی بھیج دے سر میں بہت درد ہو رہا ہے۔"

زید اپنی امی سے بولا۔ اور ایک آخری نظر دیا پر ڈال کر اپنے روم کی جانب بڑھ گیا۔

"پتہ نہیں سحر کہاں رہ گ ئی ی۔ کس کو کہوں کہ بنا دے آج میرے بھی گھٹنے میں درد ہو رہا ہے اس وجہ اٹھ نہیں سکتی۔۔۔۔دیا بیٹے کیا تم ایک کپ کافی بنا کر اسے دے آؤ گی کیا؟"

زیبا بیگم سر جھکائے ہوئی ی دیا سے مخاطب ہوئی ی۔ کہ ان کی بات سن کر دیا نے سر اٹھا کر ان کی طرف دیکھا۔

"جج۔۔جی میں بنا دیتی ہوں۔ "

دیا نے اثبات میں گردن ہلاتے ہوئے زیبا بیگم سے کہا۔ اور اُٹھ کر کچن میں آگئی۔ تاکہ زید کے لیے کافی بنا سکے۔

کافی بنا کر دیا نے اپنے قدم زید کے کمرے کی طرف بڑھا دیئے۔ اور وہاں پہنچ کر اس نے دروازے پر دستک دی۔

زید نے دستک سن کر اندر آنے کو کہا۔ کہ تبھی دیا تیز دھڑکنوں کے ساتھ روم میں داخل ہوئی۔ دیا کو دیکھ کر زید کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔ اور بیڈ پر اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"ی یہ آپ کی کافی۔۔ "

دیانے کافی کا کپ زید کی جانب بڑھایا۔ جیسے زید نے خوشی سے تھام لیا۔اور کپ کو پاس پڑے ٹیبل پر رکھ دیا۔

"رکو۔۔ "

دیا جو جانے والی تھی۔ کہ زید کے روکنے پر رک کر اس کو دیکھا۔

"یہاں آؤ۔۔۔ "

زید نے دیا کو پاس بلایا۔ تو دیا لب کاٹتے ہوئے اس کی طرف بڑھ گئی۔ تو زید نے دیا کا ہاتھ پکڑ کر اسے بیڈ پر بیٹھایا۔ اور اپنا سر اٹھا کر اس کے گود میں رکھا۔

"دباؤ۔۔۔"

زید نے دیا کے ہاتھ پکڑ کے اپنے سر پر رکھے۔ اور اسے دبانے کو کہا۔ یہ سب اتنی جلدی ہوا کہ دیا حیرت سے زید کو دیکھتی رہ گئی۔

تو جلدی ہوش میں آتی ہوئی۔ زید کا سر دبانے لگی۔ اور دباتے ہوئے وہ زید کے ایک ایک نقوش کو دیکھ رہی تھی۔
اور آخر میں نظر اس کے ڈمپلز پر آ کر رکی۔ اس وقت وہ ڈمپل نظر تو نہیں آرہے تھے۔ مگر وہ پھر بھی اسی جگہ کو دیکھ رہی تھی۔ وہ دیکھنے میں اتنی

مصروف تھی۔ کہ اسے زید کے آنکھ کھولنے کا پتہ ہی نا چلا۔ جو وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ اس کے دیکھنے پر وہ ہوش میں آتی ہوئی ی نظریں دوسری جانب پھیر گ ئی ی۔ کہ اس کی اس حرکت پر زید کے ڈمپل واضح ہوگ ئے۔

"دیکھ لو تمہارا ہی ہوں۔"

زید مسکراتے ہوئے دیا سے بولا۔ کہ دیا شرم سے چہرہ جھکا گ ئی ی۔

"مم۔۔۔ میں اب جاؤں۔۔۔"

دیا شرم سے دوہری ہوتی ہوئے بولی۔

"اور اگر نا جانے دوں تو۔۔۔"

زید نے دیا کے ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔

"پلیز۔۔"

"ٹھیک ہے جاؤ۔۔"

دیا نے روہانسی ہوتے ہوئے زید سے کہا۔ تو زید کو اس کی حالت پر ترس آ گیا اور اس کو جانے دیا۔

تو دیا اس کے روم سے ایسے غائب ہوئی ی جیسے گدھے کے سر سے سنگ۔ اس کی جلد بازی دیکھ کر زید نے ایک جاندار قہقہہ لگایا۔

دیا کو آئے ہوئے کافی وقت ہو گیا تھا۔ کہ تبھی شام کو وہ ڈرائیور کے ساتھ وہ واپس آگ ئی ی۔

🖤🖤🖤🖤🖤

[10/23, 5:26 AM] S 🎀💖💗💗🎀🎀:

🖤🖤🖤🖤🖤

وقت پر لگا کر اڑ گیا تھا۔ اور آج صنم کو ماں بنے ہوئے نو ماہ پورے ہو گ ئے تھے۔ اور اس وقت سب افراد ہوسپیٹل میں موجود ڈاکٹر کا انتظار کر رہے تھے۔ کہ وہ صنم کی صحت کے بارے میں کیا جواب دیتے ہیں۔ راج دیوار سے ٹیک لگائے بے چینی

سے ویٹ کر رہا تھا۔ اس کا دل بڑے زور و شور سے دھڑک رہا تھا۔ کہ تبھی ایک نرس ان سب کی طرف آئی ی۔

"آپ میں سے مس صنم کے ہزبینڈ کون ہے؟ "

نرس ہاتھ میں پیپر تھامے ان کی جانب دیکھتے ہوئے بولی۔ کہ ایک پل کو راج کو اپنی دھڑکن کم ہوتی ہوئی ی محسوس ہوئی ی۔ مگر اس وقت خود کو سنبھالتا ہوا نرس کو جواب دینے لگا۔

"جی میں ہوں ان کا ہزبینڈ۔۔ "

راج آگے بڑھتے ہوئے اس نرس سے بولا۔

"یہ آپ ان پیپرز پہ سائن کر دے پلیز۔۔ "

"کک کس چیز کے ہے یہ۔۔ "

نرس پیپرز راج کے سامنے کرتے ہوئے بولی۔ تو راج پین تھامتے ہوئے اس سے بولا۔

مس صنم کی حالت کافی کریٹیکل ہے بے بی اور آپکی وائف میں سے " کسی ایک کو بچانا ہوگا۔ تو اس لیے آپ ایک چوس کر کے ان پیپرز پر سائن کر دے۔"

نرس کے الفاظ سن کر راج ایک پل کو ساکت رہ گیا۔اس کو ایسا لگ رہا تھا۔ جیسے دل نے دھڑکنا بند کر دیا ہو۔اور فضا میں آکسیجن کی کمی ہو۔اس کے ہاتھ کپکپانے لگے۔

"ی۔ی۔ی۔یہ آپ کیا کہہ رہی ہے۔۔۔۔ااا چھا پلیز میری وائی ف کو بچائیے پلیز۔۔۔"

راج پہلے شاک ہوتے ہوئے بولا۔ پھر خود کو سنبھالتے ہوئے نرس سے التجائیہ لہجے میں بولا۔ اور سائن کر دیے۔ تو نرس پیپرز لے کر وہاں سے چلی گ ئی ی۔

تو راج دوبارہ دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔اس کی دھڑکن کافی مدھم چل رہی تھی۔جیسے ابھی بند ہو جائے گا۔ کہ کچھ ہی وقت بعد نرس ہاتھ

میں ایک پیارا سا گول مٹول سا بچہ ہاتھ میں پکڑے باہر آئی ی اور اس بچے کو لاکر راج کو پکڑایا۔

"مبارک ہو مسٹر معراج آپکو اللہ نے ایک پیارا سا بیٹا عطا کیا ہے۔"

نرس بچے کو راج کو پکڑاتے ہوئے خوشی سے بولی۔

"نرس میری وائی ف۔۔ کک۔۔۔ کیسی ہے۔۔وہ ٹھیک تو ہے نا۔"

راج بچے کو پکڑے ہوئے نرس سے بولا۔ راج نے ابھی تک اس بچے کو صحیح سے دیکھا بھی نہیں تھا۔ کہ کیسا ہے۔
اس کو اس وقت صرف صنم کی حالت کا پوچھنا تھا۔ کہ وہ کیسی ہے ٹھیک تو ہے نا۔

مسٹر معراج ان کی حالت ابھی تک ٹھیک نہیں مگر آپ لوگ دعا ''
''کرے۔

نرس کہہ کر وہاں سے چلی گئی۔ اور ان سب کو خوشی کے بعد ایک بڑی سی پریشانی میں بھی چھوڑ گئی تھی۔

راج نے بغیر اس بچے کو دیکھے وہ بچہ صوفیہ بیگم کو پکڑا دیا۔سب یہ سب دیکھ کر اور زیادہ پریشان ہو گئے۔ اور دل سے صنم کے ٹھیک ہونے کی دعا کرنے لگے۔

کہ تبھی ایک ڈاکٹر آپریشن تھیٹر سے باہر آئی مگر چہرے پہ غم نہیں بلکہ خوشی تھی۔ وہ خوشی سے ان سب کی جانب بڑھی۔

"بہت بہت مبارک ہو آپ سب کو مسز معراج اب خطرے سے باہر ہے۔ ویسے جیسی ان کی حالت تھی مشکل ہی تھا۔ کہ وہ بچ پائے مگر اللہ کا شکر ہے کہ آپ سب کی دعاوں نے ان کو ایک ن ئی ی زندگی دی۔ اب وہ بلکل ٹھیک ہے اور کچھ ہی دیر تک ان کو ایک روم میں شفٹ کردیا جائے گا۔ تو آپ سب ان سے مل سکتے ہے۔"

ڈاکٹر ان سب کو دیکھتے ہوئے خوشی سے بولی۔ اور مبارکباد دے کر وہاں سے چلی گ ئی ی۔ ڈاکٹر کے جاتے ہی سب نے ایک دوسرے کو خوشی سے دیکھا۔ اور اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا۔

کہ کچھ ہی منٹ بعد صنم کو روم میں شفٹ کر دیا تو سب ہی روم میں آگئے۔ زیبا بیگم اور صوفیہ بیگم نے آکر سب سے پہلے صنم کے ماتھے پر بوسہ دیا۔ اور پھر مسکراتے ہوئے ان سب کی طرف دیکھنے لگی۔ جہاں سب ہی بے بی کو اٹھانے کے لیے لڑ رہے تھے۔

"بھئی اب مجھے بھی دے دو ناں۔"

سحر تارا اور آئینہ سے بولی۔ جو بے بی کو پکڑ کر چپک ہی گئی تھی۔ تو تارا نے مسکراتے ہوئے بے بی اب سحر کو پکڑا دیا۔

"ہائے۔۔۔ کتنا پیارا ہے ناں۔۔"

سحر بے بی کے کیوٹ سے فیس کو دیکھتے ہوئے محبت سے بولی۔

"ہاں بلکل تمہاری طرح ہے نا۔۔ "

سحر کی بات ہادی نے سنی تو اپنی مسکراہٹ روکتے ہوئے اس کے کان کے قریب جھکتے ہوئے شرارت سے بولا۔ کیوں کہ اس بچے کی آنکھیں گرین تھی بلکل صنم جیسی اور نقوش بلکل راج جیسے تھے۔

کہ ہادی کی بات سن کر سحر نے شرماتے ہوئے سر جھکا لیا۔ سب بے بی کو لے کر لڑ رہے تھے۔ اور بڑے ان کی لڑائی کو انجوائے کرتے ہوئے ہنس رہے تھے۔

"اس کا نام میں رکھو گی۔۔۔اس کا نام ہو گا علیان۔۔کتنا اچھا نام ہے نا بڑے ہو کر جب اس کو کوئی ی بلائے گا تو کتنا اچھا لگے گا۔۔۔ مسٹر علیان معراج واو۔۔"

سحر نے بے بی کا نام رکھتے ہوئے بولی۔ تو سب ہی کو اس کا رکھا ہوا نام اچھا لگا۔ اس لیے کسی نے کچھ بھی نہیں کہا۔ بلکہ سب نے ہی اس کے نام کی تعریف کی۔

صنم سب کی نوک جوک دیکھ رہی تھی۔ مگر ان سب میں اس کو کسی کی کمی محسوس ہوئی ی۔اس نے پورے کمرے میں نظریں دوڑائی ی تو وہ ایک کونے میں کھڑا صنم کو دیکھ رہا تھا۔ خود کو اس طرح تکتا پا کر صنم نے شرم سے نظریں جھکا لی۔

صنم کی اس ادا نے راج کو اس کا اور زیادہ دیوانہ کر دیا۔اس کا دل کیا سب کو نظرانداز کر کے صنم کے پاس جائے اور اسے خود میں بھینچ لے۔مگر وہ سب کا لیحاظ کرتا خاموش کھڑا تھا۔

کہ تبھی صوفیہ بیگم کی آواز کمرے میں گونجی۔کہ سب نے انہیں دیکھا۔

"اچھا بچوں چلو صنم بیٹی کو آرام کرنے دو۔۔۔اور علیان کو کاٹ میں لیٹا دو تاکہ راج بھی اپنے بچے کو دیکھ لے۔اس نے ابھی تک اپنے بچے کو نہیں دیکھا۔۔"

صوفیہ بیگم نے صنم کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے محبت سے بولی۔ اور آخر میں راج کی جانب دیکھتے ہوئے بولی۔ جو کب سے ایک کونے میں کھڑا تھا۔

کہ صوفیہ بیگم کی بات پر صنم نے حیرت سے راج کو دیکھا۔ کہ ابھی تک اس نے اپنے بیٹے کو نہیں اٹھایا۔

کہ تبھی کمرے میں موجود سب صوفیہ بیگم کی بات مانتے ہوئے کمرے سے باہر آگیے۔ اب کمرے میں صرف تین لوگ موجود تھے۔علیان، راج اور صنم یہی صرف اس روم میں رہ گیے۔

راج پہلے تو کھڑا رہا اور صنم کو دیکھتا رہا۔ پھر اپنے قدم اس کی جانب بڑھا دیے۔ اور جا کر وہاں پڑے ایک سٹول پر بیٹھ گیا۔ اور صنم کا ہاتھ تھام لیا۔ اور اس کے ہاتھ کو اپنے لبوں سے لگایا۔

صنم سے پہلے ہی نظریں اٹھانا دوبھر ہو رہا تھا۔ کہ اب راج کا اور قریب آنے سے تو اس کی نظروں کا اٹھنا ہی محال ہو گیا۔

"بہت ڈرا دیا تھا تم نے جانم۔۔۔"

راج صنم کے ہاتھ کو تھامتے ہوئے بولا۔ کہ صنم نے نظریں اٹھا کر اس کے چہرے کو دیکھا۔ جہاں اس کے لیے فکر ہی فکر تھی۔
کہ تبھی راج نے اس کی طرف دیکھا۔ اس کے دیکھنے پر صنم نے دوبارہ اپنی نظریں جھکا لی۔

"ویسے کہاں گیا ہمارا بے بی علیان۔۔ "

راج صنم سے کہتا ہوا کاٹ کی جانب بڑھ گیا اور وہاں سے علیان کو اٹھا لیا۔اور علیان کو اٹھاتے ہی اس کے گال پر بوسہ دیا جو پھولے ہوئے تھے۔ کہ راج سے رہا نہیں گیا اور جھٹ سے اس کے گال چوم گیا۔

راج کے گال چومنے پر علیان نیند میں کسمسایا کیوں کہ راج کی ہلکی دھاڑی اسے چُوب رہی تھی۔اس کے کسمسانے پر راج کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی ی اور علیان کو لاکر صنم کر بغل میں لیٹا دیا۔اور دوبارہ صنم کا ہاتھ تھام لیا۔ جیسے کہ صنم نے یہاں سے کہیں بھاگ جانا ہے۔

"آپ نے اس وقت علیان کو کیوں نہیں اُٹھایا۔۔ "

صنم راج کی طرف ناراضگی سے دیکھتے ہوئے بولی۔ اور اس طرح بولتے ہوئے وہ راج کو بہت کیوٹ لگ رہی تھی۔

"کیوں کہ اس وقت مجھے صرف تمہاری فکر ہو رہی تھی بس۔ "

راج صنم کے ہاتھ کو تھامے ہوئے فکر مندی سے بولا۔

"چلے وہ تو ٹھیک ہے مگر آپ نے ایک دفعہ بھی نہیں اُٹھایا اُسے۔۔۔ اگر مثال پر میں مر جاتی تو۔۔۔ اس کو سنبھالنے والے آپ ہی تو تھے نا تو۔۔۔۔۔۔"

صنم علیان کو محبت سے دیکھتے ہوئے اپنے ہی دُھن میں بولی جارہی تھی۔ کہ اچانک نظر اٹھانے پر اس کی بولتی بند ہوگئی تھی۔ اس کو پچتاواں ہورہا تھا کہ وہ جلدی جلدی میں یہ کیا بول گئی۔

"ررر۔۔راج وہ سوری۔۔۔"

صنم اس کی لال آنکھوں کو ڈر سے ہکلاتے ہوئے بولنے لگی۔

صنم میں نے کتنی دفعہ کہاں ہے کہ میرے سامنے ایسی بکواس باتیں مت کیا کرو۔۔ مگر نہیں تمہیں تو مزہ آتا ہے مجھے تکلیف میں دیکھ کر ہے نا۔۔"

راج لال آنکھوں سے صنم کو دیکھتے ہوئے تقریبا دھاڑتے ہوئے اس سے بولا۔

اس کی آنکھوں میں بلکل ایسا جنون تھا۔ جیسے اس دن اس لڑکے کے لیے تھا۔ صنم نے اس دن تو نہیں دیکھا البتہ آج ضرور دیکھ لیا۔ جیسے دیکھ وہ کافی ڈر بھی گ ئی ی۔ صنم کو ڈرتے دیکھ راج نے خود کو پر سکون کیا۔

جانم۔۔۔آئی ی۔ایم۔سوری مجھے غصہ نہیں کرنا چاہیے تھا۔ " مگر کیا کرتا تم نے بات ہی ایسی کی تھی کہ میں خود پر کنڑول نہیں رکھ پایا۔"

راج صنم کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لیتا ہوا نرمی سے بولا۔ کہ صنم نی شِکوہ کن نیگاہوں سے راج کو دیکھا۔

کہ اس کے یوں ناراضگی سے دیکھنے پر راج نے اپنا نچلا لب دانتوں تلے دبایا۔

"میں آپ سے بات نہیں کروں گی۔ آپ نے اتنا ڈانٹا مجھے صرف اتنی سی بات پر۔۔"

صنم راج سے شکوہ کرتے ہوئے بولی۔

"اچھا آئی ی۔ ایم۔ سوری اب کبھی نہیں ڈانٹوں گا پرومیس۔"

راج صنم کے ہاتھوں کو تھامے پیار سے بولا۔ کہ راج کے اس طرح منانے پر صنم نے اپنی مسکراہٹ دبائی ی۔ کہ اس کو مسکراہٹ چھپاتے دیکھ راج نے دیکھ لیا۔

"محبت انسان کو کیا سے کیا بنادیتی ہے ہائے۔۔۔"

راج ایک لمبی سانس ہوا کے سپرد کرتا ہوا بولا۔ کہ اس کی بات سمجھتے ہوئے صنم نے ایک قہقہہ لگایا۔

اس کو ہنستے دیکھ راج کو خود میں سکون سا اترتا ہوا محسوس ہوا۔ تو وہ بھی صنم کے ساتھ ہنسنے لگا۔ ان کی فیملی مکمل ہو گئی تھی۔ صنم، معراج اور چھوٹا ننا سا علیان۔

♥♥♥♥♥

علیان کو اس دنیا میں آئے ہوئے چھ مہینے ہو گیے تھے۔ اور آج سحر اور دیا کی رخصتی تھی۔ جبکہ تارا، بیا اور آئینہ کا نکاح اور ساتھ

میں رخصتی بھی تھی۔ اور کل ان سب کا اکھٹا ولیمہ تھا۔ اس لیے سب گھروں میں ہل چل مچی ہوئی ی تھی۔ کوئی کہاں بھاگ رہا تھا تو کوئی ی کہاں۔ ملازموں کی دوڑیں لگی ہوئی ی تھی۔

پانچوں دلہنوں کو تیار ہونے کے لیے پالر بھیجا ہوا تھا۔ جس کو لینے کے لیے راج نے جانا تھا۔ اس لیے راج بھی تیار ہونے کے لیے روم کی جانب بڑھ گیا۔ گھر میں اتنے کام تھے۔ کہ اس کے پاس تیار ہونے کے لیے وقت ہی نہیں تھا۔ کیوں نہ اتنا کام ہوتا اس کے چھوٹے بھائی ی کی شادی جو تھی۔

وہ جلدی سے کام نبٹاتا ہوا جیسے ہی روم میں داخل ہوا سامنے ہی اس کی کل دنیا نظر آئی ی جو اس کے شیطان بیٹے کی منتیں کر رہی تھی۔ تو وہ بھی مسکراتا ہوا ان کی جانب بڑھ گیا۔

''علیان بیٹا۔۔ ناتنگ کرو نا پلیز یہ سوٹ جلدی سے پہن لو ورنہ۔۔۔ ''

صنم ہاتھ میں سوٹ پکڑے علیان سے بولی۔ جو سوٹ نا پہننے کے لیے بار بار اِدھر اُدھر ہو رہا تھا۔ جس سے صنم کو اسے سوٹ پہناتے ہوئے مشکل ہو رہی تھی۔ کہ آخرکار تنگ آکر اس نے علیان کو دھمکی دی۔ جیسے کہ وہ تو اسے سن کر سوٹ پہن لے گا۔

''ورنہ کیا جانم آپ میرے پیارے سے بے بی کو ڈرا رہی ہے ہمم۔ ''

راج بیڈ پر علیان کے ساتھ ہی بیٹھتے ہوئے صنم کو بولا۔ اور علیان کو اٹھا کر اپنے سینے پر بیٹھایا۔

اور علیان تو اپنے بابا کو دیکھ کر خوشی سے تالیاں بجانے لگ گیا تھا۔اس کو اس طرح تالیاں بجاتے دیکھ راج اور صنم دونوں ہی ہنسنے لگے۔اور راج نے جھٹ سے اس کے دونوں گال چوم ڈالے۔ کہ راج کی دھاڑی کی چھوبن سے علیان نے اپنے گال پر ہاتھ رکھا اور غصے سے راج کو دیکھا۔ کہ اس کے غصے پر راج کو اس پر اور زیادہ پیار آیا اور ایک بار پھر اس کے دونوں گال چوم ڈالے۔

"اچھا تو جانم آپ کیوں میرے بچے کو ڈانٹ رہی تھی ہمم۔"

راج علیان کو صحیح طرح اپنے سینے پر بیٹھانے کے بعد اب صنم کی جانب متوجہ ہوتے ہوئے بولا۔

"کیونکہ آپ کا بچہ آپ کی طرح مجھے تنگ کرنے میں کوئی ی کسر نہیں چھوڑتا اس لیے۔۔اب دیکھے کب سے اس کو سوٹ پہنانے کی کوشش کر رہی ہوں مجال ہے جو یہ پہن لے۔"

صنم اپنے دونوں ہاتھ کمر پر رکھتے ہوئے لڑنے کے انداز میں بولی۔ اور آخر میں وہ سوٹ راج کے سامنے کرتے ہوئے علیان کو دیکھ کر راج سے بولی۔

تو راج نے پہلے صنم کو دیکھا جو غصے سے دونوں باپ بیٹے کو گھور رہی تھی۔ پھر راج نے علیان کو دیکھا جو معصوم سی شکل بنائے راج کو دیکھ رہا تھا۔ جیسے کہ اس کو صنم کی بات سمجھ میں آ گ ئی ی ہو کہ اس نے راج کو کیا بولا ہے۔ علیان کے اس طرح معصومیت سے دیکھنے پر راج نے اپنی مسکراہٹ دانتوں تلے لب کچل کر دبائی ی۔

اور پھر صنم کو دیکھا۔

"جانم میرے بے بی کا جب دل کرے گا وہ تب ہی پہنے گا۔آپ اسے تنگ مت کرے ہے ناعلیان۔۔"

راج پہلے صنم کو دیکھ کر اور آخر میں علیان کی جانب دیکھ کر بولا۔ کہ علیان راج کی بات سنتا تالیاں بجانے لگ گیا۔ جیسے کہ اس کو سب سمجھ آگ ئی ی ہو۔

"اچھا پھر ٹھیک ہے جب آپ دونوں باپ بیٹے کا تیار ہونے کا دل کرے تو خود تیار ہو کر نیچے آجائے گا میں جا رہی ہوں۔"

صنم سوٹ بیڈ پر پھینکتے ہوئے دونوں کو دیکھ غصے سے بولی۔ اور وہاں سے جانے لگی۔

کہ صنم کو وہاں سے جاتے دیکھ علیان نے رونا سٹارٹ کر دیا۔ کہ جیسے کہہ رہا ہو کہ نا جائے وہ سوٹ پہنے کے لیے تیار ہے۔ علیان کو روتے دیکھ صنم واپس آئی ی اور ان دونوں کو دیکھا۔ علیان جو صنم کے واپس آجانے سے چُپ ہو گیا تھا۔ اور اب خاموشی سے اپنی مما کو دیکھ رہا تھا۔

راج اب علیان صنم کو پکڑانے لگا تو علیان نے منہ بنایا۔ جیسے دیکھ راج کا قہقہہ کمرے میں گونجا۔ اور صنم بھی مسکرائے بغیر نہ رہ سکی۔ ان کو ہنستے دیکھ علیان نے دونوں کو ناراضگی سے دیکھا۔ اور آرام سے وہ سوٹ پہنے لگا جو صنم اسے پہنا رہی تھی۔

"راج آپ بھی تیار ہو جائے دیکھے کتنا کم ٹائم رہ گیا ہے پھر آپ نے ان سب کو لینے بھی جانا ہے۔"

صنم علیان کو سوٹ پہناتے ہوئے راج سے بولی۔ جو ماں بیٹے کو محبت سے دیکھنے میں مصروف تھا۔ کہ صنم کے کہنے پر وہ سر ہلاتا ہوا واش روم میں فریش ہونے کے لیے چلا گیا۔

کہ تقریبا بیس منٹ میں تینوں تیار ہو کر روم سے نکل آئے تھے۔ اور نیچے سب کی جانب بڑھ گ ئے۔ صوفیہ بیگم تو علیان کو دیکھ کر اس کی نظر اتارے بغیر نہ رہ سکی۔ کیونکہ وہ لگ ہی اتنا پیارا رہا تھا۔ اس لیے صوفیہ بیگم نے جلدی سی اس کی نظر اتاری۔

"کیسا ہے میرا چیمپین۔۔"

امان علیان کے گال کھینچتے ہوئے پیار سے بولا۔ کہ اپنے چاچو کو دیکھ کر اس نے زور زور سے سر ہلایا۔ جیسے کہ جواب دے رہا ہو کہ وہ ٹھیک ہے۔اس کے اس طرح کرنے پر وہاں موجود سب نے زندگی سے بھرپور ایک قہقہہ لگایا۔ان سب کو ہنستے دیکھ کر علیان نے بھی ہنستے ہوئے تالیاں بجائی ی۔

کچھ وقت اس طرح سب اکھٹے باتیں کرتے رہے پھر راج دلہنوں کو لینے کے لیے پالر روانہ ہو گیا اور صوفیہ بیگم لوگ ہال کی جانب روانہ ہو گیے۔

کیونکہ وہاں سب پہنچ چکے تھے۔بس وہ لوگ ہی رہ گیے تھے۔اور ان سب کی بار بار کالز آرہی تھی۔اس لیے جلدی سے ہال کی جانب روانہ ہو گیے۔

♥♥♥♥♥

سب لوگ ہی ہال پہنچ چکے تھے۔ صوفیہ بیگم لوگ بھی تقریباً پندرہ منٹ میں وہاں پہنچ چکے تھے۔اور وہاں پہنچتے ہی امان لوگ ارحم اور زید لوگوں کی جانب بڑھ گئے تھے۔ ارحم اور سالک اور امان کے تو خوشی سے دانت ہی نہیں اندر ہو رہے تھے۔ ہادی اور زید بھی خوش تھے۔ مگر وہ اتنے نہیں تھے۔ جتنے وہ تین تھے کیونکہ ان دونوں کا نکاح ہوا تھا۔ جبکہ ان تین کا اب ہو رہا تھا۔ اس لیے خوشی ان کی چھپنے سے نہیں چھپ رہی تھی۔

ان کو آئے ہوئے دس منٹ ہو گیے تھے۔ اور ان دس منٹ میں علیان نے اریبہ (حدید کی بیٹی جو علیان سے 25 دن پہلے پیدا

ہوئی ی ہے) اس کے بال کھینچ کھینچ کر اسے رو لا لیا۔ لیکن جب وہ چپ کر جاتی تو وہ دوبارہ اس کے بال پکڑ لیتا جیسے کہ صدیوں کی دشمنی ہو۔

کہ تبھی راج ان پانچوں کو پالر سے لے آیا۔ارحم لوگوں کو اطلاع ملنے پر وہ سب خوشی سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان سب میں سب سے زیادہ خوش ارحم تھا۔ کہ زید اور ہادی سب مسکراہٹ دبا جاتے اس کی حرکت پر۔

کہ تبھی دیا کو لا کر زید کے بغل میں بیٹھایا۔اور سحر کو ہادی کے۔ جبکہ بیا، تارا اور آئی ینہ کو دوسرے روم میں بیٹھا دیا۔ ان کی اس حرکت نے ان تینوں کو اندر تک جلا دیا تھا۔ جبکہ اب ہادی اور زید ان تینوں دیکھ کر بار بار آئی ی برو اکچا رہے تھے۔ اور انہیں جلا

رہے تھے۔ جس سے وہ یا تو منہ بنا دیتے یا تو گھور کے رہ جاتے۔

راج ان سب کی حرکتوں پر ناں میں گردن ہلا کر صنم کی جانب بڑھ گیا۔ جو علیان کو سنبھالنے میں لگی ہوئی ی تھی۔ جو اریبہ کو رولائے جارہا تھا۔ راج کو دیکھ کر علیان نے اریبہ کے بال چھوڑ کر راج کے سامنے اپنے دونوں بازوں وا کیے جیسے کہہ رہا ہو کہ مجھے اٹھاؤ۔ تو راج نے مسکراتے ہوئے اسے اٹھا لیا۔ اور فورا اس کے گال چوم گیا۔ اور اسے لیے سٹیج کی جانب بڑھ گیا۔ جہاں اب تینوں لڑکیوں کو لاکر ان کے ساتھ بیٹھایا۔ کیونکہ نکاح شروع ہونے کا ٹائم ہوگیا تھا۔

کہ تبھی مولوی صاحب نے نکاح شروع کرنے کی اجازت چاہی۔ تو سب نے اجازت دی تو مولوی صاحب نے پہلے پہلے سالک اور تارا کا نکاح پڑھانا شروع کیا۔

سالک نے خوشی خوشی "قبول ہے" کہا۔ پھر مولوی صاحب تارا کی جانب مڑے۔ اور اس سے اس کا فیصلہ جاننا چاہا۔ تارا کا دل بڑے زور سے دھڑک رہا تھا۔ پھر خود کو سنبھالتی ہوئی مولوی صاحب کو جواب دینے لگی۔ اور خود کو سالک کے حوالے کرتے ہوئے اپنا آپ اس کے نام لکھ دیا اور سالک کا ساتھ قبول کرتے ہوئے مولوی صاحب کو "قبول ہے" کہا۔

پھر مولوی صاحب نے امان اور آئی ینہ سے پوچھا۔ انہوں نے بھی ایک دوسرے کا ساتھ قبول کرتے ہوئے مولوی صاحب کو "قبول ہے" کہا۔ اور اپنا آپ ایک دوسرے کے نام کر دیا۔

اس کے بعد آخر میں مولوی صاحب ارحم اور بیا کی جانب مڑے۔ جب مولوی صاحب نے ارحم سے اس کا فیصلہ جاننا چاہا تو اس نے ایک منٹ کی بھی دیری کیے بغیر "قبول ہے" کہا۔ کہ اس کی جلد بازی پر سب ہنسنے لگے۔ اور بیا نے بھی اپنی مسکراہٹ دبائی ی۔ کہ تبھی مولوی صاحب بیا کی جانب مڑے اور اس سے اس کی رضامندی پوچھی۔ مولوی صاحب کی پوچھنے پر بیا کی آنکھوں میں آنسو آ گیے۔ کہ تبھی اسے اپنے سر پر اپنے بابا کا ہاتھ محسوس ہوا تو اس نے آنسو سے بھری ہوئی ی آواز میں "قبول ہے" کہا۔ اور اپنا آپ ہمیشہ کے لیے ارحم کے نام کر دیا۔ بیا کے اقرار پر ارحم خوشی سے سرشار ہو گیا۔

نکاح کی رسم کے بعد سب نے ایک دوسرے کو مبارک باد دی۔ مولوی صاحب نے تینوں بچیوں کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیر کر انہیں ہمیشہ خوش رہنے کی دعا دی اور پھر سب سے اجازت لے کر وہاں سے چلے گیے۔

نکاح کے بعد ایک دور سموں کے بعد اب تینوں دلہنوں کا گھونگھٹ اٹھا دیا۔ کہ تینوں اپنی اپنی دلہنوں کو دیکھ کر حیران رہ گیے۔ کہ سب نے ایک قہقہہ لگایا۔ جو وہ تینوں بنا پلک جپکائے اپنی اپنی دلہن کو دیکھ رہے تھے۔ کہ تبھی بیا نے ارحم کے ہاتھ پر چٹکی کاٹی۔ جس سے وہ ہوش کی دنیا میں آیا۔ اور اِدھر اُدھر دیکھنے لگا جہاں سب ابھی تک ہنس رہے تھے۔ کہ بیا بس شرم سے سر جھکا گ ئی ی۔

"یار تم بیا ہی ہو نا۔۔۔۔ نہیں مطلب کہ وہ چڑیل اتنی پیاری کیسی ہو گ ئی ی۔"

ارحم کی پہلی بات پر بیا نے نا سمجھی سے دیکھا لیکن جھٹکا تو تب لگا جب ارحم نے اسے چڑیل بولا۔ کہ ارحم کی بات پر اس نے اسے گھورا۔ اور ناراضگی سے منہ پھیر لیا۔ تو ارحم نے مسکراہٹ دبائی ی۔ اور چُپکے سے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ بیا نے چھوڑانے کی کوشش کی مگر ناکام رہ جاتی۔ اور آخرکار تھک ہار کر اس نے مزاحمت بند کردی۔ اور ناراضگی اور خاموشی سے بیٹھی رہی۔

"نکاح مبارک بیگم جان۔"

"خیر مم مبارک۔"

امان نے آئی ینہ کے کان کے قریب ہوتے ہوئے محبت سے کہا۔

کہ آئی ینہ نے شرم سے چہرہ جھکا لیا۔ اور شرم سے دوہری ہوتے ہوئے بمشکل ہی بول پائی ی۔

آج سب کواپنی اپنی محبت مل گ ئی ی تھی۔ سب کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔ سب سٹیج پر بیٹھ کر سب سے بچ بچا کراپنی جان کے کانوں میں سر گوشیاں کررہے تھے۔ کہ کبھی وہ شرما جاتی یاتو گھور کررہ جاتی۔

اس طرح ان سب کا نکاح اختتام کو پہنچا۔اور پھر پانچوں دلہنیں اپنی اپنی منزل کی جانب بڑھ گ ئی ی رخصت ہوکر اپنے ہمسفر کے ساتھ ہمیشہ کے لیے۔ آج وہ سب مکمل ہوگیے تھے۔

♥♥♥♥♥

...ایک سال بعد

وقت کسی کے لیے نہیں رُکتا۔اِسی طرح اب بھی وقت پر لگا کر اڑ گیا تھا۔ ک ئی ی موسم گزرے سب اپنی اپنی زندگی میں مصروف تھے۔ اور آج ایک نیا سورج نکلا تھا۔ جو کسی کے لیے خوشیاں لے کے نکلا تھا تو کسی کے لیے اداسی۔ کسی کو دنیا میں آنا تھا۔تو کوئی ی کسی کو غم دے کر دنیا سے جارہا تھا۔

اس طرح ان کی زندگی میں ایک ننی سی پری کو آئے ہوئے ایک مہینہ ہو گیا تھا۔ اللہ نے ہادی اور سحر کو ایک پیاری سی بیٹی نعمت کی۔ جس کا نام انہوں نے علیزے رکھا۔

دیااور زید کو اللہ نے دو جڑواں بچے دیے۔ایک بیٹی اور ایک بیٹا۔بیٹا کے نقوش بلکل دیا جیسے جبکہ بیٹی بلکل زید جیسی تھی۔اس کی طرح گرین آئی یز اور گال میں پڑتا ایک ڈمپل جس سے وہ بہت پیاری لگتی تھی۔ اور یہ دونوں سحر کی بیٹی سے ایک مہینہ بڑے تھے۔ اور بیٹے کا نام آہان اور بیٹی کا نام مرحا رکھا۔ آہان مرحا سے پانچ منٹ بڑا تھا۔

ارحم اور بیا کو بھی اللہ نے بیٹا عطا کیا۔جو بلکل ارحم جیسا تھا۔اتنا سا ہو کر بھی وہ بیا کو تنگ کرنے میں کوئی ی کسر نہیں چھوڑتا تھا۔ جیسے بیا رونے پہ آجاتی تھی۔ اور ارحم بس ہنس دیتا تھا۔ اور اس کا نام انہوں نے ساحل رکھا ہے۔

امان اور آئی ینہ کو اللہ نے ایک پیارا سا بیٹا دیا ہے۔ جو ہو بہو امان جیسا ہے۔ اس کی بھی گرے آئی یز ہے امان کی طرح۔ جس کا نام انہوں نے زوہان رکھا ہے۔

اور سالک اور تارا کو بھی اللہ نے ایک معصوم بیٹی دی ہے۔ جو سالک سے زیادہ تارا سے ملتی ہے۔ اور اس کا نام انہوں نے مہروش رکھا ہے۔

آج راج اور صنم اور چھوٹا سا علیان جواب ڈھائی ی سال کا تھا۔ وہ ہادی لوگوں کے گھر آئے تھے۔ کہ ننی سی پری سے مل سکے۔ سحر تو ان کو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی ی اور اچھے طریقے سے ان کا استقبال کیا۔ کافی وقت لاؤنج میں بیٹھنے کے بعد اب سحر صنم کو لیے اپنے کمرے کی جانب چل دی جہاں علیزے سو رہی تھی۔ اور ہادی اور راج وہی بیٹھے اپنی باتوں میں مصروف رہے۔

سحر نے جیسے ہی دروازہ کھولا علیزے جاگ گ ئی ی۔ صنم نے فورا اس کو اٹھا لیا۔ اور پیار سے اس کے ماتھے اور گالوں کو چوما۔ علیان بار بار اس ننی سی پری کو دیکھ رہا تھا۔ جو اس کی مما کی گود میں لیٹی ہوئی ی تھی۔

"مما یہ پیالی شی پرلی کون ہے؟ "

علیان علیزے کو دیکھتے ہوئے بولا۔ تو اس کی بات سنتی صنم مسکرا دی۔

"یہ آپ کی خالہ کی چھوٹی سی پری ہے۔۔ کیسی ہے؟ "

صنم نے علیزے کو علیان کے سامنے کرتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس سے پوچھا بھی۔

"بہت پیالی ہے مما۔۔۔اش کو ام لے جاتے اے۔"

علیان علیزے کے گالوں کو اپنی انگلیوں سے چھوتے ہوئے بولا۔ کہ اس کی بات سن کر سحر اور صنم ہنسنے لگی۔

تو صنم نے پیار سے دوبارہ علیزے کو بیڈ پر لیٹایا۔ صنم کے لیٹاتے ہی علیان فوراً علیزے کے پاس ہی ہو کر بیٹھ گیا۔
اور اس کے ایک ایک نقوش کو دیکھنے لگا۔ تو سحر اور صنم دوبارہ اپنی اپنی باتوں میں مصروف ہو گئی ی۔

کہ تبھی راج اور ہادی بھی روم میں داخل ہوئے تاکہ علیزے کو دیکھ سکے۔

"کہاں ہے ہماری پیاری سی گڑیا؟ "

راج نے علیزے کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔ اور اس کو دیکھنے کے لیے اس کو اٹھانے لگا۔ مگر علیان نے راج کے ہاتھ روک لیے۔

"پاپا پانی وہ لوئے گی۔ "

علیان ناں میں گردن ہلاتے ہوئے راج سے بولا۔

"بیٹا نہیں روئے گی ایک بار اٹھانے تو دو۔ "

راج اس کو اٹھانے کے لیے دوبارہ جھکا مگر علیان نے اسے دوبارہ روک لیا۔ تو راج نے ان سب کی جانب دیکھا جو سب علیان کی حرکت پر ہنس رہے تھے۔

تو راج بھی خاموشی سے سائیڈ پر ہادی کے ساتھ بیٹھ گیا۔ کافی وقت ہو گیا تھا ان کو آئے ہوئے۔ کہ تبھی راج اٹھ کھڑا ہوا اور ہادی سے اجازت لی۔ ہادی نے کافی روکنا چاہا کہ کھانا کھالے مگر پھر آنے کا کہہ کر اجازت لی۔ تو ہادی نے ان کی مانتا سر ہلا گیا۔

"چلو علیان بیٹے دیر ہو رہی ہے۔"

صنم علیان سے بولی جواب بھی علیزے کے پاس ہی بیٹھا ہوا تھا۔

" مما اش پرلی کو بھی لے جاتے اے۔ میں اش کے شاتھ کھیلوں گا۔اور پھر یہ میلے شاتھ ہی لہے گی۔اور شرف میلے شاتھ ہی کھیلے گی۔"

علیان علیزے کو دیکھتے ہوئے صنم سے ضد کرتے ہوئے بولا۔ کہ اس کی بات سنتے ہوئے صنم نے راج کی جانب دیکھا۔ جو وہ خود شوکڈ کی کیفیت میں اسے دیکھ رہا تھا۔

" بیٹا ابھی وہ بہت چھوٹی ہے اگر وہ مما کو نہیں ڈھونڈھے گی تو روئے گی۔ اور کیا آپ چاہتے ہوئے کہ یہ پری روئے ہمم۔ ہم اس کو بعد میں لے کر جائے گے جب یہ بڑی ہو جائے گی ٹھیک ہے۔ ابھی آپ زوہان کے ساتھ کھیلنا اوکے۔"

صنم علیان کو سمجھاتے ہوئے پیار سے بولی۔ تو علیان نے اداس ہوتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔ اور ایک آخری کس اس کے گال پر کر کے اٹھ کھڑا ہوا۔ اور ہادی اور سحر کی جانب مڑا۔

"خالہ میلی پلی کا خیال رکھنا۔ جب یہ بری ہو جائے گی تب میں اشے لے جاو گا ٹھیک ہے اب میں جالہا ہو۔"

علیان علیزے کو دیکھتے ہوئے سحر سے بولا۔ وہ بولتے ہوئے اتنا کیوٹ لگ رہا تھا کہ سحر نے فورا اس کے گال چوم ڈالے۔

"ٹھیک ہے میں آپ کی پری کا اچھا سا خیال رکھوں گی او کے۔"

سحر علیان کے گال کھینچتے ہوئے پیار سے بولی۔ تو اس کی بات سن کر علیان نے "اوکے" میں سر ہلایا۔ اور جا کر صنم کا ہاتھ پکڑ لیا۔ تو سحر صنم کے گلے لگی اور ہادی راج کے۔

"مبارک ہو میرے بھائی میرے بیٹے نے اپنی دلہن پہلے ہی ڈھونڈ لی اب سے علیزے ہماری ہوئی۔"

راج ہادی کے گلے ملتے ہوئے مسکراتے ہوئے بولا۔ تو راج کی بات سن کر سب ہی ہنسنے لگے۔

"ہاں مجھے بھی ایسا ہی لگ رہا ہے اور ویسے علیان جنونیت میں تو ہم سے بھی دو قدم آگے نکلا۔"

ہادی نے ہنستے ہوئے راج سے بولا۔ تو راج اور ہادی ایک قہقہہ لگایا۔ پھر صنم سحر کو اپنا اور علیزے کا خیال رکھنے کا کہہ کر نیچے کی جانب بڑھ گئی۔ اور علیان بھی ایک آخری بار اپنی علیزے کو دیکھ کر صنم کے ساتھ نیچے آگیا۔ تو صنم اور راج عارف صاحب اور یاسمین بیگم سے اجازت لے کر گھر جانے کے لیے گاڑی کے جانب بڑھ گئے۔

اس طرح سب اپنی اپنی زندگی میں خوش تھے۔اور بے شک ان سب کی آگے کی زندگی بھی اور زیادہ خوشگوار ہونے والی تھی۔

ختم شدہ

! اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا
تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

https://www.zubinovelszone.com

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا
شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں
وہاٹسپپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

https://wa.me/923444499420

https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone

Zubi Novels Zone